لومڑی کا سوراخ

ابنِ صفی

تھکے تھکے سے بوجھل لمحوں کے لیے اکسیر
ابنِ صفی کی زندۂ جاوید تحریر
عمران کا ایک مکمل اور دلچسپ کارنامہ

جن کا تعلق چار بڑے ممالک سے تھا اور وہ خود کو قیدی سمجھنے پر مجبور تھے اور یہ بڑی عجیب بات تھی کہ چاروں اپنی اپنی حکومت کے محکمۂ کارِ خاص سے تعلق رکھتے تھے... آئیون کارلوف اپنی حکومت کے خارجی امور برائے افریقہ اور مشرقِ وسطیٰ کے شعبے کا سربراہ تھا۔ روجر فرینکلن، دوسری بڑی طاقت کے اتحادیوں کی "دیکھ بھال" کے محکمے کا انچارج تھا... تیسرا ڈول روے اُس ملک سے تعلق رکھتا تھا جو دونوں کیمپوں کے حواریوں کے ہاتھ اپنا اسلحہ انتہائی لاتعلقی سے فروخت کر دینے کا ماہر سمجھا جاتا تھا اور چوتھا سر تھامس ڈگبی، اُس ملک کی سیکرٹ سروس کا سربراہ تھا جو نہایت امن پسندی کے ساتھ تیسری جنگ کا منتظر تھا لیکن ساتھ ہی اس کے لیے بھی کوشاں تھا کہ تیسری جنگ یورپ کے بجائے ایشیا اور افریقہ میں لڑی جائے کیونکہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد دُنیا کے بیشتر حصے سے اُس کی چودھراہٹ ختم ہو گئی تھی... بہرحال، اب یہ چاروں قیدی تھے مگر کس کے؟ یہ اُن کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا۔

آئیون کارلوف اپنے مُلک کے شمالی برفستان میں سفید ریچھوں کا شکار کھیل رہا تھا کہ اچانک اُس کی پارٹی کو برف کے طوفان نے آ لیا... پارٹی کے لیے یہ کوئی ایسی انوکھی بات نہیں تھی۔ اُن کے پاس ایسا سامان موجود تھا جس کی مدد سے وہ اس دُشواری کا مقابلہ کر سکتے تھے... لیکن ہُوا یہ کہ وہ اس سامان کو بچاؤ کے لیے استعمال کر ہی نہ سکے جتنی دیر میں کچھ کرنے کے قابل ہو سکتے، کندھوں کندھوں تک برف میں دفن ہو چکے تھے۔

ہوش میں آنے پر آئیون کارلوف نے خود کو نیم گرم سی فضا میں محسوس کیا تھا پھر بستر کی نرمی کا احساس ہوتے ہی اُٹھ بیٹھا تھا... اور پھر تھوڑی دیر بعد اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اس کمرے سے باہر نہیں نکل سکتا۔

روجر فرینکلن، تہِ دام آنے سے قبل اپنی ایک گرل فرینڈ کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہا تھا۔ وہ ٹی۔ وی کی اداکارہ تھی۔ اُسے علم تھا کہ روجر فرینکلن شادی شدہ ہے، اس لیے وہ خود بھی محتاط رہتی تھی اور دونوں پبلک مقامات پر ایک دوسرے سے بے تکلف نہیں ہوتے تھے۔ روجر نے یہ اپارٹمنٹ اسی لیے خریدا تھا کہ اپنے ماحول سے الگ رہ کر کچھ وقت گرل فرینڈ کے ساتھ گزار سکے۔ اس وقت بھی وہ اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ تھا کہ اچانک فلیٹ تاریکی میں ڈوب گیا۔ کسی نے عقب سے روجر فرینکلن کی گردن پر ہاتھ مارا اور وہ وہیں لُڑھک گیا۔ اس کی گرل فرینڈ کا حشر بھی اُس سے مختلف نہیں ہُوا تھا۔ روجر فرینکلن جب ہوش میں آیا تو منظر ہی بدل چکا تھا۔ نہ وہ اپارٹمنٹ تھا اور نہ محبوبۂ دلنواز... گو بستر آرام دہ تھا لیکن جلد ہی اُسے معلوم ہو گیا کہ اب وہ کسی کا قیدی ہے۔

ڈول روے کو اطلاع ملی تھی کہ اُس کے مُلک کے دارالحکومت میں آرٹسٹوں کی جو بھیڑ پائی جاتی ہے، اس میں کچھ غیر مُلکی جاسوس گھس آئے ہیں اور انھوں نے وہاں کی سیاہ فام آبادی کو اپنی کارگاہ بنا لیا ہے۔ پہلے تو اُس نے اپنے ماتحتوں سے اس سلسلے میں کام لیا تھا لیکن جب یہ معلوم ہُوا کہ آرٹسٹوں کی اس بھیڑ میں کئی خوبصورت لڑکیاں بھی پائی جاتی ہیں تو پھر اُس نے مناسب سمجھا کہ وہ خود ہی ان معاملات کو دیکھے۔ اس طرح یہ مسئلہ "ٹاپ سیکرٹ" کے شعبے میں داخل ہو گیا۔

آرٹ کے دلدادہ ایک معزز آدمی کی حیثیت سے اُن کے درمیان پہنچا، کچھ تصویریں خریدیں اور پھر بعض آرٹسٹوں کے مداحوں کے حلقے میں شامل ہو گیا کہ یہ ساری کی ساری آرٹسٹ لڑکیاں تھیں۔ انہی میں سے ایک نے ایک رات اُسے اتنی پلا دی کہ ذہن کے کینوس پر سیاہی پھر گئی۔ اس کے بعد اُجالا ہُوا تو وہ بھی کسی کا قیدی تھا۔

سر تھامس ڈگبی گھوڑوں کا شوقین تھا۔ لہٰذا وہ ایک عدیم المثال گھوڑے کے چکر میں مارا گیا۔ اس وقت وہ اپنے مُلک میں نہیں تھا بلکہ افریقہ کے ایک مُلک میں گھڑ دوڑ دیکھنے گیا تھا۔ وہاں ایک گھوڑا اُسے بے حد پسند آیا اور وہ اُسے ہر قیمت پر حاصل کرنے کے چکر میں پڑ گیا۔ کچھ لوگ گھوڑے کے مالک سے معاملہ طے کرانے کے لیے اُسے کہیں لے گئے اور پھر اُسے اپنے ہوٹل واپس آنا نصیب نہ ہُوا۔ وہ بھی کسی کا قیدی بن گیا تھا۔

یہ چاروں الگ الگ قیدی بنائے گئے تھے اور پھر اُنھیں یکجا کر دیا گیا۔ چاروں ہی کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے سے واقف تھے۔ یکجا ہونے سے قبل ہر ایک یہی سوچتا رہا تھا کہ وہ مخالف کیمپ کے آدمیوں کے ہتھے چڑھ گیا ہے لیکن یکجا ہوتے ہی وہ متحیر رہ گئے۔ سر تھامس نے کہا۔
"کیا ہم پانچویں طاقت کے قیدی ہیں؟"

"پانچویں طاقت صرف میرے سلسلے میں اس حد تک جا سکتی ہے۔ تمھارے لیے نہیں۔" آئیون کارلوف نے کہا۔

"اوہ... ہوگا کچھ، دیکھا جائے گا۔" روجر فرینکلن نے اپنی روایتی لاپروائی کا اظہار کیا لیکن ڈول روے جو بہت سنجیدہ نظر آ رہا تھا، سر کو منفی جنبش دے کر بولا۔

"نہیں، پانچویں طاقت سرد جنگ میں شامل نہیں ہے۔"

"یہ بھی درست ہے۔" کارلوف نے پُرتفکر لہجے میں کہا... پھر اشتباہ آمیز نظروں سے روجر فرینکلن کی طرف دیکھنے لگا۔

فرینکلن نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔ "یہ بھی درست ہے لیکن۔"

"میرے دوست جو کچھ میں سوچ رہا ہوں اُسے قبل از وقت زبان پر نہیں لانا چاہتا۔" کارلوف پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"گویا ہمارے ہی بارے میں کچھ سوچ رہے ہو۔"

"کیا غلط سوچ رہا ہوں؟... تمھارا قدم درمیان ہو اور کسی ڈرامے کو خارج از امکان قرار دے دیا جائے۔" کارلوف نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"نان سنس..."

"حماقتیں نان سنس ہی کہلاتی ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"اب مطلب کیا بتاؤں؟ تم لوگ سائنس دان تو اعلا درجے کے پیدا کر رہے ہو لیکن ڈپلومیٹ تیسرے درجے کے پیدا کر رہے ہو اور ہم ہر جگہ تمھاری تھرڈ ریٹ ڈپلومیسی سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ یعنی اپنے احمقانہ منصوبوں پر انرجی اور کرنسی تم ضائع کرتے ہو... اور میدان ہمارے ہاتھ رہتا ہے۔"

"اس کا اس معاملے سے کیا تعلق؟" روجر فرینکلن نے کسی قدر تیز ہو کر کہا۔

"یہ بھی کسی قسم کا احمقانہ منصوبہ ہی ہو سکتا ہے۔"

"یعنی تم کھلم کھلا ہمیں الزام دے رہے ہو۔" روجر فرینکلن اپنی مُٹھیاں بھینچ کر چیخا۔

"پلیز... پلیز..." سرٹامس دونوں ہاتھ اُٹھا کر درویشانہ انداز میں بولا۔ "فی الحال، جو کچھ بھی ہے، پردے کے پیچھے ہے۔ قیاسات کو جھگڑے کا گھر بنانے سے کیا فائدہ؟"

"ٹھیک ہے، ہمیں ذاتیات میں نہیں اُلجھنا چاہیئے..." ژول رومے نے کہا۔

چاروں عُمر کے لحاظ سے پچاس سے اُوپر ہی رہے ہوں گے لیکن صحت کے معاملے میں جوانوں پر بھی سبقت لے گئے تھے۔ آئیون کارلوف خاموش تو ہو گیا تھا لیکن اُس کی آنکھوں میں ناگواری کا تاثر موجود تھا۔ روجر فرینکلن کچھ سوچ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چونک کر بولا۔ "میں سمجھا، تم کیا کہنا چاہتے ہو۔" تینوں اس کی طرف متوجّہ ہو گئے اور فرینکلن نے کارلوف کی آنکھوں میں دیکھتے ہُوئے کہا۔ "تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ سارا سیٹ اُپ ہم نے کیا ہے؟"

"کیا یہ ناممکن ہے، ڈیئر مسٹر فرینکلن؟"

"سوال تو یہ ہے کہ ہم ایسا کیوں کریں گے؟"

"تمہارے اس سوال کا جواب دینے بیٹھا تو تمھیں ایک اسٹینو کی ضرورت محسوس ہونے لگے گی۔"

"اتنا طویل جواب ہو گا؟" ژول رومے نے ہنس کر پوچھا۔

"بہرحال، اب تم آگاہ ہو گئے ہو۔" فرینکلن نے سر جھٹک کر کہا۔ "محتاط رہنا۔"

کارلوف سر ہلا کر رہ گیا۔ اُس کے ہونٹوں پر طنزیہ مُسکراہٹ تھی۔ تھوڑی دیر بعد اُنھیں محسوس ہُوا جیسے وہ ہل کر رہ گئے ہوں اور پھر وہی کیفیت طاری ہُوئی جیسی کسی لفٹ کے اُوپر جاتے وقت اعصاب پر طاری ہوتی ہے... تو یہ بڑا سا بند کمرہ جس میں گھٹن کا احساس قطعی نہیں ہو رہا تھا، کسی قسم کے میکنزم پر قائم تھا۔ وہ مستفسرانہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ دفعتاً روجر فرینکلن نے آئیون کارلوف سے کہا۔ "کہیں یہ سارا سیٹ اُپ، تم ہی لوگوں سے تعلق نہ رکھتا ہو۔"

"ہاں، یہ بھی ممکن ہے۔" آئیون کارلوف نے پُرسکون لہجے میں کہا۔ "لیکن یہ بات میں وثوق سے کہتا ہُوں کہ میں اس سے لاعلم ہُوں۔"

"تو پھر میری طرف سے بھی یہی عذر قبول کرو۔" فرینکلن نے کہا۔

"معقول بات ہے۔" سرٹامس سر ہلا کر بولا۔

"میری دانست میں یہی بہتر ہے کہ خاموشی سے حالات کا جائزہ لیا جائے۔" ژول رومے نے رائے دی۔

کمرے کی عمودی حرکت رُکتے ہی جھٹکا لگا اور وہ دروازے کی طرف دیکھنے لگے کہ شاید اب کھُل جائے لیکن ایسا نہ ہُوا... پھر اچانک دوسرا جھٹکا لگا اور حرکت کا احساس ہونے لگا۔ اس بار حرکت اُفقی تھی۔

"خُدا کی پناہ..." سرٹامس نے طویل سانس لے کر تینوں کے چہروں کا جائزہ لیا اور آہستہ سے بولا۔ "ہم شاید کسی سب میرین میں سفر کر رہے ہیں۔"

کوئی کچھ نہ بولا۔ ہر ایک کی آنکھوں میں اُلجھن کے آثار تھے۔ اسی طرح کئی منٹ گزر گئے۔ آخر سرٹامس تھوک نگل کر بولا۔ "بڑی عجیب بات ہے کہ ابھی تک کسی ایسے فرد سے ملاقات نہیں ہُوئی... جو ان حالات کی ذمّے داری اپنے سر لے سکتا۔ اس سے پہلے مجھے جہاں جہاں رکھا گیا تھا، وہاں بھی اپنے علاوہ اور کوئی نہیں دکھائی دیا... آخر بحالتِ لاعلمی اس سب میرین تک پہنچا اور تم تینوں سے ملاقات ہُوئی۔"

"غالباً ہر ایک کی یہی کہانی ہے۔" ژول رومے نے کہا... اور بقیہ دونوں آدمیوں نے سر ہلا کر اس کی تائید کی۔

"کتنی عجیب بات ہے کہ ہم ابھی تک اپنے اغوا کنندہ سے واقف نہیں ہو سکے۔"

"واقعی بڑی عجیب بات ہے، سرٹامس!" فرینکلن بولا۔

آئیون کارلوف خاموش تھا۔ آنکھوں میں گہرے تفکّر کا تاثر پایا جاتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بولا۔ "اگر یہ سب میرین ہے تو غیر معمُولی تیز رفتاری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔"

"ہمیں دروازہ کھولنے کی کوشش کرنی چاہیئے..." ژول رومے نے کہا۔

"میں اس کا مشورہ نہیں دوں گا۔" کارلوف نے کہا۔ "معاملے کی نوعیّت کو سمجھنا پہلا قدم ہونا چاہیئے۔"

"کارلوف کا مشورہ مناسب ہے۔" سرٹامس ڈگبی بولا۔

"لیکن ایسی صُورت میں جبکہ ہم ایک دوسرے پر شبہ کر رہے ہیں، اصل معاملے کی نوعیّت تک کیسے پہنچ سکیں گے؟" فرینکلن نے کہا اور سگریٹ سلگانے لگا۔

"یہ بھی درست ہے۔" سرٹامس نے ٹھنڈی سانس لی۔

"بہرحال، بات کسی طرح بھی آگے نہیں بڑھ سکتی۔ ژول رومے بولا۔

"میرا خیال ہے کہ اب ہم جہاں لے جائے جا رہے ہیں، وہیں پہنچ کر کچھ معلوم کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔" کارلوف نے کہا۔

"اوہ... وہ دیکھو، میز پر تاش کی گڈّی بھی موجود ہے۔" دفعتاً روجر فرینکلن پُرمسرّت لہجے میں بولا۔ "وقت گزاری کے لیے اس سے بہتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟"

"اور سائیڈ بورڈ میں بوتلیں بھی موجود ہیں۔" ژول رومے نے اُس سے بھی زیادہ مسرّت کا اظہار کرتے ہُوئے کہا۔

سرٹامس اور کارلوف سنجیدگی سے کچھ سوچ رہے تھے۔ فرینکلن اور ژول رومے کے اصرار پر بھی اُن دونوں میں سے کوئی اس تضییعِ اوقات پر تیار نہ ہُوا۔ آخر صرف وہی دونوں رمی کھیلنے بیٹھ گئے۔ سرٹامس اور کارلوف، دروازے کے قریب جا بیٹھے اور اُن دونوں کو پُرتشویش نظروں سے دیکھنے لگے۔ "کیا خیال ہے، سرٹامس؟" کارلوف نے آہستہ سے پُوچھا۔

"اگر تم، فرینکلن کی بات کر رہے ہو تو میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اس وقت اپنی حماقت مآب قوم کی نمائندگی کر رہا ہے۔ اگر روئے سخن ژول رومے کی جانب ہے تو وہ محض اپنی روایتی وضعداری کا اسیر ہے۔"

"میں یہ کہہ رہا تھا کہ دونوں لاپروا ہونے کی اداکاری کر رہے ہیں۔"

"اسے میں ضرور تسلیم کر لوں گا۔" سرٹامس نے طویل سانس لے کر کہا اور اپنے پائپ میں تمباکو بھرنے لگا۔

وہ دونوں، رمی کھیلنے میں محو تھے۔ ژول رومے نے سائیڈ بورڈ سے ایک بوتل، دو گلاس اور سوڈے کا سائفن نکال لیا تھا... وہ گھونٹ گھونٹ پیتے اور پتّے پھینکتے جا رہے تھے۔ کبھی کبھی کوئی اپنی کامیابی پر ہنس بھی پڑتا تھا۔

اچانک دروازہ سرکنے کی آواز آئی۔ سرٹامس اور کارلوف چونک کر اُدھر متوجّہ ہو گئے۔ سلائیڈنگ ڈور سرک کر دیوار کے اندر چلا گیا تھا... پھر فرینکلن اور ژول رومے بھی اُٹھ کھڑے ہُوئے۔

دروازے سے دوسرے کمرے کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ دونوں بھی آہستہ آہستہ چلتے ہُوئے دروازے کے قریب آ پہنچے۔ دوسری طرف کا کمرہ، اس کمرے سے بہت بڑا تھا۔ فرینکلن نے آگے بڑھ کر دوسرے کمرے میں داخل ہونا چاہا لیکن کارلوف اُسے روکتا ہُوا آہستہ سے بولا...

"ٹھہرو، جلد بازی مناسب نہیں۔"

اچانک دوسری طرف سے ایک سیاہ فام آدمی، اُن کے سامنے آکھڑا ہُوا اور اُن کے کچھ کہنے سے قبل ہی بولا۔ "ابھی تم اندر نہیں آسکتے۔ میرا باس عبادت کر رہا ہے۔"

"تم کون ہو؟" کارلوف نے چھُوٹتے ہی پُوچھا۔

"جوزف مگونڈا۔"

"تمھارا باس کون ہے؟"

"کیا تم نہیں جانتے؟" جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جانتے ہوتے تو پوچھتے ہی کیوں؟" سرٹامس بولا۔

"تو پھر یُونہی خواہ مخواہ ہمیں گرفتار کر لیا ہے۔" جوزف نے جھلّا کر کہا۔

"گرفتار... کیا مطلب؟"

"پتا نہیں، تم لوگ کون ہو اور کیا چاہتے ہو۔" جوزف، اُنھیں گھُورتا ہُوا بولا۔

"ہم صرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارا اغوا کنندہ کون ہے؟"

"اغوا کنندہ...؟" جوزف کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"ہاں، اغوا کنندہ... اور اس حرکت کا مقصد کیا ہے؟"

"اچھا، اچھا..." جوزف سر ہلا کر بولا۔ "میں سمجھ گیا۔ تم شاید مجھے یہ باور کرانا چاہتے ہو کہ تم بھی قیدی ہو؟"

"محض باور ہی کرانا نہیں چاہتے بلکہ یہ حقیقت ہے۔"

"تب تو بڑی اچھی بات ہے۔ دو سے چھ ہُوئے۔" جوزف خوش ہو کر بولا۔

"اوہ! تو تم ہمیں یہ باور کرانا چاہتے ہو کہ تم بھی ہماری ہی طرح قیدی ہو؟"

"باور نہیں کرانا چاہتا بلکہ یہ حقیقت بھی ہے۔"

"کیا تمھارا باس کوئی اہم آدمی ہے؟"

"پتا نہیں..."

"کیا نام ہے اور کس مُلک سے تعلق رکھتا ہے؟"

"اگر وہ مناسب سمجھے گا تو خود ہی بتا دے گا۔"

"کتنی دیر میں عبادت ختم کرے گا؟"

"اُس کے مُوڈ پر منحصر ہے۔"

اتنے میں فرینکلن نے اپنے کھڑے ہونے کا زاویہ بدل کر کمرے میں جھانکا اور متحیّرانہ انداز میں پلکیں جھپکا کر رہ گیا پھر اس نے دوسروں کو بھی اس جانب متوجّہ کرانے کی کوشش کی تھی۔ اُنھوں نے ایک آدمی کو ایک گوشے میں سر کے بل کھڑے دیکھا۔

"باس..." جوزف نے تعارف کراتے ہُوئے کہا۔ "عبادت کر رہے ہیں۔"

"کس نسل اور مذہب سے تعلق رکھتا ہے؟" سرٹامس نے حیرت سے پُوچھا۔

"میں نے آج تک معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔"

"کس مُلک سے تعلق ہے؟"

"میں تنزانیہ کا باشندہ ہُوں اور باس اپنے بارے میں خود ہی بتا سکے گا۔"

"تم نہیں جانتے؟"

"خُدا ہی جانے کہ میں کیا کیا نہیں جانتا۔" جوزف نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا پھر اچانک تیور بدل کر بولا۔ "دیکھو مسٹر! اگر ہم تم لوگوں کے قیدی ہیں تو ہمیں اپنا شکریہ ادا کرنے کا موقع دو۔"

"کس بات کا شکریہ؟"

"ہمیں یہاں کوئی تکلیف نہیں ہے۔ خصوصیت سے اِس کا تو بہت بہت شکریہ کہ تم نے مجھے شراب کی تکلیف نہیں ہونے دی۔"

"کیوں بکواس کیے جارہا ہے؟" اسی گوشے سے آواز آئی جہاں وہ آدمی سر کے بل کھڑا تھا۔ دفعتاً وہ سیدھا کھڑا ہوکر اُنھیں چندھیائی ہوئی آنکھوں سے دیکھنے لگا۔

"کیا ہم اندر آسکتے ہیں؟" سر ٹامس نے اُس سے پوچھا۔

"یقیناً ضرور... مجھے بے حد خوشی ہوگی۔" جواب ملا۔

وہ چاروں اس کمرے میں داخل ہوئے۔ جوزف پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اُس کا باس، اُن کی پیشوائی کو آگے بڑھا۔ وہ چاروں اُسے غور سے دیکھ رہے تھے لیکن اُنھیں اُس کے چہرے پر حماقت مآبی کے علاوہ اور کچھ بھی نہ دکھائی دیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی لمحے بھی اُنھیں وہیں چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوگا۔ "تم کس طرح قیدی بنائے گئے تھے؟" سر ٹامس نے اُس سے پوچھا۔

"تم انگریز معلوم ہوتے ہو؟" اجنبی نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"تمھارا خیال درست ہے۔"

"لیکن تم اپنی قومی روایت سے ہٹ گئے ہو۔"

"کیا مطلب...؟"

"تعارف کے بغیر ہی گفتگو شروع کردی۔"

اس جملے پر فرینکلن ہنس پڑا تھا۔

سر ٹامس نے خفیف ہوکر کہا۔ "میں ٹامس ڈگبی ہوں۔"

"میں عمران..." اس نے ہاتھ بڑھا کر بڑی گرم جوشی سے مصافحہ کیا۔

"اور یہ حضرات اگر مناسب سمجھیں گے تو خود ہی اپنا تعارف کرادیں گے۔" سر ٹامس نے کہا۔

"باتیں کرنے کے لیے ایک ہی آدمی کافی ہے۔" عمران احمقانہ انداز میں بولا۔

"تم مجھے جنوب مشرقی ایشیا کے کسی ملک کے باشندے معلوم ہوتے ہو۔"

"تمھارا خیال درست ہے۔"

"تمھاری گرفتاری کی وجہ؟"

"غلط فہمی..."

"کیا تم ہم سے بیٹھنے کو بھی نہ کہوگے؟" دفعتاً فرینکلن بولا۔ "میں ایسی قوم سے متعلق ہوں جو تعارف کے بغیر ہی سب کچھ کردیتی ہے۔"

"شکل ہی سے ظاہر ہے۔" عمران مسکرا کر بولا پھر کرسیوں کی طرف اشارہ کیا۔ "جس جگہ چاہے بیٹھ جائیے۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔"

وہ چاروں بیٹھ گئے تو سر ٹامس نے کہا۔ "تم کسی غلط فہمی کا ذکر کر رہے تھے۔"

"ہاں، محض غلط فہمی کی بنا پر۔ وہ چٹانیں نہیں تھیں جن کے قریب میں نے موٹر بوٹ روکنے کی کوشش کی تھی۔"

"تمھاری بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔" سر ٹامس نے کہا۔

"کشتی روک کر ہم ان چٹانوں پر اُتر گئے، کچھ دیر بیٹھے اور پھر چلنے کو ہوئے تو اُن چٹانوں نے تیرنا شروع کردیا۔"

"تیرنا شروع کردیا؟"

"ہاں، بہت تیزی سے... اور پھر ہم اُن چٹانوں سے لڑھکتے ہوئے ایک بہت بڑے ہال میں جا گرے۔ وہاں سے ہمیں اس کمرے میں منتقل کردیا گیا۔"

"بہت زیادہ نشے میں تو نہیں تھے؟" فرینکلن نے ہنس کر پوچھا۔

"یہ رہا ہوگا..." اُس نے جوزف کی طرف اشارہ کرکے بڑی معصومیت سے کہا۔ "میں تو پیتا ہی نہیں۔"

"خیر کسی طرح بھی ہوا ہو لیکن تم بہرحال قیدی ہو۔" سر ٹامس بولا۔

"لیکن قیدیوں سے اتنا اچھا سلوک تو نہیں کیا جاتا۔ ہمیں یہاں کوئی تکلیف نہیں ہے۔" عمران نے کہا۔

"گویا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ قیدی نہیں بلکہ کسی کے مہمان ہو...؟" فرینکلن نے پوچھا۔

"مہمان ہی سمجھنے کو دل چاہتا ہے۔ بہرحال میزبان کوئی بھی ہو، اُس نے مجھے زندگی کی اُلجھنوں سے نجات ضرور دلادی ہے... یہ کلوٹا میرا ملازم ہے۔ اس کے لیے روزانہ چھ بوتلیں فراہم کرنی پڑتی تھیں لیکن اب اس فکر سے بھی نجات مل گئی۔"

"کبھی میزبانوں کا بھی کوئی آدمی نظر آیا؟" ژول روے نے پوچھا۔

"نہیں سب کچھ بٹن دبانے سے فراہم ہوجاتا ہے۔ ناشتے کے لیے بٹن دباؤ، ناشتے کی ٹرے سرکتی چلی آرہی ہے۔ سب کچھ اسی طرح فراہم ہوجاتا ہے۔ سارے معاملات کے بٹن الگ الگ ہیں۔"

"لیکن تمھیں ان بٹنوں کا استعمال کیسے معلوم ہوا تھا؟" سر ٹامس نے پوچھا۔

"ایک غیبی آواز نے بتایا تھا۔"

"کہاں ہیں، وہ بٹن؟"

"اُس طرف..." عمران نے ایک جانب ہاتھ کا اشارہ کیا۔ "چلو، تمھیں دکھاؤں۔" دیوار پر ایک جگہ بڑے سے سوئچ بورڈ پر متعدد پُش سوئچ نصب تھے۔ "یہ دیکھو... اب میں ایک گلاس ٹھنڈا پانی طلب کرنے جارہا ہوں۔" عمران نے یہ کہہ کر ایک پُش سوئچ پر اُنگلی رکھ دی۔ ہلکی سی گڑگڑاہٹ سنائی دی اور اُسی دیوار کے ایک حصّے سے ایک ٹرے برآمد ہوئی جس پر پانی کا گلاس رکھا ہوا تھا۔ "تم میں سے کسی کو ضرورت ہے، ٹھنڈے پانی کی یا میں ہی پی جاؤں؟" عمران نے ایک ایک کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔ کوئی کچھ نہ بولا۔ آخر وہ خود ہی پانی کا گلاس چڑھا گیا۔

"کیا تمھارے کمرے میں ایسے بٹن نہیں ہیں؟" جوزف نے پوچھا۔

"نہیں..." سر ٹامس نے جواب دیا۔

"تب تو شاید تمھاری ضروریات بھی اسی کمرے سے پوری ہوں گی۔"

"یقین نہیں آتا کہ تم ہمارے میزبان ہی کے آدمیوں میں سے نہیں ہو۔" آئیون کارلوف پہلی بار بولا۔

"سوال یہ ہے کہ تمھاری یہ رائے میرا کیا بگاڑ سکتی ہے؟" عمران نے مسکرا کر کہا۔ "جو تمھارا دل چاہے، سمجھتے رہو۔ مجھ پر جو گزری تھی، میں نے کہہ سنائی۔"

"اور تمھیں اس سے کوئی پریشانی نہیں ہے؟"

"پریشانی اس وقت ہوتی، جب یہ لوگ مجھ سے مزدوری کرواتے اور دو وقت کی روٹی تھمادیتے۔ یہاں تو عیش ہی عیش ہے۔ خوب یاد آیا، ایک بٹن نصیحتوں کا بھی ہے۔"

"اچھا..." فرینکلن نے مضحکانہ اظہارِ تحیر کے ساتھ کہا۔ "ذرا دبانا تو، وہ بٹن بھی۔"

عمران نے پھر ایک پُش سوئچ پر اُنگلی رکھ دی۔ ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے بعد ایک بے حد سُریلی نسوانی آواز سنائی دی۔ "صبح بخیر! گیارہ بج کر سات منٹ ہوئے ہیں۔ آج کی نصیحت سنو! بسا اوقات اپنے حواس بھی دھوکا دیتے ہیں۔ اس لیے اپنی صحیح پرکھ تم خود نہیں کرسکتے۔ بہتر یہی ہے کہ تم اسے آنے والی نسلوں پر چھوڑ دو۔ وہی اس کا فیصلہ کرسکیں گی کہ تم کھرے تھے یا کھوٹے... خدا حافظ!"

"تم نے دیکھا۔" عمران اُن کی طرف مڑ کر بولا۔

"کیوں، بھائی! عورت کا بھی کوئی بٹن ہے یا نہیں؟" ژول روے نے ہنس کر پوچھا۔

"یعنی کہ گرل فرینڈ کا؟"

"ہاں، میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ کوئی بٹن دبانے سے عورت بھی برآمد ہوسکتی ہے یا نہیں۔"

"بالکل ہے۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ "لیکن میں اُسے دبانے کی خود میں ہمت نہیں پاتا۔"

"کیوں...؟" فرینکلن نے شرارت آمیز مسکراہٹ سے پوچھا۔

"پتا نہیں، کس قسم کی نکل آئے۔"

"اچھا، اب میرے کہنے سے دباؤ۔" فرینکلن نے کہا۔

"ہرگز نہیں۔ تم چاہتے ہو تو خود ہی دباؤ... یہ رہا۔ اس پر گرل فرینڈ لکھا ہوا ہے۔"

فرینکلن آگے بڑھا اور پھر اُسی پُش سوئچ پر اُنگلی رکھ دی جس کی طرف عمران نے اشارہ کیا تھا۔ فوراً ہی بائیں جانب دیوار میں ایک خلا پیدا ہوئی اور اُس سے ایک سیاہ فام عورت برآمد ہوئی۔ وہ جوان العمر اور خاصی توانا تھی۔ فرینکلن پُش سوئچ سے اُنگلی ہٹا بھی نہ پایا تھا کہ وہ اُس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔ "ہیلو..."

ژول روے نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ فرینکلن نے بھی جھینپی ہوئی ہنسی کے ساتھ ہیلو کہا اور پیچھے ہٹ گیا۔

"مجھے کیوں طلب کیا تھا؟"

"یونہی تجربے کے طور پر۔"

"تم میری توہین کررہے ہو۔" وہ آنکھیں نکال کر سخت لہجے میں بولی۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ تم جاسکتی ہو۔"

"اب واپسی ناممکن ہے۔"

"کیا مطلب...؟"

"جب تک میں زندہ ہوں، تمھیں میرے ساتھ رہنا ہوگا۔"

"وہ دراصل..." سر ٹامس نے کچھ کہنا چاہا۔

"تم خاموش رہو۔" وہ ڈپٹ کر بولی۔

سر ٹامس بُرا سا منہ بنا کر رہ گیا اور وہ فرینکلن کا ہاتھ پکڑ کر دوسرے کمرے کی طرف کھینچنے لگی۔

"یہ نامناسب ہے۔" ژول روے تھوک نگل کر بولا۔

"تم بھی اپنے کام سے کام رکھو۔" لڑکی اس پر اُلٹ پڑی۔

"میں معافی چاہتا ہوں۔" فرینکلن اُس سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔

"طاقت دکھاؤ گے؟" وہ اُس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتی ہوئی بولی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" ژول روے، اُن دونوں کے درمیان آنے کے لیے بڑھا ہی تھا کہ جوزف جھپٹ کر راہ میں حائل ہوگیا۔

"ایک عورت کے مقابلے پر... دو مرد اچھے نہیں لگیں گے مسٹر!"

"یہ ٹھیک کہہ رہا ہے، موسیو ژول روے!" آئیون کارلوف بولا۔ "تم دخل مت دو۔"

ژول روے جوزف کو قہر آلود نظروں سے گھورتا ہوا پیچھے ہٹ گیا... اُن دونوں کے درمیان کش مکش جاری تھی۔ دفعتاً لڑکی نے

فرینکلن کو کمر پر لاد کر تنخ دیا۔

"یہ زیادتی ہے۔" سر ٹامس بول پڑا۔

"اس کے باوجود کوئی آگے نہیں بڑھے گا۔" جوزف غرّایا۔

عمران خاموش تھا۔ اس کی آنکھوں میں بالکل بچوں کی سی شوخی کی جھلکیاں تھیں۔ کارلوف تیزی سے عمران کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولا۔ "تم تو کہہ رہے تھے کہ تم ان میں سے نہیں ہو... پھر تمھارا آدمی دخل اندازی کیوں کر رہا ہے؟"

"اس لیے کہ وہ لڑکی بھی اُسی کی طرح سیاہ فام ہے۔ تمھاری نسل والی ہوتی تو ہرگز دخل نہ دیتا۔"

دفعتاً فرینکلن چیخنے لگا کیونکہ وہ لڑکی اب اُسے اپنے سفید چمکیلے دانتوں سے جھنجھوڑنے لگی تھی۔ وہ ایک بار گرا تھا تو پھر نہیں اُٹھ سکا تھا اور وہ اُسے دبوچے ہوئے کبھی اس کے شانے پر منہ مار رہی تھی اور کبھی بازو پر۔

"حد ہوگئی۔" ژول روم پھر دخل اندازی کے لیے بڑھا۔

اُسی وقت ایک بھاری بھرکم آواز کمرے میں گونجی۔ "ٹھہر جاؤ ورنہ پچھتاؤ گے۔ یہ لڑکی تم چاروں پر بھاری پڑے گی اور ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کسی کی موت واقع ہو جائے۔ لہٰذا صرف اسی کو محظوظ ہونے دو جس نے اسے طلب کیا تھا۔"

"تم کون ہو، سامنے آؤ۔" سر ٹامس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں صرف ایک آواز ہوں۔"

"یہ سب کیا ہے؟ آخر ہمیں حبسِ بے جا میں کیوں رکھا گیا ہے؟" ژول روم نے پوچھا۔

"وقت آنے پر سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔"

اُدھر فرینکلن بالکل خاموش اور بے حس و حرکت ہو گیا تھا... پتا نہیں، سچ مچ بے ہوش ہو گیا تھا یا بے ہوشی کی اداکاری کر رہا تھا۔ لڑکی اُسے چھوڑ کر ہٹ گئی۔

"کیا یہ مر گیا؟" جوزف نے اس سے پوچھا۔

"تم خود ہی دیکھ لو۔ مجھے زندہ مُردہ کی تمیز نہیں ہے۔" وہ لاپروائی سے بولی... اور پھر وہ سبھی اس پر جھک پڑے۔ اس بار عمران بھی اُن میں شامل تھا۔

"سانس تو چل رہی ہے۔" جوزف نے کہا۔

"بازو اور شانے سے خون بہہ رہا ہے۔" ژول روم غصیلی آواز میں بولا۔ لڑکی لاتعلقی سے کھڑی رہی۔

"اب تو جاؤ، نا۔" جوزف نے اُس سے کہا۔

"کیا یہ زندہ ہے؟" لڑکی نے پوچھا۔

"ہاں، صرف بے ہوش ہو گیا ہے۔"

"تب پھر اس کی زندگی میں میری واپسی ناممکن ہے۔ یا تو یہ مر جائے یا میں مر جاؤں۔"

"آخر اس زبردستی کی وجہ؟" عمران نے پہلی بار اُس سے سوال کیا۔

"دھوکا دینے کے لیے اس پُش سوئچ پر گرل فرینڈ لکھ دیا گیا ہے ورنہ حقیقتاً وہ شادی کا بٹن ہے۔"

"شادی کا بٹن..." عمران نے خوف زدہ لہجے میں دُہرایا۔

"ہاں، جو بھی اس بٹن کو دبائے گا، اُس کی شادی کسی نہ کسی سے ہو جائے گی۔"

"تو گویا تمھاری شادی مسٹر فرینکلن سے ہو گئی ہے؟"

"اوہ... تو اس کا نام فرینکلن ہے۔ بڑا پیارا نام ہے۔"

وہ سب فرینکلن کو چھوڑ کر، اُن کے مکالمے سُننے لگے تھے۔

"میں نے پوچھا تھا، کیا واقعی شادی ہو گئی ہے؟" عمران نے پھر اُسے مخاطب کیا۔

"ہاں، واقعی شادی ہو گئی ہے۔"

"تو کیا شوہر کو اس طرح کاٹنا اور بھنبھوڑنا ضروری تھا؟"

"پھر اُسے کس طرح معلوم ہوتا کہ میں اس کی بیوی ہوں۔ یہ تو بے تکلفی کا اظہار تھا۔"

"بجا ارشاد فرمایا۔"

"تم بھی بٹن دبا کر دیکھو۔" لڑکی نے عمران سے کہا۔

"ضرور..." عمران سر ہلا کر بولا۔ "لیکن ایسے حالات میں نصیحت کا بٹن دبانا پسند کروں گا۔" پھر اُس نے سچ مچ وہی بٹن دبا دیا تھا؛

بائیں جانب سے آواز آنے لگی تھی۔

"تم ایک ایسے ریگستان میں کھڑے ہو جہاں تمھارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ کیا تم سوچے سمجھے بغیر کسی طرف قدم بڑھا دو گے؟ ہرگز نہیں۔ ورنہ اپنی اس کوتاہی کی بنا پر تم موت کے مُنہ میں بھی جا سکتے ہو۔"

"سُنا، تم لوگوں نے؟" عمران نے اُن کی جانب مُڑ کر کہا۔ کوئی کچھ نہ بولا۔ سیاہ فام لڑکی، بے ہوش فرینکلن کے پاس بیٹھ گئی تھی اور وہ تینوں اس کے گرد کھڑے، پُرتشویش نظروں سے دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

★★

عمران اور جوزف کے اچانک اس طرح غائب ہو جانے کے بعد اُنھوں نے بلاول کو گھیر لیا تھا جو اب بھی اسی عمارت میں مقیم تھا، جس کی نگرانی صفدر اور صدیقی کر رہے تھے۔ بلاول اب پھر مردانہ لباس میں آگیا تھا لیکن اس کے آس پاس کوئی اور نظر نہیں آتا تھا۔ صفدر، صدیقی اور چوہان اس عمارت میں گھس پڑے جس میں بلاول مقیم تھا۔ تینوں کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ بلاول نے انھیں دیکھا اور بے حد خائف نظر آنے لگا۔ "کک... کون ہو، تم لوگ؟"

"ہم صرف یہ پُوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ کہاں ہے جس کے پاس تم عورت بن کر گئے تھے؟" صفدر بولا۔

"خدا جانے، کیسی بات کر رہے ہو؟ میں عورت کیوں بننے لگا؟"

"چلو، یہی بتا دو کہ پرسوں رات کو تمھاری کشتی کھلے سمندر میں چکر کیوں کاٹ رہی تھی؟" صدیقی نے پوچھا۔

"اس میں کوئی خرابی واقع ہو گئی تھی۔"

"کتنی دیر تک واقع رہی تھی؟" صدیقی نے سوال کیا۔

"یہ تو یاد نہیں۔ ہم تفریح کو گئے تھے کہ اچانک وہ واقعہ ہو گیا۔ اُس خرابی پر قابو پانے کے بعد ہم واپس آگئے تھے لیکن اس میں ایسی کون سی خاص بات تھی جس کے لیے تم نے مجھ پر ریوالور تان رکھے ہیں؟" بلاول نے خوف زدہ انداز میں کہا۔

"تمھاری اس حرکت کی اطلاع عمران کو دی گئی تھی اور وہ، جوزف کے ساتھ چل پڑا تھا، تمھاری خیریت دریافت کرنے۔" چوہان نے بتایا۔

"میں کیا جانوں کہ تم کس عمران کی بات کر رہے ہو۔"

"اسی عمران کی جس نے تمھیں وحشیوں سے بچایا تھا۔"

"کیسے وحشی... کیسا عمران؟ میں کچھ نہیں جانتا۔"

"اسے یہیں کیوں نہ ختم کر دیں۔ کہیں اور لے جانے کی کیا ضرورت ہے؟" چوہان بولا۔

"لاش یہیں پڑی رہ جائے گی، بدبو پھیلے گی، چاروں طرف۔" صدیقی نے کہا۔

"تت... تم لوگ کیسی باتیں کر رہے ہو؟" بلاول گھٹی گھٹی سی آواز میں بولا۔

"پچھلی رات تم نقلی داڑھی لگا کر عمران کے فلیٹ کے آس پاس منڈلاتے رہے تھے۔" صفدر بولا۔

"اُف فوہ... تو اُس کی بات کر رہے ہو۔" دفعتاً بلاول نے پلٹا کھایا۔

"ہاں، اُسی کی۔" صفدر، اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"میں کیسے یقین کروں؟"

"کس بات پر؟"

"کہ تم لوگ اُسی کے آدمی ہو۔"

"میں نے پوچھا تھا کہ تم پچھلی رات، اُس کے فلیٹ کے آس پاس کیوں منڈلا رہے تھے؟"

"یہ میں صرف اُسی کو بتاؤں گا۔ اگر تم اُس کے آدمی ہو تو مجھے اُس کے پاس لے چلو۔"

"کیا میں تمھارے دماغ میں کوئی کھڑکی کھول دوں؟" چوہان آنکھیں نکال کر بولا۔ "ہم تم سے اُس کا پتہ پُوچھنے آئے ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ تمھیں اُس کے پاس لے چلیں۔"

"تو کیا واقعی وہ غائب ہو گیا ہے؟"

وہ اُسے صرف گھورتے رہے، کچھ بولے نہیں۔

"یقین کرو۔" بلاول بھرّائی ہوئی آواز میں بولا۔ "میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے۔"

"میں کہتا ہوں، اسے گولی مار دو۔ ہمارے پاس اور بھی ذرائع ہیں۔" صدیقی نے کہا۔

"ٹھہرو، میری بات سُنو۔" بلاول دونوں ہاتھ اُٹھا کر بولا۔ "کیا تم لوگ اُس کے سارے معاملات سے واقف ہو؟"

"ضروری نہیں ہے۔ ہم اُتنا ہی جانتے ہیں، جتنا جاننا ہمارے لیے ضروری ہوتا ہے۔"

"کیا اُس نے تمھیں متحرک چٹانوں کے بارے میں بتایا تھا؟"

"اب اُڑنے کی کوشش کر رہے ہو۔" صفدر نے آنکھیں نکالیں۔

"میری بات کا جواب دو۔"

"نہیں، متحرک چٹانوں سے تمھاری کیا مُراد ہے؟"

"سمندر میں کسی جگہ اچانک اُبھرنے والی چٹانیں جو حرکت بھی کرتی ہیں۔"

"اب یہ پاگل پن کا ڈھونگ رچا لے گا۔" چوہان بولا۔

"نہیں، مسٹر! میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے اُنھیں دیکھا تھا اور مسٹر عمران اُن کی تلاش میں تھے۔"

"بکواس..."

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کروں۔ وہ مجھے بالکل تنہا چھوڑ گئے ہیں۔ اب کوئی بھی نہیں دکھائی دیتا۔"

"کن کی بات کر رہے ہو؟"

"جنھوں نے مجھے آلۂ کار بنایا تھا۔"

"اُن میں سے کسی ایک کا نام بتاؤ۔ تاکہ ہم تمھارے سچ یا جھوٹ کا اندازہ لگا سکیں۔"

"وان بروف کا نام سُنا ہے؟"

"ہاں، وہ کہاں ہے؟" چوہان جلدی سے بولا۔

"اب وہ کہیں بھی نہیں ہے۔ وہ اور اُس کے آدمی اب نہیں دکھائی دیتے۔"

"پہلے کہاں تھے؟"

"اسی عمارت میں... وہ مجھے تنہا چھوڑ گئے ہیں۔"

"تو اُسی نے تمھیں عورت کے روپ میں عمران کے پاس بھیجا تھا؟"

"ہاں، اُسی نے بھیجا تھا لیکن کل نہیں۔ کل میں اپنے طور پر اُن کی تلاش میں گیا تھا۔"

"اور پرسوں رات کو اپنی کشتی کھُلے سمندر میں کیوں لے گئے تھے؟"

"وان بروف ہی نے بھیجا تھا لیکن وجہ نہیں بتائی تھی اور جب کشتی چکر کاٹنے لگی تھی تو میں نے اُس کی وجہ پوچھی تھی لیکن ساتھیوں نے مشینی خرابی کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں بتائی تھی۔"

"وان بروف نے تمھیں عمران کے پاس کیوں بھیجا تھا؟"

"اُس نے کہا تھا کہ مسٹر عمران کو ہر حال میں متحرک چٹانوں تک پہنچنا ہے۔ تم جاؤ اور اس سے ملتے رہو۔ اس پر یہ ظاہر کرنا کہ تم نے میرے خوف سے عورت کا بھیس بدلا ہے۔"

صفدر طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کیا میری باتوں پر یقین نہیں آیا؟" بلاول کچھ دیر بعد بولا۔

"کسی حد تک..." صفدر سر ہلا کر بولا۔

"اس میں شمہ برابر بھی جھوٹ نہیں ہے لیکن یقین کرو کہ میں نے مسٹر عمران کو اپنے ساتھ کہیں چلنے کی دعوت ہرگز نہیں دی تھی۔"

"اور یہ بھی نہیں کیا تھا کہ اُسے سچی بات بتا دیتے۔"

"کیسے بتا دیتا۔ مجھے بھی اپنی جان بچانی تھی اور میں پُورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر وان بروف اور اُس کے دوسرے ساتھی میری نظروں سے اوجھل نہ ہو گئے ہوتے تو اس کے بارے میں اب بھی کچھ نہ کہتا خواہ تم میری کھال ہی کیوں نہ اُتار دیتے۔"

صفدر نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور وہ سر ہلا کر رہ گئے۔

"تو اب تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"تو پھر کہاں جاؤں؟ ایک طرف وان بروف کا خوف ہے اور دوسری طرف تمھارا۔ میں تو کسی کے ساتھ بھی وفاداری نہ نباہ سکا۔"

"تمھیں ہمارے ساتھ چلنا ہے۔" صفدر نے کہا۔

"کہاں...؟"

"گھبراؤ نہیں۔ تمھیں سلاخوں کے پیچھے نہیں رکھا جائے گا۔ جہاں بھی رہو گے، آرام سے رہو گے۔"

"تم ذرا میری بات سُننا۔" چوہان نے صفدر کو الگ چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا... اور وہ دونوں کمرے کے دوسرے سرے تک آئے۔

"لیکن ہم اسے کہاں لے جائیں گے؟" چوہان نے پوچھا۔

"عمران صاحب کے فلیٹ میں۔"

"ٹھیک ہے۔" چوہان سر ہلا کر بولا۔ "میں سمجھا تھا شاید سائیکو مینشن۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" صفدر نے خشک لہجے میں کہا۔ "ان لوگوں کا طریقِ کار میری سمجھ میں آگیا ہے۔"

"یعنی...؟" چوہان نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بلاول کو محض چارے کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ عمران صاحب کو اس کی باتوں پر یقین نہیں آئے گا اور وہ اس کی نگرانی خود کریں گے یا دوسروں سے کرائیں گے۔ زیادہ امکان خود انہی کے دلچسپی لینے کا تھا اور یہی ہوا بھی۔ جیسے ہی صدیقی نے اُنھیں بلاول کے بارے میں اطلاع دی کہ وہ کھُلے سمندر کی طرف گیا ہے، وہ خود نکل کھڑے ہوئے اور پھر خدا جانے، اُن پر کیا گزری۔"

"یعنی تمھارا خیال ہے کہ وہ لوگ ہماری نگرانی کر رہے ہیں اور اس کے لیے بلاول کو آلۂ کار بنایا گیا ہے؟"

"نہ صرف میرا خیال بلکہ حقیقت بھی یہی ہے۔" صفدر نے پُر تفکر لہجے میں کہا۔

"گویا اُنھیں ہمارے ہیڈ کوارٹر کی تلاش ہے۔"

"یقیناً... یہ نہ بھولنا چاہیے کہ وہ عمران صاحب سے بادل دے سوف کے نیگیٹو حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ظاہر ہے کہ نیگیٹو، ہیڈ کوارٹر ہی میں محفوظ ہوں گے۔"

"تب تو ہم سبھی خطرے میں ہیں۔ وہ ہم میں سے کسی کو بھی پکڑ کر

تھرڈ ڈگری استعمال کر سکتے ہیں۔"

"تمھارا خیال درست ہے اسی لیے..." صفدر کچھ کہتے کہتے رُک گیا۔

"کیا بات ہے؟" چوہان اُسے گھورتا ہوا بولا۔

"ہم سے اس عمارت میں داخل ہونے کی غلطی سرزد ہو چکی ہے۔"

"کیا مطلب...؟"

"اگر صحیح سلامت یہاں سے نکل سکے تو بڑی بات ہو گی۔"

"پہلے ہی کیوں نہیں سوچا تھا۔" چوہان بھنّا کر بولا۔

"خیر دیکھا جائے گا۔ آؤ..." وہ پھر بلاول کی طرف مُڑتا ہوا بولا۔ صدیقی اب بھی اُس پر ریوالور تانے کھڑا تھا۔ "اچھا دوست!" صفدر، بلاول کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ "تو تم مسٹر عمران کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔"

بلاول نے خاموشی سے نفی میں سر ہلا دیا۔

"لہٰذا تمھیں ساتھ لے جانا بیکار ہے۔"

"نہیں، خدا کے لیے مجھے یہاں سے لے چلو۔" وہ خوفزدہ لہجے میں بولا۔

"غیر ضروری ہے۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ میں تو اُن کے ہاتھوں اپنی موت کا منتظر تھا۔"

"بس تو پھر انتظار کرتے رہو۔"

"اچھی بات ہے۔" بلاول تھوک نگل کر بولا۔ "میں تمھیں ایک اور خطرے سے آگاہ کرتا ہوں۔"

"سُن لینے میں کوئی حرج نہیں۔ کہو، کیا کہتے ہو؟"

"مسٹر عمران کے ساتھ ایک سفید فام عورت بھی تھی۔ کیا وہ بھی غائب ہو گئی ہے؟"

"نہیں۔ وہ فلیٹ میں موجود ہے۔"

"کیا مسٹر عمران نے تمھیں اُس کے بارے میں کچھ بتایا تھا؟"

"بس، اتنا ہی کہ وہ بھی تمھی لوگوں میں سے ہے۔"

"لیکن میں نے اس سے پہلے اسے کبھی نہیں دیکھا۔ اس لیے یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ وان بروف کا کارخانہ بہت وسیع ہے... اس عورت کو یا تو جیل میں ڈال دو یا مسٹر عمران کے فلیٹ سے نکال باہر کرو۔ ورنہ وہ کوئی بڑی تباہی لائے گی۔"

"اگر اُسے تمھارے حوالے کر دیا جائے تو کیسی رہے۔" صدیقی نے ہنس کر پوچھا۔

"سوال یہ ہے کہ کل تمھیں مسٹر عمران کی تلاش کیوں تھی؟" صفدر نے سوال کیا۔

"اُس عورت کے سلسلے میں بات کرنا چاہتا تھا۔"

"کیا بات کرنا چاہتے تھے؟"

"یہی کہ وہ اُسے اپنے فلیٹ میں نہ رکھیں۔"

"کس بات کا خطرہ ہے، اُس سے؟"

"خدا ہی جانے۔" اُس نے بھولپن سے کہا۔

چوہان دانت پیس کر رہ گیا۔ پتا نہیں کیوں شروع ہی سے اُس کا دل چاہتا رہا تھا کہ بلاول کے ہاتھ پیر توڑ کر رکھ دے۔ "تو چلو، پھر دیر کیوں کر رہے ہو؟" اُس نے صفدر سے کہا۔

"دیکھو، مجھے یہاں تنہا نہ چھوڑو۔" بلاول گڑگڑایا۔

"تمھاری ذمّے داری ہم پر تو نہیں ہے۔"

"اگر وان بروف کا داؤ مسٹر عمران پر چل گیا ہے تو پھر اب وہ مجھے بھی زندہ نہیں چھوڑے گا۔"

"اب تک کیوں چھوڑ رکھا تھا؟"

"میں کچھ نہیں جانتا، مسٹر!" وہ اپنے سر پر دو ہتھڑ مار کر بولا۔ "شاید اب پاگل ہو جاؤں۔"

صفدر نے اپنے ساتھیوں کو روانگی کا اشارہ کیا اور خود بھی دروازے کی طرف بڑھ گیا... پھر وہ تینوں عمارت سے نکل آئے تھے۔ "بڑی عجیب بات ہے۔" صدیقی نے کہا۔ "ہمارے آس پاس کیا، دُور دُور تک کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آ رہا جس پر نگرانی کرنے والے کا شبہ ہو سکے۔"

"تم اس چکر میں نہ پڑو۔" صفدر بولا۔ "میرا خیال ہے کہ اب ہم خلا میں ہاتھ پیر مار رہے ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"اُنھوں نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ ہماری اس سلسلے میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔"

"تو پھر ہم کس سلسلے میں جھک مارتے پھر رہے ہیں؟"

"وان بروف کی تلاش بہر حال جاری رکھنی ہے اور یہ دیکھنا ہے کہ کہیں وہ حضرت، اُس کے ہتھے تو نہیں چڑھ گئے۔"

"اور تم نے بلاول کے بیان پر بھی یقین کر لیا۔"

"دراصل ایکسٹو کی طرف سے ایسی کوئی ہدایت نہیں ملی کہ ہم بلاول کو گرفتار کر لیں۔"

صدیقی پھر کچھ نہ بولا۔ تھوڑی دُور پیدل چل کر وہ برائٹ پوائنٹ تک پہنچے تھے جہاں کے ایک ہٹ میں اُن کا قیام تھا... فون کی گھنٹی سُنائی دی۔ صفدر نے آگے بڑھ کر ریسیور اُٹھا لیا۔ دوسری طرف سے فوراً ہی جواب ملا۔ جولیا جلے کٹے انداز میں کہہ رہی تھی۔ "مرسیانا، عمران کے فلیٹ سے نکل کھڑی ہوئی ہے۔ نعمانی اس کی نگرانی کر رہا تھا۔ چار گھنٹے ہو گئے ہیں۔ ابھی تک اُس کی طرف سے کوئی اطلاع

نہیں ملی ہے۔"

"مرسیانا پر کوئی پابندی نہیں تھی۔"

"سلیمان نے اطلاع دی ہے کہ پچھلی رات مرسیانا نے پورے فلیٹ کو اُلٹ پلٹ کر رکھ دیا تھا۔"

"اُس نے اُسے روکا نہیں؟"

"دونوں سو رہے تھے۔ سلیمان کا خیال ہے کہ اُنھیں کسی نہ کسی طرح کوئی خواب آور چیز دی گئی تھی۔ ورنہ کم از کم اس وقت تو اُن کی آنکھ کھل جاتی جب وہ خود اُن کے کمرے کی چیزوں کو اُلٹ پلٹ رہے تھے۔ اوہ ٹھہرو، ہولڈ کرو۔ ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہُوا ہے۔"

صفدر نے طویل سانس لی اور ریسیور کان سے لگائے کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد پھر جولیا کی آواز آئی۔ "نعمانی نے اطلاع دی ہے کہ مرسیانا موبار میں ہے۔"

"کہاں... میں بھی موبار ہی سے بول رہا ہوں۔" صفدر نے کہا۔

"وہ روانس کے کمرہ نمبر بائیس میں مقیم ہے۔ کوئی آدھ گھنٹہ قبل اُس نے وہ کمرہ حاصل کیا ہے۔"

"نعمانی کہاں ہے؟"

"موبار ہی میں ہے لیکن یہ نہیں بتلایا کہ کہاں ہے۔" جولیا کی آواز آئی۔ "کیا خیال ہے تمھارا۔ کیا اُس نے باؤل دے سوف کے نیگیٹو عمران کے فلیٹ سے برآمد کر لیے ہوں گے؟"

"میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ اُنھوں نے نیگیٹو اپنے فلیٹ میں کہیں رکھے ہوں گے۔"

"آخر کس بنا پر تم ایسا کہہ رہے ہو؟"

"سامنے کی بات ہے۔ اُنھیں تلاش کرنے والے سب سے پہلے فلیٹ ہی کا رُخ کر سکتے ہیں۔"

"ہاں، یہ بات تو ہے۔"

"لہٰذا اُنھیں فلیٹ میں رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"تب پھر وہ...؟"

"بس، فون پر بات نہ بڑھاؤ۔"

"اوہ، مجھے کیا...؟" جولیا نے کہا اور پھر رابطہ منقطع ہونے کی آواز سُن کر صفدر نے بھی ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

★★

"کیا یہ یُونہی پڑا رہے گا؟" تھوڑی دیر بعد، ژول روے بھرّائی ہُوئی آواز میں بولا اور وہ سب اُس کی طرف متوجہ ہو گئے لیکن سیاہ فام لڑکی کی تمام تر توجہ بے ہوش فرینکلن ہی پر مرکوز رہی۔

"اُٹھالے جاؤ، اپنے کمرے میں۔" جوزف بولا۔

"اُس کمرے میں صرف ہم دونوں رہیں گے۔" لڑکی، اُن کی طرف دیکھ کر غـرّائی۔

وہ ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر رہ گئے پھر سرٹامس آہستہ سے بولا۔ "میں اسے مناسب نہیں سمجھتا کہ مسٹر فرینکلن کو اس کے ساتھ تنہا چھوڑ دیا جائے۔"

"ہم کر ہی کیا سکتے ہیں۔" کارلوف نے طویل سانس لے کر کہا۔

دفعتاً لڑکی نے بے ہوش فرینکلن کو اُٹھا لیا اور وہ تینوں حیرت سے مُنہ کھولے کھڑے رہ گئے۔ "خبردار! کوئی میری راہ میں حائل ہونے کی کوشش نہ کرے۔" وہ اُنھیں خونخوار نظروں سے دیکھتی ہُوئی بولی۔

"کچھ کرو، مسٹر! اگر تم بھی اِنھی میں سے نہیں ہو۔" ژول روے نے عمران کی طرف دیکھ کر کہا۔

"نصیحت کا بٹن دباؤں؟" عمران نے احمقانہ انداز میں پوچھا۔

"میں کہتا ہوں، اس لڑکی کو روکو۔"

"دراصل مجھے لڑکیوں سے شرم آتی ہے۔" عمران نے جُھک کر آہستہ سے اُس کے کان میں کہا۔

لڑکی، فرینکلن کو اُٹھائے دروازے کی طرف بڑھ گئی... جوزف نے عمران کی طرف دیکھا جو چھت کو تکے جا رہا تھا۔ لڑکی دروازے سے گزر گئی تو اُنھوں نے دروازے کو بھی بند ہونے کے لیے سرکتے دیکھا... "یہ بہت بُرا ہُوا۔" سرٹامس اپنی ہتھیلی پر گھونسہ مار کر بولا۔

ژول روے کھڑا، عمران کو گھورے جا رہا تھا۔ "تم آخر ہو کیا چیز؟" بالآخر وہ اپنا اُوپری ہونٹ بھینچ کر بولا۔

"آج تک خود میری سمجھ میں بھی نہیں آیا۔"

"تم ضرور اُنہی میں سے ہو۔"

"جو دل چاہے سمجھتے رہو، مسٹر!" جوزف بول پڑا۔ "ویسے اگر ہمیں تم لوگوں کے ساتھ رہنا پڑا تو ہمارا سکون غارت ہو جائے گا۔"

"جو کچھ بھی ہوگا، وہ ہماری مرضی سے تو نہیں ہوگا۔" کارلوف، جوزف کو گھورتا ہُوا بولا۔

"فضول باتوں میں اُلجھنے سے کیا فائدہ؟" سرٹامس نے کہا۔ "فرینکلن کے لیے کچھ سوچو۔" پھر وہ عمران کی طرف ہاتھ اُٹھا کر بولا۔ "سب کچھ تمھاری وجہ سے ہُوا ہے۔"

"کمال ہے..." عمران سر جھٹک کر بولا۔ "کیا میں نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر انگلی بٹن پر رکھوائی تھی۔ میں نے تو صرف یہ بتایا تھا کہ گرل فرینڈ کا بٹن بھی موجود ہے اور یہ بھی کسی کے پُوچھنے پر بتایا تھا۔ کیا تمھیں یاد نہیں کہ مجھ سے عورت کے بٹن کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔"

"خود تم نے کیوں نہیں کوشش کی تھی؟" ژول روے نے پوچھا۔

"میں عورتوں سے الرجک ہوں اور یہی حال جوزف کا ہے۔"

"تم ہمیں کسی خطرے سے مطلع تو کر سکتے تھے۔" ژول روے نے کہا۔

"مجھے یاد پڑتا ہے کہ عورت کے بٹن کے بارے میں تمہی نے سوال کیا تھا لیکن پھنس گیا وہ بے چارہ۔"

"اچھا تو پھر...؟"

"میرا خیال ہے کہ کالی بھیڑ تمہی ہو۔"

"کیا مطلب؟" ژول روے نے آنکھیں نکالیں۔

"تم اُنہی لوگوں میں سے معلوم ہوتے ہو جنھوں نے ہمیں قیدی بنایا ہے۔"

"یہ بکواس ہے۔"

"ثابت کرو۔" عمران سر ہلا کر بولا۔

ژول روے بغلیں جھانکنے لگا۔

اُدھر اب سرٹامس اور کارلوف نے بھی اُسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھنا شروع کر دیا تھا۔

"یہ غلط ہے، بالکل غلط۔ میں تو تم لوگوں کے ساتھ..." ژول روے اُن کی نگاہوں کی تاب نہ لا کر ہکلایا۔

"ہم چاروں اُس کمرے میں ایک دوسرے سے متعارف ہُوئے تھے۔" کارلوف نے دوسرے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہُوئے کہا۔

"اچھا تو پھر...؟"

"ظاہر ہے کہ ہم پہلے بھی اس امکان پر بحث کر چکے ہیں کہ ہمی میں سے کوئی کالی بھیڑ ہے۔"

"یہ... یہ تو کوئی بات نہ ہُوئی۔"

"میں بھی تم سے یہی پوچھوں گا کہ تمھیں عورت کی کیوں سُوجھی تھی؟"

"ارے بھئی، محض مذاق تھا۔ مسٹر فرینکلن سنجیدہ ہو گئے۔"

"بہرحال، ہم میں سے کوئی ایک ضرور، ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے۔" سرٹامس ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ اُس کی نظر عمران کے چہرے پر جمی ہُوئی تھی۔ "تم دونوں یہاں کب سے ہو؟" اُس نے عمران سے سوال کیا۔

"شاید آج چوتھا دن ہے۔" عمران نے ریسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہُوئے جواب دیا۔

"اگر تم اُن میں سے نہیں ہو تو پھر تمھاری کیا اہمیت ہے؟"

"اس کا مطلب ہے کہ تم لوگ اپنی کسی اہمیت کی بنا پر دھرے گئے ہو۔" عمران نے کہا۔

"یہی سمجھ لو۔"

"میں ایک آوارہ گرد ہُوں۔" عمران بولا۔ "میری کوئی اہمیت نہیں ہے یا پھر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب تک ہمارے میزبانوں کی اصلیت نہیں ظاہر ہوتی، اپنی اہمیت خود پر کیسے منکشف ہو سکے گی۔"

"سوال تو یہ ہے کہ..." کارلوف کچھ کہتے کہتے رُک گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اچانک اُسے کچھ یاد آ گیا ہو۔ وہ سرٹامس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے دوسرے گوشے میں لے گیا اور آہستہ سے بولا۔ "یہ آبدوز نہ تو میرے مُلک کی ہو سکتی ہے اور نہ فرینکلن کے مُلک کی۔"

"تو پھر...؟" سرٹامس چونک کر اُسے بغور دیکھنے لگا۔

"ہر غیر معمولی آبدوز کا نقشہ ہمارے پاس موجود ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ہم اس سے لاعلم نہیں ہیں کہ اس وقت دُنیا میں کتنے غیر معمولی آبدوز جہاز موجود ہیں لیکن میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہُوں کہ یہ آبدوز، اُن میں سے نہیں ہے۔"

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

"فی الحال صرف اتنا ہی کہ اس بے وقوف آدمی کو ناراض نہ کیا جائے۔"

"کیا بات ہُوئی؟"

"یہ یہاں ہم سے پہلے سے موجود ہے۔"

"کُھل کر کہو کہ اس کی گرفتاری کی داستان جھوٹ کا پلندہ ہے۔"

"یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ آخر ہم بھی تو حیرت انگیز طور پر یہاں پہنچے ہیں۔"

"پھر بھی نہ جانے کیوں؟"

"جن ممالک سے ان دونوں کا تعلق ہو سکتا ہے، وہ اتنے ترقی یافتہ نہیں ہیں کہ ایسی آبدوزیں بنا سکیں۔"

"سیاہ فام آدمی، فرینکلن کے مُلک کا باشندہ بھی ہو سکتا ہے..." سرٹامس نے کہا۔

"ممکن ہے لیکن اس صُورت میں فرینکلن کا یہ حشر نہ ہوتا۔"

"یہ بھی درست ہے لیکن ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

"اس بے وقوف آدمی کو کسی طرح راہ پر لانے کی کوشش کرو..." کارلوف نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ بے وقوف نہیں ہے۔ صرف شکل احمقوں جیسی ہے۔" سرٹامس نے کہا پھر یک بیک چونک کر عمران کو گھورنے لگا۔ "خُدا کی پناہ..." وہ بڑبڑایا۔ "یہی تو میں سوچ رہا تھا کہ آخر اسے پہلے کہاں اور کب دیکھا تھا۔ یہ... عمران... ہے۔"

"کیا مطلب؟ کیا تم اسے پہچانتے ہو؟"

"شاید... آؤ۔" وہ عمران کی طرف بڑھتا ہُوا بولا۔ عمران نے اُسے اس انداز میں اپنی طرف آتے دیکھا تو کسی قدر بوکھلاہٹ کا مظاہرہ کرتا ہُوا کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔ "اوہ... گھبراؤ نہیں۔ ہم تمھارے دُشمن نہیں ہیں..." سرٹامس نے بے حد رسیلے لہجے میں کہا۔

"نن... نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" عمران نے سنبھالا لینے کی اداکاری کی۔

"میرا خیال ہے کہ میں تمھیں پہلے بھی کہیں دیکھ چکا ہوں۔" سر ٹامس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔"

"کیا یہ غلط ہے کہ تم نے آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی تھی؟"

"قطعی غلط نہیں ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔

"اور شاید ہماری ملاقات ونڈلیسٹر کیسل میں ہوئی تھی۔ ڈچز آف ونڈلیسٹر یاد ہے نا تمھیں؟"

"اوہ... بالکل اچھی طرح۔"

"کیا ڈچز آف ونڈلیسٹر نے ہمارا تعارف نہیں کرایا تھا؟"

"غالباً کچھ کچھ یاد آ رہا ہے۔" عمران بوقوفوں کی سی صورت بنا کر بولا۔ "تم میری والدہ لیڈی ڈگبی سے ملے تھے اور جینس دم کی مشقوں کی باتیں کرتے رہتے تھے۔"

"اوہ، میرے خدا..." عمران اظہارِ مسرت کرتا ہوا بولا۔ "تو تم سر ٹامس ڈگبی ہو۔ اُف فوہ، میری یادداشت کو کیا ہو گیا ہے۔"

دونوں نے بے حد گرم جوشی سے مصافحہ کیا۔ کارلوف اور ژول روے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ سر ٹامس اُن کی طرف مُڑ کر بولا۔ "خوشی کی بات ہے کہ ہم پرانے شناسا نکلے۔" دونوں صرف سر ہلا کر رہ گئے۔ "اور اب میں تم دونوں کو بتا سکوں گا کہ مسٹر عمران کی اس سلسلے میں کیا اہمیت ہو سکتی ہے۔"

"سر ٹامس، اسٹیز... میری کوئی اہمیت نہیں۔ میں ایک ایسے مُلک کا باشندہ ہوں جو دوسروں کی امداد پر انحصار کرتا ہے۔ بھلا میری کیا حیثیت یا اہمیت ہو سکتی ہے۔"

"خیر... خیر۔" سر ٹامس سر ہلا کر بولا۔ "لیکن میں انھیں یہ ضرور بتاؤں گا کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو سکتے جنھوں نے ہمیں اس طرح محبوس کیا ہے۔"

"سوال تو یہ ہے کہ ان کا پتا لگانے کی کیا صورت ہو گی؟" ژول روے اُلجھن آمیز لہجے میں بولا... لیکن اس کا جواب کسی کے پاس نہ تھا۔

کارلوف نے دوسرے کمرے کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہا۔ "شاید ہم اُسے بھولے جا رہے ہیں۔"

"ہرگز نہیں۔ یہ سچویشن زندگی بھر یاد رہے گی۔" عمران نے کہا۔

"آخر فرینکلن کے لیے ہم کیا کریں؟" ژول روے بولا۔

عمران نے شانے سکوڑے اور جوزف کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "اب شاید ہمیں لنچ کرنا چاہیئے۔"

"آج بھی لنچ کرو گے، باس؟" جوزف نے حیرت سے پوچھا۔

"کیوں آج کون سی مصیبت آ گئی ہے۔"

"مسز فرینکلن کا حشر دیکھ کر میری بھوک مر گئی ہے۔"

"میری تو زندہ ہے۔ چلو دباؤ، لنچ کا بٹن۔"

"تمھارے لیے دبائے دیتا ہوں۔ میں بالکل نہیں کھاؤں گا۔"

"ذرا ہوشیاری سے۔ کہیں عورت والا نہ دب جائے۔"

ژول روے، سر ٹامس اور کارلوف پھر سر جوڑ کر بیٹھ گئے۔ عمران لنچ طلب کر کے ایک گوشے میں چلا گیا اور جوزف سوئچ بورڈ کے قریب کھڑا، اُن تینوں کو اشتباہ آمیز نظروں سے دیکھتا رہا۔ ژول روے، سر ٹامس سے عمران کے بارے میں پوچھ رہا تھا اور سر ٹامس اسے بتا رہا تھا کہ طالبعلمی کے زمانے میں اُس نے کس طرح اُس گروہ کو توڑا تھا جو عرفِ عام میں مکلاڈنس کا گروہ کہلاتا تھا۔

"اور تم یہ کہہ رہے ہو کہ وہ اُن کا ساتھی نہیں ہو سکتا۔" کارلوف بولا۔

"کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟" سر ٹامس کے لہجے میں ناگواری تھی۔

"وہ ایک ایسے مُلک سے تعلق رکھتا ہے جس نے فرینکلن کے مُلک سے دفاعی معاہدے کر رکھے ہیں۔"

"اس لیے ہو سکتا ہے کہ یہ اُس کا ایجنٹ ہو۔" ژول روے بولا۔

"قیاسات کی بِنا پر میں اُس کے خلاف کچھ بھی سوچنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔" سر ٹامس نے کہا۔

عمران لنچ کی ٹرے پر جھکا ہوا تھا اور جوزف نے کپ بورڈ سے ایک بوتل نکال لی تھی۔ ژول روے پش سوئچ بورڈ کے قریب آ گیا اور مختلف بٹنوں کا جائزہ لینے لگا۔ "تم بھی کوئی حماقت نہ کر بیٹھنا۔" عمران نے ہانک لگائی۔

ایثار

حضرت ابراہیم ادھم ایک رات کسی غیر آباد مسجد میں گئے جس کے دواڑ نہ تھے۔ دیکھا کہ تین درویش مسجد میں سو رہے ہیں۔ سردی نہایت سخت تھی، آپ صبح تک مسجد کے دروازے ہی میں کھڑے رہے۔ صبح جب درویشوں نے بیدار ہو کر آپ سے پوچھا کہ انھوں نے ایسا کیوں کیا؟ تو انھوں نے فرمایا: "ہوا سرد تھی میں نے خیال کیا کہ دروازہ روکے رکھوں تاکہ آپ لوگوں کو سرد ہوا کم لگے۔"

"بے فکر رہو۔ میں صرف نصیحت سُننا چاہتا ہوں۔"

"کوئی مضائقہ نہیں ہے۔"

ژول روے نے ایک پش بٹن پر اُنگلی رکھ دی۔ ہلکی سی گھرگھراہٹ کے بعد نسوانی آواز سُنائی دی۔ "ایک بج کر گیارہ منٹ اور ستائیس سیکنڈ ہوئے ہیں۔ بسا اوقات ہم غلط سوچتے اور غلط فیصلے کرتے ہیں۔ لہٰذا کسی فیصلے پر عمل کرنے سے پہلے دوبارہ ٹھنڈے دل سے اس مسئلے پر غور کرنا چاہیئے۔"

"تم ہماری آواز بھی سُنو گی یا اپنی ہی سُنائے جاؤ گی؟" ژول روے نے چیخ کر پوچھا۔

"ضرور، ضرور..." ایک مردانہ آواز کمرے کی محدود فضا میں گونجی۔ وہ سبھی چونک پڑے تھے۔

ژول روے نے اُونچی آواز میں کہا۔ "ہمیں اس طرح کیوں محبوس کیا گیا ہے؟"

"تم بہت تھک گئے تھے، اس لیے تھوڑی سی تفریح مہیا کی گئی ہے، تمھارے لیے۔ کیا یہ تبدیلی پسند نہیں آئی؟"

"آخر تم لوگ ہو کون؟" کارلوف نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"ہم ایک کائناتی صداقت ہیں۔" آواز آئی۔

"جواب غیر واضح ہے۔" کارلوف نے کہا۔

"آہستہ آہستہ تم پر یہ جواب واضح ہو جائے گا۔ ویسے اگر تمھیں یہاں کوئی تکلیف ہو تو ضرور بتاؤ۔"

ژول روے چیخ چیخ کر فرینکلن کی کہانی سُنانے لگا اور جب خاموش ہوا تو آواز آئی۔ "اُس نے جو خواہش کی تھی، پوری ہو گئی۔ ہمارے یہاں عورت کھلونا نہیں سمجھی جاتی۔ اب وہ زندگی بھر مسٹر فرینکلن کے ساتھ رہے گی۔"

"یہ سراسر زیادتی ہے۔"

"تمھارے نکتۂ نظر سے زیادتی ہی ہو گی لیکن یہاں ہمارا قانون چلے گا۔ اگر مسٹر فرینکلن پیچھے ہٹنے کی کوشش کریں گے تو وہ اُنھیں قتل بھی کر سکتی ہے۔"

"یہ زیادتی ہو گی۔"

"قانون، قانون ہے۔" آواز آئی۔

"ہم فوری طور پر جاننا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس طرح بے بس کر دینے کا کیا مقصد ہے؟" سر ٹامس نے کہا۔

"ہم تمھیں اپنا دوست بنانا چاہتے ہیں۔" آواز آئی۔ "اس کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں ہے۔"

"تمھیں اس کا بھی علم ہو گا کہ ہم مخالف کیمپوں سے تعلق رکھتے ہیں۔"

"ہمیں تمھارے اختلاف سے کوئی سروکار نہیں۔" آواز آئی۔

"پھر تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟"

"محض اتنا ہی کہ ہمیں سمجھنے کی کوشش کرو۔" آواز آئی۔

"تم سمجھنے بھی تو دو۔" ژول روے جھنجلا کر بولا۔ "کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ جبکہ یہی نہیں معلوم کہ تم ہو کون۔"

"میں سمجھ گیا۔" دفعتاً عمران نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر نعرہ لگایا۔

"کیا سمجھ گئے؟" آواز آئی۔

"تم لوگ زہرہ یا مریخ کے باشندے ہو۔" عمران نے شدت سے اظہارِ مسرت کرتے ہوئے کہا۔

وہ تینوں عجیب نظروں سے عمران کو دیکھے جا رہے تھے... اس کے بعد اُنھوں نے اور بھی سوالات کیے تھے لیکن عمران کے ریمارک کے بعد پھر وہ آواز نہیں آئی تھی۔ "یہ تم نے کیا، کیا؟" کارلوف نے قہر آلود لہجے میں عمران سے پوچھا۔

"میں نے کیا، کیا ہے؟" عمران نے حیرت سے کہا۔

"تم نے اُسے خاموش کر دیا۔"

"اچھا، اچھا..." عمران سر ہلا کر بولا۔ "میں اسی طرح اس کی زبان بند کرا دیتا ہوں۔"

"کیا مطلب؟"

"پتا نہیں، کیوں، مریخ یا زہرہ کے حوالے پر اُس کی گھگھی بندھ جاتی ہے۔"

"اگر یہ بات تھی تو تم نے بہت بُرا کیا۔" سر ٹامس نے کہا۔

"بور کرنے والی باتیں کرتا ہے۔" عمران مُنہ بنا کر بولا۔

"بات میں نے شروع کی تھی، تم نے نہیں۔" ژول روے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سُن تو میں بھی رہا تھا۔" عمران نے لاپروائی سے کہا۔

"پتا نہیں کس قسم کا آدمی ہے۔" ژول روے نے سر ٹامس کو مخاطب کیا۔

"تم لوگ جاؤ، اپنے کمرے میں۔" جوزف ہاتھ ہلا کر بولا۔ "وہیں جو دل چاہے، کرنا۔"

ژول روے کچھ کہتے کہتے رُک گیا۔ کیونکہ سر ٹامس نے ہاتھ اُٹھا کر اُسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا... اچانک اُنھیں اپنے عقب میں سرسراہٹ سُنائی دی اور وہ چونک کر مُڑے۔ دوسرے کمرے کا دروازہ کھُل گیا تھا اور فرینکلن، سیاہ فام لڑکی کے ساتھ اُسی کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ "تم ٹھیک ہو نا؟" ژول روے نے تیزی سے آگے بڑھ کر پوچھا۔

"ہاں، میں بالکل ٹھیک ہوں... مسز فرینکلن سے ملو۔"

اُس کے اس جواب پر سب متحیر رہ گئے۔ فرینکلن کی آنکھوں

سے بے پایاں مسرت کا اظہار ہو رہا تھا۔ "لل... لیکن تم تو..." سر ٹامس جملہ پورا کیے بغیر خاموش ہو گیا۔

"میں بہت خوش ہوں۔ میڈیلینا بہت اچھی ہے۔ میں اس کے ساتھ ہمیشہ خوش رہوں گا۔" فرینکلن نے سیاہ فام لڑکی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

ژول روے اور کارلوف نے اس طرح ایک دوسرے سے نظروں کا تبادلہ کیا تھا جیسے فرینکلن کا دماغ چل گیا ہو۔

"تم بھی تو کچھ بولو۔" عمران نے لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ..." فرینکلن اچانک آپے سے باہر ہو گیا۔ "بے تکلف ہونے کی کوشش کی تو سر توڑ دوں گا۔"

"کیوں بکواس کر رہا ہے؟" جوزف اٹھتا ہوا بولا۔ "زبان کو لگام دے ورنہ قیمہ کر کے رکھ دوں گا۔"

"جوزف! تم خاموش رہو۔" عمران نے ہنس کر کہا۔ "مسٹر فرینکلن ہنی مون پر ہیں۔ اس لیے ان کی کسی بات کا برا نہیں مان سکتا۔"

"مسٹر فرینکلن! کیا تم نے اسے قبول کر لیا ہے؟" سر ٹامس نے حیرت سے پوچھا۔

"نہ قبول کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟" فرینکلن نے ہنس کر سوال کیا۔

"ایسی صورت میں، جبکہ تمھاری ایک بیوی پہلے سے موجود ہے، تم اسے مسز فرینکلن کیسے کہہ سکتے ہو؟"

"وہ بیوی اسپتال میں ہے، زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہے گی۔" عمران، سر ٹامس کو آنکھ مار کر مسکرایا اور سر ٹامس نے فرینکلن سے پوچھا۔ "اسے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے؟"

"قطعی نہیں۔ یہ تو کہتی ہے کہ اگر پہلے سے میری ایک ہزار بیویاں بھی موجود ہوں تو اسے پروا نہ ہوگی۔"

"تم نے دیکھا۔" عمران جوزف کی طرف مڑ کر بولا۔ "یہ ایک ناممکن قسم کی بیوی ہے۔ اتنی ناممکن کہ قصے کہانیوں میں بھی نہیں ملے گی۔"

"تم پھر بولے۔" فرینکلن مکا تان کر دہاڑا۔

"باس! میں اس کا جبڑا توڑ دوں گا۔" جوزف پھر آگے بڑھا۔

"نہیں..." عمران نے اس کا بازو پکڑ کر کھینچ لیا۔

سیاہ فام لڑکی یک بیک آپے سے باہر ہو گئی اور ایسا معلوم ہونے لگا جیسے جوزف کو کچا ہی چبا جائے گی۔ "تم تو اپنی کھال ہی میں رہو، لڑکی!" جوزف غرایا۔ "اپنی نسل پر ایک بدنما داغ بن کر رہ گئی ہو۔"

"سفید داغ..." عمران سر ہلا کر بولا۔

"تمھاری شامت ہی آ گئی ہے۔" فرینکلن پھر اس کی طرف جھپٹا لیکن اس بار ژول روے نے اس کی کمر تھام کر پیچھے کھینچ لیا۔

"میں کہتا ہوں، اپنے اسی کمرے میں واپس جاؤ تم لوگ۔" جوزف دانت پیس کر بولا۔ "ورنہ ایک ایک کو قتل کر دوں گا۔"

"نہیں، نہیں... اس کی ضرورت نہیں۔" عمران نے کہا۔ "یہ آدمیوں کا معاملہ ہے جو آپس میں لڑتے بھی ہیں اور پھر بغل گیر ہو جاتے ہیں، کتوں کا جھنڈ نہیں ہے کہ ہمیشہ کے لیے اپنے درمیان ایک ناقابلِ عبور حد قائم کر لے۔"

"بڑی مناسب بات کہی ہے تم نے۔" سر ٹامس نے کہا۔

"میں کچھ نہیں جانتا، باس!" جوزف بڑبڑایا۔ "تم پر جو ہاتھ اٹھے گا، اسے میں توڑ دوں گا۔"

"پھر وہی ہاتھ سلام کے لیے بھی اٹھ سکتا ہے۔"

"تم ولیوں کی سی باتیں بھی کر سکتے ہو؟" سر ٹامس نے حیرت سے کہا۔

عمران کچھ نہ بولا۔ لڑکی، فرینکلن کو پھر دوسرے کمرے کی طرف کھینچے لیے جا رہی تھی۔ وہ سب ان دونوں کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس بار دروازہ بند نہیں ہوا تھا۔ "یہ تبدیلی حیرت انگیز ہے۔" کارلوف نے سر ٹامس سے کہا۔

"یہ قوم پٹری بدلنے کی ماہر ہے۔" ژول روے بولا۔

"تمھارا کیا خیال ہے؟" سر ٹامس نے عمران سے پوچھا۔

"عورت بہرحال عورت ہے۔ خواہ کالی مٹی ہی کی کیوں نہ بنی ہو۔"

"نہیں، کسی طرح فرینکلن کا دماغ الٹ دیا گیا ہے۔" سر ٹامس بولا۔ "ورنہ اتنی جلدی اس قسم کی تبدیلی ممکن نہیں۔"

"مجھے ایسے معاملات کا کوئی تجربہ نہیں۔ اس لیے اپنی رائے محفوظ رکھتا ہوں۔" عمران بولا۔

"کیا اسے ناتجربہ کاری کہیں گے کہ خود تم نے اس بٹن کو استعمال نہیں کیا؟"

"اسے تم کسی خطرے کے مقابل چھٹی حس کہہ سکتے ہو۔"

"پس ثابت ہوا کہ تم جیسے نظر آتے ہو، حقیقتاً ویسے نہیں ہو۔"

"میں کیسا نظر آتا ہوں؟" عمران نے گھبرا کر پوچھا۔

"بالکل فرشتہ۔" ژول روے کا لہجہ طنزیہ تھا۔

"مجھے تو اب بھوک لگ رہی ہے۔" سر ٹامس بولا۔

"دباؤ، لنچ کا بٹن۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "میری پلیٹوں میں تلی ہوئی چھپکلیاں یا ابلے ہوئے چوہے نہیں تھے۔"

سر ٹامس نے آگے بڑھ کر مذکورہ بٹن دبایا اور اس کے لیے لنچ کی ٹرے حاضر ہو گئی پھر کارلوف اور ژول روے نے بھی اس کی تقلید کی تھی۔ لنچ سے فارغ ہو کر، وہ پھر سر جوڑ کر بیٹھے اور موضوعِ گفتگو یہی تھا

کہ اب کیا کیا جائے؟ اس حبسِ بے جا کا مقصد کیا ہے؟ اور دشمن کون ہے؟

"وہ آہستہ آہستہ کھل رہے ہیں۔" عمران بولا۔

"یعنی تم نے کوئی اندازہ لگایا ہے؟" سر ٹامس نے کہا۔

"اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن اس سے قطعی متفق نہیں ہوں کہ یہ کسی بڑی طاقت کا کھڑاگ ہے۔"

"پھر ایسی آبدوز کون بنا سکتا ہے؟ نہیں، مسٹر عمران! میں تصور بھی نہیں کر سکتا کہ یہ کسی ترقی پذیر ملک کا کارنامہ ہوگا۔" کارلوف نے کہا۔ "کسی ترقی یافتہ ملک میں بھی اتنی سکت نہیں ہے۔ البتہ بڑی طاقتیں اس قسم کی کوشش کر سکتی ہیں۔ ویسے میں ایک بار پھر یقین دلانے کی کوشش ضرور کروں گا کہ اس میں میرے ملک کا ہاتھ نہیں ہے۔"

"کیا ٹی تھری بی والی تنظیم کا کارنامہ نہیں ہو سکتا؟" عمران نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ گھٹیا قسم کے مجرموں کا ٹولہ ہے۔" کارلوف نے کہا

"وہ لوگ فی الحال ترقی یافتہ ممالک میں کام نہیں کر رہے، اس لیے تم ان کی قوت کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔"

کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی پھر سر ٹامس کھنکار کر بولا۔ "اگر اسے صحیح تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر انھیں ہم سے کیا سروکار؟ انھوں نے ہمیں کیوں محبوس کیا ہے؟"

"ہو سکتا ہے، تمھاری برین واشنگ کر کے تمھیں واپس بھیج دیا جائے تاکہ تم اپنے ملک میں ان کے ایجنٹ کی حیثیت سے بھی کام کر سکو۔"

"ہاں، ان کی تکنیک یہی ہے۔" کارلوف نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سوال کیا۔ "کیا تم ان کے کسی راز سے واقف ہو گئے ہو؟"

"اس سوال کا مطلب؟"

"یہاں تمھاری موجودگی کی بنا پر یہ سوال پیدا ہوا ہے۔"

"اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ تھریسیا ایک بے حد حسین عورت بھی ہے۔" عمران نے کہا۔

"باتوں میں اڑانے کی کوشش کر رہے ہو۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تم نے ڈچز آف ونڈلیسر کو کس خوبصورتی سے بے نقاب کیا تھا۔"

"وہ کم عمری کی ایک طفلانہ حرکت تھی۔ آج تک پچھتا رہا ہوں، اس پر۔"

"تمھارا وہ کیس اسکاٹ لینڈ یارڈ کی ٹیکسٹ بک میں شامل کیا گیا ہے۔"

"تم نے بہت اچھا کیا، بتا دیا۔ اب میں اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں سے اس کی رائلٹی وصول کرنے کی کوشش کروں گا۔"

"فی الحال، اس کی تصدیق کرنے کی کوشش کرو، جو کچھ تم نے کہا ہے۔"

"میرے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں جس سے تصدیق کی جا سکے لیکن یہاں کچھ عجیب و غریب فلمیں اور ایک پروجیکٹر بھی موجود ہے۔"

"اوہو، تو تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا؟" کارلوف مضطربانہ انداز میں بولا۔

عمران کچھ کہنے ہی والا تھا کہ فرینکلن پھر آ دھمکا۔ اس بار اس کے ساتھ سیاہ فام لڑکی نہیں تھی۔ وہ خاموش ہو گئے اور فرینکلن قریب ہی کھڑا انھیں گھورتا رہا... پھر تھوڑی دیر بعد بولا۔ "تم لوگ میری بیوی کے معاملات میں حد سے تجاوز کرنے کی کوشش ہرگز نہ کرنا۔"

"کیا تمھاری بیوی کے کچھ معاملات ہم سے بھی ہو سکتے ہیں؟" عمران نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

"میں کہتا ہوں، تم مت بولو۔"

"کیا میں شیر کی طرح دہاڑتا ہوں کہ تم نروس ہو جاتے ہو؟"

"میں تمھیں اس قابل نہیں سمجھتا۔"

"جب تمھارا دل چاہتا ہے، خوب سمجھتے ہو۔"

"سر ٹامس! اسے سمجھاؤ۔"

"میں کیسے سمجھاؤں، اس کا آزادیٔ رائے کا حق سلب نہیں کیا جا سکتا۔" سر ٹامس نے کہا۔

"تم بھی کالی بھیڑ ہو۔"

"مسٹر فرینکلن! اپنی زبان کو لگام دو۔" سر ٹامس نے بے حد تنفر آمیز لہجے میں کہا۔

"خدا کے لیے تم اسی کمرے میں واپس جاؤ۔ آخر اس نے تمھیں تنہا کیوں چھوڑ دیا؟" ژول روے بولا۔

"تم اپنے کام سے کام رکھو۔"

ژول روے کے کانوں کی لویں سرخ ہو گئیں... اور کارلوف معنی خیز انداز میں مسکرانے لگا۔

"ہاں، ہاں... تم بھی کہہ ڈالو، جو کچھ کہنا ہے۔" فرینکلن اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا اور کارلوف نے دوسری جانب منہ پھیر لیا۔

"اب میں سمجھا، مسٹر ٹامس! بالکل سمجھ گیا۔" چند لمحے خاموش رہنے کے بعد فرینکلن نے کہا۔

"کیا سمجھ گئے؟"

"اس سازش میں تمھارا ہاتھ ہے۔"

"وہ کس طرح...؟"

"یہ میں نہیں جانتا لیکن تمھاری قوم صدیوں سے سازشیں کرتی

چلی آرہی ہے۔"

"اُف فوہ! آخر ہم کب تک ایک دوسرے پر شبہے کا اظہار کرتے رہیں گے؟" کارلوف ہاتھ اُٹھا کر بولا۔ "مجھے تو مسٹر عمران کی بات میں کافی وزن نظر آرہا ہے۔"

"کیا مطلب؟ کیا یہ بھی کوئی رائے رکھتا ہے؟" فرینکلن نے مضحکہ اُڑانے والے انداز میں کہا۔

کارلوف پھر عمران کی طرف مُڑا اور اُسے غور سے دیکھتے ہُوئے بولا۔ "تم ابھی کسی پروجیکٹر کی بات کر رہے تھے۔"

"ہاں، لیکن پہلے مسٹر فرینکلن کو اس کمرے میں بھیج دو۔" عمران نے مسمسی صورت بنا کر کہا۔

"تم میری بات نہ کرنا، سمجھے؟" فرینکلن نے پھر آنکھیں نکالیں۔

"تم وہیں چلے جاؤ، اپنی بیوی کے پاس۔" عمران پہلے ہی کے سے انداز میں بولا۔

فرینکلن نے جوزف کی طرف دیکھا جو پھر اُسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔ "جہنم میں جاؤ۔" کہہ کر فرینکلن دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ اُس کے داخل ہوتے ہی دروازہ پھر بند ہوگیا۔

عمران نے چاروں طرف نظر دوڑائی اور اونچی آواز میں بولا۔ "اچھا تو مسٹر کارلوف! اب ہمیں فلم دیکھنی چاہیے۔"

"ضرور... ضرور۔"

عمران اسی سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا جسے اب تک مختلف نتائج کے حصول کے لیے استعمال کیا جاتا رہا تھا۔ اس کا ایک بٹن دبتے ہی اندھیرا ہوگیا اور ایک جانب دیوار پر ایک روشن اسکرین نمودار ہوگئی پھر اس اسکرین پر کئی رنگ بکھر کر تیزی سے گردش کرنے لگے... اور اسی گردش کے دوران میں وہ ایک دوسرے میں مدغم ہوتے چلے گئے... پھر ایک آواز اُبھری۔ "ہم مریخ سیارے کی طرف سفر کر رہے ہیں، لیکن لفظ سفر جس تصور کا حامل ہے، اُس کے لیے صدیاں درکار ہوں گی۔ لہٰذا ہمیں کھُل کر بات کرنی چاہیئے۔ ہم سفر نہیں کر رہے بلکہ مریخ کے لیے ٹرانسمٹ ہو رہے ہیں یعنی ہمارے اجسام ذرّات میں تبدیل ہو کر برقی رَو کے ذریعے بہت قلیل عرصے میں مریخ تک جا پہنچیں گے۔ واضح رہے کہ ہم کوئی سائنس فکشن نہیں پیش کر رہے بلکہ یہ ایک جیتی جاگتی حقیقت ہے جیسا کہ ابھی آپ دیکھیں گے۔"

اسکرین پر مختلف رنگوں کے انضمام نے عجیب سا پیٹرن بنا دیا تھا پھر ایک دھماکا ہُوا اور سارے رنگ بکھر کر ذرّات میں تبدیل ہوگئے۔ اب اسکرین پر کئی رنگوں کا غبار چکرا رہا تھا۔ آواز پھر آئی۔ "لیجیے، اب آپ مریخ پر ہمارے مہمان ہو رہے ہیں۔ یہ ہمارا اسٹیشن ہے۔"

اسٹیشن کے نام پر جو چیز دکھائی گئی تھی، وہ لانگ شاٹ میں انڈے کی شکل کی کوئی شے معلوم ہوتی تھی پھر آہستہ آہستہ کیمرہ اُس سے قریب ہوتا گیا۔ وہ سچ مچ بیضوی شکل کی ایک عمارت ہی تھی جس میں لاتعداد روشن دان نظر آرہے تھے اور پھر اندر کے مناظر ایسے ہی تھے جیسے سائنس فکشن پر مبنی فلموں میں پائے جاتے ہیں۔ بھانت بھانت کی مشینیں جگہ جگہ نصب تھیں۔ کیمرے نے پوری عمارت کا چکر لگایا تھا پھر وہ ایک بہت بڑی مشین پر رُک گیا اور آواز آئی۔ "لاکھوں سال سے مریخ آباد ہے۔ صدہا تہذیبوں نے یہاں جنم لیا اور فنا ہوگئیں۔ یہاں کی اعلاترین مخلوق جو کلام بھی کرسکتی ہے، بے حد ذہین ہے لیکن وہ ہم انسانوں سے مختلف ہے۔ ابھی ہم، آپ کو اُن کے درمیان لے چلیں گے۔"

اسکرین پر پھر کئی رنگوں کی دُھند چھا گئی اور پھر اس دُھند سے پہاڑوں کی چوٹیاں اُبھرنے لگیں۔ یہ ایک سرسبز وادی تھی جس پر سبز رنگ ہی کی دُھند چھائی ہُوئی تھی۔ کیمرہ ایک پہاڑی راستے سے گزرتا ہُوا، وادی میں اُترنے لگا۔ بڑی حسین وادی تھی... پھر کیمرہ ایک جگہ رُک گیا۔ کچھ متحرک اجسام کا لانگ شاٹ تھا۔ آہستہ آہستہ کیمرہ، اُن سے قریب ہونے لگا... اور پھر وہ سبھی حیرت زدہ سی آوازوں میں چیخ پڑے تھے۔ کیونکہ وہ بہت بڑی بڑی مکڑیاں تھیں جن کے درمیانی حصّوں پر انسانی سر موجود تھے... پھر ایک مکڑی کا کلوز اپ نظر آیا۔ مکمل انسانی چہرہ رکھنے والی مکڑی تھی۔ اُس کے ہونٹ بھی اس انداز میں ہل رہے تھے جیسے کچھ کہہ رہی ہو۔ دفعتاً جوزف کے حلق سے ڈری ڈری سی آوازیں نکلنے لگیں اور عمران نے اُس کا شانہ دبوچ کر کہا۔ "ابے، کیوں مرا جا رہا ہے؟ کیا پہلے تُو نے یہ فلم نہیں دیکھی تھی؟ دیکھی ہے۔"

"اس وقت مجھے وہ بدروحیں یاد آرہی ہیں، باس! جنھوں نے ایک بار میرے گھرانے کا جینا حرام کر دیا تھا۔"

"خاموش بیٹھو۔"

"یہ کیا تماشہ ہے؟" سر ٹامس بڑبڑایا۔

ژول روے اور کارلوف خاموش رہے۔ فلم چلتی رہی... کئی مکڑیوں کے کلوز اپ دکھائے گئے۔ ان میں نر مادہ کی پہچان چہروں سے ہوسکتی تھی۔ نروں کے چہروں پر داڑھی اور مونچھیں پائی جاتی تھیں اور مادائوں کے چہرے نرم و نازک خطوط کے حامل تھے۔ مبصّر کی آواز پھر سنائی دی۔ وہ کہہ رہا تھا۔ "یہ مریخ کی اعلاترین مخلوق ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے زمین پر آدمی وہاں کی اعلاترین مخلوق ہے۔ جس طرح زمین کی آبادی ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ قوموں پر مشتمل ہے، اسی طرح مریخ کی یہ اعلاترین مخلوق بھی ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ہے۔ مریخ کے یہ باشندے جنھیں آپ اس وقت دیکھ رہے ہیں، غیر ترقی یافتہ قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان پر آپ... زمین کے

خانہ بدوشوں کا قیاس کرسکتے ہیں۔ اس صحرائی مخلوق کی زندگی کا انحصار شکار پر ہے یا پھر جنگلی پھلوں پر گزارا کرتی ہے اور آدمیوں ہی کی طرح آپس میں لڑتی جھگڑتی رہتی ہے۔ اب ہم آپ کو ایک ایسے خطّے میں لیے چلتے ہیں جہاں ترقی یافتہ مخلوق آباد ہے۔" کیمرے کے سامنے پھر دُھند سی چھا گئی اور ایسا محسوس ہونے لگا جیسے کیمرہ فضائی سفر کر رہا ہو۔ دفعتاً اسکرین پر ایک شعلہ سا لپکا اور پھر وہ تاریک ہوگیا اور چند لمحوں بعد کمرے میں روشنی بھی ہوگئی۔ ساتھ ہی آواز آئی۔ "ہم معزز مہمانوں سے معذرت خواہ ہیں کہ اچانک پروجیکٹر میں خرابی واقع ہوجانے کی وجہ سے ہم فی الحال انھیں یہ فلم نہیں دکھا سکیں گے۔"

ژول روے نے قہقہہ لگایا اور بولا۔ "اس سے بڑی بکواس تو میں نے آج تک سُنی ہی نہیں۔ کیا ہماری اپنی سائنس فکشن پر مبنی فلمیں کم ہیں کہ انھوں نے مزید بور کرنے کا سامان کیا تھا۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" سر ٹامس نے سرد لہجے میں کہا۔ "ہمیں مرعوب کرنے کے لیے بے حد گھٹیا طریقے اختیار کیے جا رہے ہیں۔"

"میں اس سے قبل پوری فلم دیکھ چکا ہُوں۔" عمران بولا۔

"اچھا تو پھر...؟" ژول روے نے تیز لہجے میں سوال کیا۔

"خاصی دلچسپی پیدا ہوگئی تھی۔ آگے چل کر، ترقی یافتہ مخلوق ہم سے بھی زیادہ ترقی یافتہ نظر آتی تھی۔"

"سوال تو یہ ہے کہ وہ ہم پر کیا واضح کرنا چاہتے ہیں؟ کیا جتانا چاہتے ہیں؟" کارلوف نے کہا۔

"اپنی ترقی کا رُعب ڈالنے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں جتانا چاہتے۔ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اُن کی رسائی مریخ تک ہوگئی ہے۔ جبکہ بڑی طاقتیں چاند سے آگے نہیں بڑھ سکیں۔" عمران بولا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔" کارلوف اُنگلی اُٹھا کر بولا۔ "اور تمھارا یہ خیال بھی مجھے درست معلوم ہوتا ہے کہ ہم ٹی تھری بی کے قیدی ہیں۔"

"کسی کے بھی قیدی ہوں۔" ژول روے بولا۔ "اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، سوال تو یہ ہے کہ ہماری رہائی کیونکر ہوگی؟"

اس کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا۔ دفعتاً اُنھوں نے جوزف کی چیخ سُنی اور یہ بھی دیکھا کہ وہ چھلانگ مار کر عمران سے لپٹ گیا ہے پھر اُنھوں نے اس سمت میں نظر ڈالی جدھر جوزف خوف زدہ انداز میں اشارہ کر رہا تھا... ویسی ہی ایک مخلوق، دیوار میں پیدا ہوجانے والے خلاء سے آہستہ آہستہ برآمد ہو رہی تھی، جیسی وہ فلم میں دیکھ چکے تھے... چار چار فٹ لمبی ٹانگوں والی مکڑی جس کا وسطی حصّہ انسانی چہرے پر مشتمل تھا، ہنس رہی تھی۔ بے حد حسین چہرہ تھا۔ بڑی بڑی مخمور آنکھوں اور ستواں ناک والا چہرہ، موتیوں کی طرح آب دار دانتوں والا دہانہ تھا اور کھنکتی ہُوئی ہنسی کا کیا پوچھنا، کانوں میں گھنٹیاں سی بج اُٹھی تھیں۔

"گڈ مارننگ، یور لیڈی شپ!" عمران نے بڑے ادب سے اُسے سلام کیا۔

"مارننگ..." مکڑی نے سُریلی آواز میں کہا۔ "ہاؤ ڈُو یو ڈُو؟"

"تھینکس... آئی ایم فائن۔"

"تم اپنی زبان میں بھی مجھ سے گفتگو کرسکتے ہو۔" مکڑی نے کہا۔ "لیکن میرے ساتھی میری زبان نہیں سمجھ سکتے۔ اس لیے انگلش ہی مناسب رہے گی۔"

"میں تمھیں کیسی لگی ہُوں؟"

"بے حد حسین۔ اتنا دلآویز چہرہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔"

"شکریہ! تم بھی بہت دلکش ہو۔ لیکن کیا تمھارے یہ ساتھی گونگے ہیں؟"

"یہ تعارف کے بغیر گفتگو کرنا خلافِ تہذیب سمجھتے ہیں۔"

"میں کردچی ہوں، فرینی کردچی... فرینی سمجھتے ہو؟"

"نہیں..." عمران نے مایوسانہ انداز میں سر ہلایا۔

"تمھاری زبان میں شہزادی۔ میں تراچہ کے فران کی بیٹی ہوں۔ ان لوگوں نے مجھے قیدی بنالیا ہے۔"

"تو گویا تم مریخ سے آئی ہو؟"

"ہاں... شاید تم اس سیارے کو مریخ کہتے ہو۔ ہم، اُسے گابان کہتے ہیں اور اپنے سیارے کو تم زمین کہتے ہو جبکہ ہم، اُسے دمفس کہتے ہیں۔"

"لیکن، شہزادی صاحبہ! آپ ہمارے سیارے کی ایک زبان بڑے فرّاٹے سے بول رہی ہیں۔"

"ہم بہت جلد سیکھ جاتے ہیں۔ میں نے تھوڑے عرصے میں کئی زبانیں سیکھ لی ہیں۔"

"لیکن میری زبان کس سے سیکھ لی، آپ نے؟"

"تمھاری زبان اس وقت سیکھی تھی، جب تم یہاں لائے گئے تھے۔ اس وقت تم بے ہوش پڑے تھے اور مجھ سے کہا گیا تھا کہ مجھے تمھاری زبان بھی سیکھنی پڑے گی۔"

"صرف مجھ پر ہی یہ عنایت کیوں ہُوئی تھی؟"

"میں نہیں جانتی۔"

"میں نے پوچھا تھا کہ تمھیں میری زبان کس نے سکھائی؟"

"اُس مخلوق نے جسے تم شاید عورت کہتے ہو۔ وہ بہت حسین ہے۔ مجھے اچھی لگتی ہے۔ سارے لوگ اُس کا اس طرح احترام کرتے ہیں جیسے وہ کوئی فرانہ ہو۔"

"فرانہ... میں نہیں سمجھا۔"

"ہماری زبان کا لفظ ہے۔ ہم بادشاہ کو نمران اور ملکہ کو نمرانہ کہتے ہیں۔"

"سمجھ گیا... کیا وہ عورت اس وقت بھی یہاں موجود ہے؟"

"میں نہیں جانتی۔"

"اب اپنی زبان بھی سنا دو۔"

"تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی لیکن اس عورت نے ہماری زبان بہت جلد سیکھ لی ہے۔ ذہانت میں وہ ہماری جیسی ہے۔"

"تمہاری زبان میں عورت اور مرد کو کیا کہتے ہیں؟"

"عورت کو فیلی اور مرد کو فولا۔"

"یہاں کی عورتیں، ڈیم فول کہتی ہیں۔"

"میں نہیں سمجھی۔"

"کچھ دن اور یہاں رہیں تو سمجھ جاؤ گی۔" عمران نے کہا۔ صرف وہی بولے جا رہا تھا۔ دوسروں کے ہونٹ تو گویا سِل گئے تھے اور جوزف اس طرح کانپ رہا تھا جیسے سردی لگ کر بخار چڑھ آیا ہو۔ دفعتاً مکڑی نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"اس آدمی کو کیا ہو گیا ہے؟"

"اظہارِ مسرت کر رہا ہے۔"

"تمہارے سیارے پر شاید کئی رنگوں کے آدمی پائے جاتے ہیں۔"

"ہاں، یہی بات ہے۔"

"لیکن ہمارے سیارے گاباں پر سب ایک جیسے ہیں۔"

"زندہ باد، گاباں!" عمران ہاتھ اٹھا کر اونچی آواز میں بولا۔

ژول روے اسے ایسی ہی نظروں سے دیکھے جا رہا تھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔ سر ٹامس اور کارلوف تذبذب کے عالم میں تھے۔ اتنے میں عمران بولا۔ "اب اپنی زبان بھی سنا دو۔"

"تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی۔" وہ ہنس کر بولی۔

"پھر بھی اندازہ تو ہو جائے گا کہ وہ کتنی رسیلی ہے۔"

"اچھا تو سنو۔" مکڑی نے کہا اور کسی غضبناک بندریا کی طرح خخیانے لگی۔ تقریباً دو منٹ تک کمرے کی فضا اس کی آواز سے گونجتی رہی پھر اس نے انگلش میں کہا۔ "اس نظم کا عنوان تھا۔ پھولوں کی شاہراہ۔"

"بہت خوب..."

"اب میں واپس جاؤں گی۔ میرے حلق میں درد ہونے لگا ہے۔"

"بہت خوب۔" عمران اچھل پڑا۔

"تمہیں اس سے خوشی ہوئی ہے، کیا؟" مکڑی نے ناک بھوں چڑھا کر پوچھا۔

"یقیناً..." عمران نے بدستور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"گاباں کی فیلی بے حد پسند آئی۔ ہماری عورتیں بحالت بیداری صرف بولتی رہتی ہیں لیکن اُن کے حلق میں درد نہیں ہوتا۔"

"ہم تو سرے سے بولتے ہی نہیں۔ جب تک کہ ہمیں اس پر مجبور نہ کیا جائے۔" مکڑی نے کہا۔

عمران چھت کی طرف منہ اٹھا کر بولا۔ "خداوندا! کیا میری شادی کا وقت قریب آ گیا ہے؟"

"بب... بس کرو، باس!" جوزف نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔ مکڑی تیزی سے اسی خلا میں گھس کر نظروں سے اوجھل ہو گئی، جس سے برآمد ہوئی تھی اور سلائیڈنگ ڈور نے سرک کر دیوار برابر کر دی۔

عمران دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر اکڑوں بیٹھ گیا۔ کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر کارلوف بولا۔ "کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔"

"واقعی حیرت انگیز۔" سر ٹامس نے طویل سانس لے کر کہا۔ "میں یا تو پاگل ہو گیا ہوں یا پھر خواب دیکھ رہا ہوں۔"

"میں مر جاؤں گا، باس!" جوزف، عمران کو جھنجھوڑ کر بولا۔

"میرا بھی یہی حشر ہو گا، اگر وہ مجھے نہ ملی۔"

"کک... کون، باس؟"

"فرینی کروچی۔"

"خدا کے لیے، باس!" جوزف پہلے سے بھی زیادہ خوف زدہ نظر آنے لگا۔

"یقین کرو، میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ مجھے ایسی ہی بیوی کی تلاش تھی جو بالکل چپٹی ہو۔"

"یہ تو واقعی پاگل ہو گیا ہے۔" ژول روے نے پُر تشویش لہجے میں کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ محبت کرنے والے ہمیشہ پاگل سمجھے گئے ہیں۔" عمران بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"خدا کے لیے، باس! ہوش میں آؤ۔" جوزف نے روہانسی آواز میں کہا۔ "میں پہلے ہی کہتا تھا کہ ہم بدروحوں کے چکر میں پڑ گئے ہیں۔"

"خبردار! جو اُسے بدروح کہا۔" عمران اٹھتا ہوا بولا اور جوزف سہم کر پیچھے ہٹ گیا۔ "کیا تیرے آنکھیں نہیں ہیں؟"

"ہیں کیوں نہیں، باس!"

"تو پھر کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اس میں نہ کہیں زیورات پہننے کی جگہ ہے اور نہ کہیں بنارسی ساڑھی لپیٹنے کی۔"

"ہاں، یہ بات تو ہے، باس!"

"اب تو ہی بتا کہ اس سے بہتر بیوی اور کون ہو سکتی ہے؟"

جوزف خوف زدہ سی ہنسی کے ساتھ بولا۔ "بس بھی کرو، باس!"

"میں سنجیدہ ہوں، مگونڈا کے بیٹے۔ اگر اس سے میری شادی نہ ہوئی تو میں خودکشی کر لوں گا۔"

"ایسی باتیں مت کرو، باس!"

"پھر کسے حالِ دل سناؤں؟ وہ تو مجھے نظم سنا کر چلی گئی ہے۔"

"اب خاموش بھی رہو تاکہ ہم کچھ سوچ سکیں۔" کارلوف بولا۔

"تم کیا سوچو گے؟" عمران آنکھیں نکال کر غرّایا۔ "میں کہہ چکا ہوں کہ وہ میری ہے۔ اگر کوئی اور بھی اس کا امیدوار بننا چاہتا ہے تو اُسے پہلے مجھ سے جنگ کرنی ہو گی۔"

"کوئی بھی تمہاری طرح بدحواس نہیں ہوا ہے۔" کارلوف نے خشک لہجے میں کہا۔

"پھر کیا سوچو گے؟"

"یہی کہ وہ حقیقتاً کیا بلا تھی۔"

"ہوش میں ہو یا نہیں، تمہیں جرأت کیسے ہوئی کہ میری محبوبہ کو بلا کہو؟"

"مسٹر عمران! پلیز..." سر ٹامس ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم نے ڈچز کو دیوانہ بنا دیا تھا۔"

"اس مہ جبیں کے مقابلے میں ڈچز کا کیا ذکر؟" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔

"باس! کیا سچ مچ... یعنی کہ تم..." جوزف جملہ پورا نہ کر سکا... کیونکہ عمران نے اُس کا گریبان پکڑ کر جھٹکا دیا تھا۔

"میں، اس کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں سن سکتا۔" عمران دانت پیس کر بولا۔

"خدا تم پر رحم کرے، باس!" جوزف پر رقت طاری ہو گئی اور وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔

★★

صفدر نے اب مرسیانا کی نگرانی اپنے ذمّے لے لی تھی... لیکن طریقِ کار یہ تھا کہ مرسیانا کی نظر اس پر نہ پڑنے پائے۔ کیونکہ وہ اسے عمران کے ساتھی کی حیثیت سے جانتی تھی۔ اس کا قیام اب بھی موبار کے اُسی ہوٹل میں تھا جس میں عمران کے فلیٹ سے فرار کے بعد وہ ٹھہری تھی اور شاید اُسے یقین تھا کہ اس کا چھٹکارا اتنی آسانی سے نہیں ہو گا۔ لہٰذا وہ ہر وقت چوکنی رہتی تھی۔ اُدھر صفدر نے اس خیال کے تحت میک اَپ کا سہارا نہیں لیا تھا کہ وان بروف کے آدمیوں سے ٹکرانا چاہتا تھا۔ کسی نہ کسی طرح اس تک پہنچنا چاہتا تھا کہ عمران کا سُراغ مل سکے۔ حالانکہ یہ ایک احمقانہ حرکت تھی لیکن اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا... تو اس دیدہ و دانستہ قسم کی بے احتیاطی کا انجام یہی ہوا کہ آخر کار ایک جگہ مرسیانا کی نظر اس پر پڑ ہی گئی اور وہ تیر کی طرح اس کی طرف آئی۔ "تت... تم، عمران کے ساتھی ہو، شاید؟" اس نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

"شاید نہیں بلکہ حقیقتاً... لیکن تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"مم... میں، وان بروف کی تلاش میں ہوں تاکہ اُسے اطلاع دے سکوں کہ عمران جھوٹ نہیں بولتا۔ اس کے پاس حقیقتاً باؤل دے سوف کا نیگیٹو نہیں ہے۔ میں نے پورے فلیٹ کی تلاشی لی تھی۔"

"تو گویا تمہیں اعتراف ہے کہ تم سے یہ غیر قانونی حرکت سرزد ہوئی تھی؟"

"مجھے اعتراف ہے کہ اس کے ملازموں کی لاعلمی میں تلاشی لی تھی، میں نے۔"

"مجھے بے حد افسوس ہے کہ تم نے غیر قانونی طریقہ اختیار کیا۔"

"پھر کیا کرتی، میں عمران کی جان بچانا چاہتی ہوں۔"

"سوال تو یہ ہے کہ وہ ہیں کہاں؟"

"میرا خیال ہے، وہ ایک بار پھر وان بروف کے ہتھّے چڑھ گیا۔"

"اور تم نہیں جانتیں کہ وان بروف کہاں ہے؟"

"قطعی نہیں جانتی۔ جہاں جہاں اس سے ملاقات ہو سکتی تھی، اُن جگہوں کی تفصیل، میں عمران کو پہلے ہی بتا چکی ہوں۔"

"وہ اُن جگہوں پر نہیں ملا۔"

"پھر بتاؤ، میں کیا کروں؟"

"تمہارے لیے اس سے بہتر اور کوئی صورت نہ ہو گی کہ تمہیں حراست میں لے کر تمہارے ملک کے سفارت خانے کو مطلع کر دیا جائے۔ کیونکہ تم قطعی غیر قانونی طور پر ہمارے ملک میں داخل ہوئی ہو۔"

"لیکن عمران نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔"

"محض اس لیے کہ وہ تمہارے توسط سے وان بروف پر ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے۔"

"اس کے علاوہ اور کوئی حیثیت نہیں تھی میری؟"

"اور کیا حیثیت ہوتی؟" صفدر نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"میں اُسے چاہتی ہوں۔ اس کے بغیر مجھے اپنی زندگی بے معنی معلوم ہو گی۔"

"دوسری طرف اس قسم کا کوئی تاثر نہ ہو گا۔"

"میں یقین نہیں کر سکتی۔"

موبار کے ایک چھوٹے سے پارک میں اُن کی مڈبھیڑ ہوئی تھی اور وہ باتیں کرتے ہوئے ایک بنچ پر جا بیٹھے تھے۔

"یقین نہ کرنے کی صورت میں تم اس وقت تک غلط فہمی میں

مبتلا رہو گی جب تک کہ خود اسی کی زبان سے وہی کچھ نہ سُن لو جو میں کہہ رہا ہوں۔" صفدر نے کہا۔

"اچھی بات ہے، میں اس کا انتظار کروں گی۔"

"جیل میں..." صفدر نے سرد لہجے میں کہا۔

"جیل ہی میں سہی۔" وہ پیر پٹخ کر بولی۔ "کرلو، مجھے گرفتار۔"

ٹھیک اسی وقت ایک شکستہ حال بھکاری، ہاتھ پھیلائے ہوئے اُن کے سامنے آکھڑا ہوا۔ صفدر نے بے خیالی میں جیب میں ہاتھ ڈالا اور کچھ نکال کر اُس کی طرف بڑھا دیا۔ توجہ بدستور مرسیانا کی جانب تھی۔ مرسیانا بھی صرف پل بھر کے لیے فقیر کی طرف متوجہ ہوئی تھی اور پھر صفدر پر نظر مرکوز کر دی تھی۔ فقیر نے صفدر سے سکہ لے لیا اور خود بھی کچھ اس کی مٹھی میں تھما کر چل دیا۔ صفدر کا ہاتھ دوبارہ جیب میں گیا تھا۔ اُنگلیوں سے اس چیز کو ٹٹولا تو کاغذ کا ایک مڑا تڑا ٹکڑا ثابت ہوا۔ اس دوران میں صفدر نے یہ بھی سوچا تھا کہ کیوں نہ مرسیانا کو اُس کے حال پر چھوڑ دے۔ آخر عمران نے بھی تو اس کے خلاف باقاعدہ طور پر کوئی کارروائی نہیں کی تھی۔ پتا نہیں، اُس کا نکتۂ نظر کیا رہا ہو۔ "تو پھر کیا سوچ رہے ہو، نکالو ہتھکڑیاں۔" مرسیانا تلخ لہجے میں بولی...

صفدر نے جواب دینے کی بجائے جیب سے کاغذ کا وہ ٹکڑا نکالا جو فقیر اُسے تھما گیا تھا۔ پہلی ہی نظر میں اُن چند الفاظ نے اُس کی آنکھوں کو گرفت میں لے لیا جو اُس پر تحریر تھے۔ لکھنے والے نے اپنا نام بھی لکھا تھا۔ تحریر کے مطابق وان بروف اس وقت موبار ہی کی ایک عمارت "ناصر ہاؤز" میں موجود تھا اور یہ چند الفاظ بلاول کی طرف سے لکھے گئے تھے... تو کیا وہ بدہیئت فقیر خود بلاول ہی تھا۔ اگر وہی تھا تو صفدر کو اُس کے میک اَپ کرنے کی صلاحیت پر متحیر ہونا پڑا۔ اُس نے کاغذ کا وہ ٹکڑا پھر جیب میں ڈال لیا اور سوچنے لگا کہ عمران پر قابو پانے کے لیے بھی اُنھوں نے بلاول ہی کو استعمال کیا تھا... تو پھر اُسے کیا کرنا چاہیے؟ اگر باضابطہ طور پر کوئی کارروائی کرتا تو اس میں خاصا وقت صرف ہوتا۔

ناصر ہاؤز خاصی مشہور عمارت تھی۔ کیونکہ جزیرے کا واحد سینما ہال اُسی سے ملحق تھا۔ وہ سوچتا رہا پھر مرسیانا سے بولا۔ "مجھے اطلاع ملی ہے کہ وان بروف اس وقت ناصر ہاؤز میں موجود ہے۔"

"بس پھر چھاپہ مارو۔" مرسیانا بیزاری سے بولی۔

"لیکن میں کچھ اور سوچ رہا ہوں۔"

"کیا سوچ رہے ہو؟" مرسیانا نے براہِ راست صفدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"یہی کہ تمھیں بھی تو وان بروف کی تلاش تھی۔"

"اچھا، تو پھر...؟"

"کیوں نہ تم ہی ہماری نگرانی میں ناصر ہاؤز جاؤ۔"

"نگرانی سے کیا مراد ہے؟"

"ہم دُور سے تم پر نظر رکھیں گے۔"

"اور مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

"تم کسی طرح اُسے باہر لے آنا۔"

"میں کس طرح لا سکوں گی؟"

"نہایت آسانی سے... اُس سے کہنا کہ تم نیگیٹو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی ہو اور وہ تمھارے ہوٹل والے کمرے میں رکھا ہوا ہے لیکن تم اب اپنی ذمے داری پر وہاں سے کہیں اور منتقل نہیں کر سکتیں۔ اگر وہ چاہے تو اُس کے حصول کے لیے خود تمھارے ساتھ ہوٹل تک چل سکتا ہے۔"

"اور اگر اُس نے خود جانے کی بجائے اپنے کسی آدمی کو میرے ساتھ کر دیا تو؟"

"جو کچھ بھی ہو، تم اس کی تصدیق تو کر سکو گی کہ وہ ناصر ہاؤز ہی میں موجود ہے... پھر ہم خود اس سے نمٹ لیں گے۔"

"گویا مجھے چارے کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہو۔"

"یہی سمجھ لو۔"

"اچھی بات ہے۔ میں یہ بھی کر گزروں گی۔"

"ٹھیک ہے... تو پھر ناصر ہاؤز کی طرف روانہ ہو جاؤ... ہم تم سے زیادہ دُور نہ ہوں گے۔"

مرسیانا کی آنکھوں میں تذبذب کے آثار صاف پڑھے جا سکتے تھے لیکن صفدر اُنھیں نظر انداز کر کے بولا۔ "کوشش تو کرو۔ اگر وان بروف ہمارے ہتھے چڑھ گیا تو ہم اُس سے مسٹر عمران کا موجودہ پتہ تو معلوم ہی کر سکیں گے۔"

"عمران کے لیے میں جان بھی دے سکتی ہوں۔"

"بس تو پھر چل پڑو۔"

مرسیانا اٹھ گئی لیکن صفدر وہیں بیٹھا رہا اور جب وہ پارک کے باہر نکل گئی تو وہ بھی اُٹھا اور اسی طرف چل پڑا۔ پارک سے نکل کر اُس نے ایک مخصوص اشارہ کیا اور بدستور چلتا رہا لیکن وہ اس سمت میں نہیں جا رہا تھا جدھر مرسیانا گئی تھی بلکہ دوسرے راستے سے ناصر ہاؤز تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اشارہ اپنے ساتھیوں کو کیا تھا۔ وہ تینوں دُور دُور رہ کر ایک دوسرے کی نگرانی کرتے رہے تھے۔

ناصر ہاؤز کے قریب پہنچ کر صفدر نے مرسیانا کو گیٹ میں داخل

ہوتے دیکھا اور جہاں تھا، وہیں رُک گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا ٹیلا تھا... جس پر اونچی اونچی گھاس اُگی ہوئی تھی۔ اُس کے تینوں ساتھیوں نے بھی ایسی ہی جگہوں کا انتخاب کیا تھا جہاں سے بہ آسانی دیکھے نہ جا سکتے۔ اُن کی نگاہیں پھاٹک پر جمی ہوئی تھیں اور ہاتھ ریوالوروں کے دستوں پر تھے۔ خاصا وقت گزر گیا لیکن مرسیانا کی واپسی نہ ہوئی۔ سینما کی عمارت ناصر ہاؤز کے عقب میں تھی اور سینما کے سامنے والے حصے کو بازار کی حیثیت حاصل تھی لیکن ناصر ہاؤز ویرانے کے رُخ پر تھا۔ ادھر اس وقت بھی اتنا سناٹا تھا جیسے کبھی کوئی ادھر سے گزرتا تک نہ ہو۔ صفدر کو علم تھا کہ سیاحت کے سیزن کے علاوہ یہ عمارت خالی ہی رہتی ہے۔ ان دنوں بھی اس کے خالی ہی ہونے کا امکان زیادہ تھا۔ دفعتاً صفدر کو وہی فقیر نظر آیا جس نے وان بروف کے سلسلے میں اس عمارت کی نشاندہی کی تھی۔ وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا عمارت کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو رہا تھا۔ صفدر طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اگر بلاول ہی فقیر کے میک اَپ میں تھا تو پھر یہاں اُس کا کیا کام، اگر وان بروف سے اُس کا رابطہ ختم ہو گیا تھا تو اُسے ادھر کا رُخ بھی نہیں کرنا چاہیے تھا۔ مزید پندرہ منٹ گزر گئے لیکن عمارت سے کوئی برآمد نہ ہوا۔ صفدر سوچ رہا تھا کہ اب اُسے کیا کرنا چاہیے۔ ٹھیک اسی وقت جیبی ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور ریسیور کا سوئچ آن کرنے پر آواز آئی۔ "ہیلو... ہیلو... صفدر! ہیلو۔"

اُس نے نعمانی کی آواز پہچان لی۔ "ہیلو... صفدر اسپیکنگ۔"

"ہم یہاں کیا کر رہے ہیں؟" نعمانی کی آواز آئی۔

"ڈسپرس ہو کر، اپنے پوائنٹ پر پہنچو۔" صفدر نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر کو دوبارہ جیب میں ڈالتے ہوئے سوچا۔ پولیس فورس کے اُس یونٹ کے انچارج کو فون کرنا چاہیے۔ جو اس جزیرے میں وان بروف کو تلاش کر رہا ہے۔ ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ سینما کی طرف پہنچا اور یونٹ انچارج کو فون پر ناصر ہاؤز میں وان بروف کی موجودگی کی اطلاع دی۔

"یور آئیڈنٹٹی پلیز..." دوسری طرف سے آواز آئی۔

"ایس۔ ایس۔ فائیو۔"

رابطہ منقطع کر کے وہ پھر اسی طرف دوڑ گیا، جہاں سے ناصر ہاؤز کی نگرانی کرتا رہا تھا۔ وہاں پہنچتے ہی اُسے ایک ایسی غلطی کا احساس ہوا کہ اپنے ہی گال پیٹ لینے کو جی چاہا۔ اُسے فون کرنے کے لیے جگہ چھوڑنے سے پہلے ہی اپنے ساتھیوں کو رُخصت نہ کر دینا چاہیے تھا۔ اس دوران میں پتا نہیں کیا ہوا ہو۔ دراصل اس جزیرے کی تیز اور مرطوب ہوا نے اُس کا سر گھما کر رکھ دیا تھا۔ اُسے ایسا لگتا تھا جیسے موبار میں قدم رکھتے ہی ذہانت رُخصت ہو جاتی ہو، قوتِ فیصلہ دم توڑ دیتی ہو۔ بہرحال اب ہو ہی کیا سکتا تھا۔ غلطی تو ہو چکی تھی۔ اُسی جگہ ٹھہر کر اب اُسے پولیس کے چھاپہ مار دستے کا انتظار کرنا تھا۔

تھوڑی دیر بعد چھاپہ مار دستہ بھی پہنچ گیا اور عمارت گھیر لی گئی۔ پھر جو کچھ بھی ہوا، اُس کے لیے صفدر تیار نہ تھا۔ اُس عمارت میں لاشوں کے علاوہ اور کچھ بھی نہ ملا۔ ایک لاش مرسیانا کی تھی اور دوسری اُس فقیر کی جو بعد میں بلاول ہی ثابت ہوا۔ اُن کی گردنیں کاٹ دی گئی تھیں۔

★★

وہ پانچوں اب بھی اُسی کمرے میں تھے۔ کبھی اُونگھنے لگتے اور کبھی پھر اُن کے درمیان نوک جھونک ٹھہر جاتی۔ عمران اور جوزف زیادہ تر تینوں کی باتیں سُنتے رہتے تھے لیکن اس وقت عمران نے اچانک اپنا سر پیٹنا شروع کر دیا تھا۔

"باس... باس..." جوزف بوکھلا کر، اس کے ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتا ہوا گھگھیانے لگا۔ "خُدا کے لیے ہوش میں آؤ، ورنہ میرا دم نکل جائے گا۔"

"ہٹ جا... دُور ہٹ جا۔ مجھے اس کا نام کیوں نہیں یاد آ رہا۔ میں اپنا سر توڑ کر رکھ دوں گا۔"

"کس کا نام، باس؟"

"اُس چاند کی ٹکڑی کا... ہائے۔"

"اُس کا نام... اُس کا نام تو مجھے بھی یاد نہیں۔ خُدا کے لیے، باس! اس بدرُوح کو بھول جاؤ۔"

"نہیں، ہرگز نہیں... اگر تین منٹ کے اندر اندر مجھے اس کا نام یاد نہ آیا تو اپنی کھال اُدھیڑ کر رکھ دوں گا۔"

"اچھا ٹھہرو... باس! میں ان شریف آدمیوں سے پوچھتا ہوں، شاید اُنھیں یاد ہو۔"

وہ تینوں بھی عمران کی اس حرکت پر متحیر نظر آنے لگے تھے، جوزف کے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی سر ٹامس نے کہا۔ "مجھے بھی نہیں یاد کہ اُس نے اپنا کیا نام بتایا تھا لیکن آخر تمھارا باس اس معاملے میں اتنا سنجیدہ کیوں ہو گیا ہے؟"

"بدرُوحوں کا چکر ہے، مسٹر!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

ژول ردمے اُسے بہت غور سے دیکھے جا رہا تھا۔ اچانک بولا۔ "لیکن آخر تم اتنے سنجیدہ کیوں ہو گئے ہو؟"

"کیا مطلب...؟" جوزف نے اُسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"کیا تم اپنے باس کو کوئی صحیح الدماغ آدمی سمجھتے ہو؟"

"کیوں نہیں۔ مجھے تو اُن کے مقابلے پر ساری دُنیا ہی پاگل نظر آتی ہے۔"

"تم دونوں ہی ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آسکے۔"

عمران نے پھر اپنے سر پر دو ہتھڑ چلایا اور جوزف نے روہانسی آواز میں کہا۔ "باس! خدا کے لیے مجھ پر رحم کرو۔ میں اُس کا نام معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔" پھر اُس نے سر تامس سے کہا۔ "کیا خیال ہے مسٹر! وہ عورت جو مسٹر فرینکلن کے پاس ہے' اس سے کیوں نہ پوچھا جائے؟ وہ تو یہیں رہتی ہے۔"

سر تامس نے دوسرے کمرے کے بند دروازے پر نظر ڈال کر سر کو مایوسانہ انداز میں جنبش دی۔

"میں کوشش کرتا ہوں۔" جوزف نے کہا اور دروازے کے قریب پہنچ کر اُسے زور زور سے پیٹنے لگا۔ دروازہ اپنی جگہ سے سرک گیا اور فرینکلن کی دہاڑ سنائی دی۔

"کیا بات ہے؟"

"مسٹر فرینکلن! مجھے اپنے رویّے پر افسوس ہے۔" جوزف نے لجاجت سے کہا۔ "مسز فرینکلن سے بھی معافی چاہتا ہوں اور انھیں تھوڑی سی تکلیف دینا چاہتا ہوں۔"

"کہو، کیا بات ہے؟"

"ٹھہرو، ہم وہیں آرہے ہیں۔" عورت کی آواز آئی اور جوزف پیچھے ہٹ گیا۔ وہ دونوں کمرے سے برآمد ہوئے۔

"مسز فرینکلن!" جوزف نے نہایت ادب سے کہا۔ "شاید یہاں مریخ کی کوئی شہزادی ہے۔"

"اوہ... تم کیا جانو؟" میڈیلینا نے حیرت سے کہا۔

"وہ کچھ دیر پہلے یہیں تھی اور اُس نے اپنا نام بھی بتایا تھا جو اَب میرے باس کو یاد نہیں آرہا۔"

"نام یاد نہیں آرہا تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟"

"میں نہیں جانتا لیکن میرا باس، اُس کا نام یاد نہ آنے کی بنا پر خودکشی کر لینے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔"

"بڑی عجیب بات ہے۔ آخر کیوں؟"

"میرا باس' اُس پر عاشق ہو گیا ہے۔" جوزف نے بے حد شرماتے ہوئے بتایا۔

میڈیلینا زور سے ہنس پڑی اور عمران کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ "بہت خوب... انوکھا خیال ہے۔"

"پلیز، مسز فرینکلن! اگر تمھیں اُس کا نام معلوم ہو تو بتا دو۔" جوزف گھگھیایا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن میں اس سلسلے میں تمھارے باس سے بات کرنا چاہتی ہوں۔"

"کیوں اَس سے کیا بات کرو گی؟" فرینکلن نے گڑبڑا کر پوچھا۔

"میرے معاملات میں دخل اندازی مت کرو۔" میڈیلینا نے تیز لہجے میں کہا اور اُس نے سہم کر سر ہلا دیا۔ میڈیلینا آہستہ آہستہ چلتی ہوئی عمران کے قریب پہنچی اور وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اُٹھ کھڑا ہوا۔ "حیرت ہے کہ تم اس اَدھ مکڑی پر عاشق ہو گئے ہو۔" میڈیلینا مسکرا کر بولی۔

"محترمہ! اُس کے لیے یہ نامناسب لفظ ہے۔" عمران نے کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ ناگوار لہجے میں کہا۔

"خدا کی پناہ! تم تو سچ مچ سنجیدہ ہو۔"

"میں بالکل سنجیدہ ہوں۔ جب ایک بٹن دبانے سے شادی ہو سکتی ہے تو میں اُس پر عاشق بھی ہو سکتا ہوں۔"

"وہ تو ہمارا ایک ضابطہ ہے۔"

"اور یہ دل کی واردات ہے۔ تم اسے نہیں سمجھ سکتیں کیونکہ تم تو بٹن کی پابند ہو۔"

"اچھا، یہی بتا دو کہ تم اس کا کرو گے، کیا؟"

"وہ میرا کچھ کرے گی اور باقاعدہ مسز عمران کہلائے گی۔"

"تم مذاق کر رہے ہو۔"

"میں کہتا ہوں، تمھیں میری کیا پڑی ہے۔ اپنے معاملات کو میں ہی بہتر طور پر سمجھ سکتا ہوں۔ اگر تمھیں اُس کا نام معلوم ہو تو بتا دو۔ خواہ مخواہ میرا وقت نہ برباد کرو۔"

"اُس کا نام کروچی ہے۔ فرینی کروچی... فرینی یعنی شہزادی۔ مریخ کے ملک تراچا کی شہزادی ہے۔"

"کروچی... ہائے... اس میں کتنی نغمگی ہے۔" عمران خوش ہو کر بولا... پھر اچانک اُس کی تیوریاں چڑھ گئیں اور اُس نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "وہ کہہ رہی تھی کہ تم لوگوں نے اُسے قید کر رکھا ہے۔"

"ہاں' یہ حقیقت ہے۔ وہ ہمارے پاس یرغمال کے طور پر ہے۔"

"خدا کی پناہ! تم لوگ مریخ پر بھی اغوا کی وارداتیں کر رہے ہو۔"

"کیوں نہ کریں... ہم' مریخ کے ملک تراچا میں اپنا ایک اسٹیشن قائم کرنا چاہتے ہیں لیکن کروچی کا باپ اس پر آمادہ نہیں ہے۔ لہٰذا ہم نے یہ قدم اُٹھایا۔ جب تک وہ اجازت نہیں دے گا، اُسے کروچی نہیں ملے گی۔"

"اب میں دیکھ لوں گا، تم لوگوں کو۔" عمران پیر پٹخ کر دہاڑا۔

"بھلا کس طرح دیکھ لو گے؟" اُس نے ہنس کر پوچھا۔

"جس طرح بھی ممکن ہوگا۔"

"ناممکن ہے مسٹر عمران!" دفعتاً وہی آواز کمرے میں گونجی جو وہ پہلے بھی سن چکے تھے۔ وہ سب اسی آواز کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"کیا ناممکن ہے؟" عمران نے اُونچی آواز میں پوچھا۔

"تم، ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

"اگر تم نے کروچی کو میرے حوالے نہ کیا تو دیکھ ہی لو گے کہ میں تمھارا کیا بگاڑ سکتا ہوں۔"

"کروچی کا تم کیا کرو گے؟"

"محبوبہ کا کیا ہوتا ہے؟" اُلٹا عمران نے سوال کر دیا۔

"اس کا جواب' محبوبہ کی نوعیت پر منحصر ہے۔"

"نوعیت سے تم اچھی طرح واقف ہو اس لیے میرا مضحکہ اڑانے کی کوشش نہ کرو۔"

"ہم تمھاری زبان سے سننا چاہتے ہیں۔"

"میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

"اپنی بات سے پھرنا مت۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"اس کے لیے تمھیں مریخ کا سفر کرنا پڑے گا۔"

"کیوں؟ کیا شادی زمین پر نہیں ہو سکتی۔"

"ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ ہماری شرط ہے۔"

"یعنی تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں اس شادی کے لیے مریخ... پر برات لے جاؤں۔"

"ہاں، اور ولیمہ زمین پر واپس آکر کر سکتے ہو۔"

"اس کی کیا صورت ہو گی۔"

"ولیمے کے اخراجات بھی ہم برداشت کریں گے۔"

"اچھی بات ہے۔ مریخ کے سفر سے قبل میں مراقبہ کرنا چاہتا ہوں۔"

"بھاگنے کی کوشش کر رہے ہو۔"

"ارے جاؤ۔ بھاگنے والے اور ہوتے ہیں۔" عمران ہاتھ جھٹک کر بولا۔

"اچھی بات ہے جلد ہی تم سے اس سلسلے میں بات ہو گی۔"

اُس نامعلوم آدمی کا سلسلہ کلام ٹوٹتے ہی میڈیلینا زوردار قہقہہ لگا کر بولی۔ "پھنس گئے۔"

"کیا مطلب!" عمران نے اُلوؤں کی طرح دیدے نچائے۔

"ہم تو چاہتے ہی تھے کہ کوئی اُس سے شادی کر لے۔"

"چلو تو ٹھیک ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا "میں سمجھا تھا کہ شاید اُس میں کوئی دشواری ہو گی۔"

"لیکن ہماری شرط بھی برقرار رہے گی۔ یعنی تم مریخ پر جاؤ گے اور ہمارا ایک کام کرو گے۔"

"تمھارا کون سا کام ہے؟" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔

"کروچی کے باپ سے تراچا میں ہمارا اسٹیشن قائم کرنے کی بات کرو گے۔"

"بھلا میں ایسا کیوں کرنے لگا۔"

"تو پھر ہم تمھاری شادی اُس سے کیوں کرنے لگے۔"

"اچھا اچھا میں سمجھ گیا۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "کروچی کا باپ داماد کی بات نہیں ٹال سکے گا۔"

"تم ٹھیک سمجھے۔"

"خدا غارت کرے۔" عمران بُرا سا منہ بنا کر بولا۔

"کیا مطلب!"

"ارے مریخ پر بھی سسرالی تکلفات پائے جاتے ہیں۔"

"سسرال ایک کائناتی حقیقت ہے۔"

"تب پھر نہیں کرتا شادی وادی۔"

"پھر گئے نا اپنی بات سے۔"

"میں نے صرف بیوی کی بات کی تھی سسرال کی نہیں' دا مریخ والی بھی مائیکہ رکھتی ہے۔ ایسی کی تیسی۔ میں تو سمجھا تھا کہ کپڑوں اور زیورات کے ساتھ ہی سسرال سے بھی بچوں گا۔ نہیں چلے گی ٹامٹا۔"

"تم اب کسی طرح بھی جان نہیں بچا سکو گے۔ تم نے شادی کی بات ہی کیوں زبان سے نکالی تھی۔" میڈیلینا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ عمران کچھ نہ بولا۔ میڈیلینا کہتی رہی۔ "ہمارے ضوابط کے تحت تو تمھاری شادی ہو بھی چکی۔ جس طرح میں بٹن دبانے پر فرینکلن... کی بیوی بن گئی تھی۔ اُسی طرح شادی کا نام لیتے ہی وہ تمھاری بیوی بن چکی ہے۔"

"یہ زیادتی ہے۔" جوزف بولا۔

"تم خاموش رہو۔ اُس نے خود ہی شادی کے لیے کہا تھا۔ ہماری تجویز نہیں تھی۔"

"ہاں ہاں... تم چپ رہو۔" عمران نے جوزف سے کہا... اور میڈیلینا فرینکلن کو ساتھ لیے بغیر کمرے میں چلی گئی اور دروازہ بھی بند ہو گیا۔ اَب کمرے پر قبرستان کا سا سناٹا طاری ہو گیا تھا۔ فرینکلن اپنے تینوں ساتھیوں کے قریب ہی کھڑا تھا۔ اس نے آہستہ سے کہا۔ "خدا کرے اَب یہ دروازہ کبھی نہ کھلے۔ بڑی آئی بیوی... کہیں کی۔"

"کیا مطلب!" ٹرول رومے چونک کر بولا۔

"سب بکواس ہے۔" فرینکلن بُرا سا منہ بنا کر بولا۔ "ابھی تک نہیں بنی بیوی۔ مارتی ہے۔ اُٹھا کر پٹخ دیتی ہے۔ جوڈو اور کراٹے کی ماہر ہے۔"

"آخر یہ سب ہے کیا؟" کارلوف پُرتشویش لہجے میں بولا۔

"اور اَب یہ مکڑی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ یقیناً ہم کچھ پاگلوں کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔"

عمران بھی آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا اُن کے قریب پہنچ گیا تھا اس نے کہا۔ "مَیں اَب بھی اپنی بات پر قائم ہوں لیکن یہ سُسرال والی بات۔"

"تم بالکل خبطیوں کی سی بات کر رہے ہو۔" کارلوف بولا۔

دفعتاً وہی آواز پھر آئی۔ "فیصلہ ہو چکا ہے۔ تم سبھوں کو مریخ پر جانا پڑے گا۔"

"ہم سبھوں کو کیوں؟" سرٹامس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مسٹر عمران نے کہا تھا کہ مریخ پر برات لے جائیں گے۔"

"ہم نہیں جانتے برات کیا ہے۔"

"ہونے والے شوہر کے ساتھ... کچھ اور لوگ بھی لڑکی والوں کے گھر جاتے ہیں اور یہ اجتماع برات کہلاتا ہے۔"

"ہم عمران کو کیا جانیں۔ ہمیں اس سے کیا سروکار۔"

"نہیں سرٹامس اس سے کام نہیں چلے گا۔ تم اعتراف کر چکے ہو کہ تمھاری اس سے پرانی شناسائی ہے۔"

"اس کے باوجود بھی ہم اس کے ساتھ کہیں نہیں... جانا چاہتے۔"

"تم بے بس ہو سرٹامس! ہم تمھیں زبردستی مریخ پر لے جائیں گے۔"

"تمھارا بہت بہت شکریہ۔" عمران بولا۔ "ورنہ بغیر برات والا دُولہا مریخ پر نہ جانے کیا کہلاتا ہو۔"

"تم تو خاموش ہی رہو۔" ژول رومے عمران کو گھونسا دکھا کر بولا۔

"میڈیلینا بھی تمھارے ساتھ ہوگی۔" آواز آئی۔ "تاکہ مریخ پر تمھاری رہنمائی کر سکے۔"

"یہ اور بھی اچھی بات ہے۔" عمران پہلے سے بھی زیادہ خوشی ظاہر کرتا ہوا بولا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ چاروں طرف اسے پچھاڑ کھائیں گے۔

"بس اَب تم لوگ ٹرانسمٹ ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ۔" آواز آئی۔

"کس طرح تیار ہو جائیں۔" عمران نے کہا۔ "پہلے کبھی ٹرانسمٹ ہونے کا اتفاق نہیں ہوا۔"

"بس چُپ چاپ کھڑے رہو۔ تمھیں خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح ٹرانسمٹ ہو گے۔"

"تم اپنی بکواس سے باز نہیں آؤ گے۔" ژول رومے... پھر عمران کو گھونسا دکھا کر بولا۔

"اے بھائی بولنے والے یہ بات تم سے نہیں کہی گئی۔ بُرا نہ مان جانا... ژول رومے نے مجھے للکارا ہے۔" عمران نے معذرت طلب کی۔

"ہم کسی بات کا بُرا نہیں مانتے مسٹر عمران!" آواز آئی۔

اتنے میں دوسرے کمرے کا دروازہ پھر کھلا اور میڈیلینا اُن کے قریب آ کھڑی ہوئی۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔" سرٹامس نے اس سے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ تم سب کچھ سن چکے ہو... ہم مریخ کا سفر کرنے جا رہے ہیں۔"

"تم لوگ ہمیں بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہو۔" کارلوف نے کہا۔

"اس جملے کی وضاحت کرو۔" میڈیلینا نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہم ٹرانسمٹ کیسے ہوں گے۔"

"ذرات میں تبدیل ہو کر۔ برقی لہریں اُن ذرات کو مریخ تک پہنچائیں گی اور وہاں پہنچ کر وہ ذرات پھر مجتمع ہوں گے اور تمھارا پیکر دوبارہ تیار ہو جائے گا۔"

"اگر ناک کے ذرات کہیں راستے ہی میں رہ گئے تو وہاں پہنچ کر چہرے کا کیا حال ہوگا؟" عمران نے سوال کیا۔

"ایسا آج تک نہیں ہوا۔ ہم تو مریخ پر اسی طرح آتے جاتے ہیں جیسے ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں چلے جائیں۔"

دفعتاً عمران کو ایسا محسوس ہوا جیسے سارے جسم... میں جھنجھناہٹ سی شروع ہو گئی ہو۔ لیکن کیوں؟ کس بنا پر؟ اس کی سمجھ میں نہ آ سکا۔ وہ سبھی خاموش تھے اور عمران سوچ رہا تھا کیا وہ بھی اسی قسم کی کسی کیفیت سے دوچار ہیں... پھر اُس نے دیکھا کہ جوزف کے پیروں کے نیچے سے غبار سا اُٹھ رہا ہے چمکیلا غبار اور یہی کیفیت دوسروں کے ساتھ بھی نظر آئی۔ بوکھلا کر اپنے پیروں پر نگاہ ڈالی اور اُچھل کر پیچھے ہٹ جانا چاہا لیکن ممکن نہ ہوا۔ جسم میں پیدا ہونے والی جھنجھناہٹ اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ اپنی جگہ سے جنبش کرنا بھی محال معلوم ہوتا تھا... اُس نے چیخ کر کہنا چاہا کہ کیا واقعی ہم جسمانی طور پر ٹرانسمٹ ہو رہے ہیں لیکن زبان بھی نہ ہلا سکا اور پھر ایسا معلوم ہوا جیسے... جسم کی ساری جھنجھناہٹ دماغ میں اُتر گئی ہو۔ اس کے بعد تو ہر قسم کا احساس ہی فنا ہو گیا تھا۔ تاریکی مکمل تاریکی۔

پھر ہوش آیا تو عجیب سی خوشبو کا احساس ہوا۔ فوری طور پر آنکھیں کھل گئی تھیں اور اُس نے خود کو اُسی پوزیشن میں کھڑا پایا جس میں ہر قسم کے احساس سے عاری ہو گیا تھا اور وہ تنہا نہیں تھا۔ وہ سبھی پہلے ہی کی طرح کھڑے ٹکر ٹکر ایک دوسرے کی صورت تک رہے تھے لیکن منظر بدل گیا تھا وہ کسی سرسبز... پہاڑی مقام پر کھڑے تھے اور اُن کے سروں پر سبز ہی رنگ کی دُھند چھائی ہوئی تھی۔ عمران نے پھر آنکھیں پھاڑیں۔ اس بار کروچی بھی نظر آئی جو اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اُسی کی طرف نگراں تھی۔ نظریں ملتے ہی مُسکرائی اور بولی۔ "تم مجھ سے شادی کرنا... چاہتے ہو۔"

"ہاں۔ اسی لیے تو آیا ہوں تمھارے گابان پر۔"

"لیکن اگر میں تمھیں قبول نہ کروں تو..."

"یہ ٹیڑھا سوال ہے؟" عمران نے مایوسی سے کہا۔

"سُنو! مَیں تم سے ضرور شادی کروں گی کیونکہ تم مجھ سے مختلف ہو اور تمھارے سیارے پر مجھے تمھارے علاوہ اور کوئی پسند نہیں آیا۔"

"اگر تمھارے والدین نے یہ رشتہ منظور نہ کیا تو کیا ہوگا؟"

"میرا باپ صرف فران ہی نہیں بلکہ اس کا شمار گابان کے بڑے سائنس دانوں میں ہوتا ہے۔ یہ تجربہ اُس کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا۔"

"یہ کیا بکواس ہو رہی ہے؟" ژول رومے حلق پھاڑ کر چیخا۔

"ہم کہاں ہیں؟"

"گابان میں جسے تم مریخ کہتے ہو۔" کروچی نے بھی چیخ کر کہا۔

"یہ غلط ہے۔ جھوٹ ہے۔ بکواس ہے۔"

کروچی قہقہہ لگا کر عمران سے بولی۔ "تم نے دیکھا۔ ایسے احمق بھی تمھارے سیارے میں پائے جاتے ہیں کہ انھیں اپنی آنکھوں پر بھی یقین نہیں ہے۔"

"وہ تو ٹھیک ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "لیکن کیا ہم یہیں کھڑے رہیں گے۔"

"نہیں۔ کچھ دیر بعد ہمیں یہاں سے لے جایا جائے گا۔"

"کہاں لے جایا جائے گا؟"

"جہاں میں رہتی ہوں۔ میرا خاندان رہتا ہے۔"

"بس اَب زیادہ باتیں نہ کرو۔" میڈیلینا نے عمران سے کہا۔ "ورنہ فرینی کروچی کے حلق میں درد ہونے لگے گا۔"

"تمھارا شکریہ۔" کروچی نے میڈیلینا کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا ہم سچ مچ مریخ میں ہیں۔" فرینکلن نے میڈیلینا سے پوچھا۔

"بالکل یہی بات ہے اور اچھی طرح اطمینان کر لو کہ تم میں کوئی چیز کم نہیں ہوئی۔ حالانکہ ذرات میں تبدیل ہو کر یہاں تک پہنچے ہو اور ذرات دوبارہ یکجا ہو کر تمھارا سراپا بن گئے ہیں۔"

"یہ جھوٹ ہے سراسر جھوٹ ہے۔" ژول رومے پھر چیخا اور میڈیلینا بُرا سا منہ بنا کر رہ گئی۔ سرٹامس۔ کارلوف اور جوزف بالکل خاموش تھے۔

کارلوف بار بار اوپر چھائی ہوئی سبز رنگ کی دُھند کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگتا تھا۔ آخر اُس نے آہستہ سے کہا۔ "کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ کس قسم کا کھیل ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔"

سرٹامس صرف اُس کی طرف دیکھ کر رہ گیا کچھ بولا نہیں۔

میڈیلینا نے عمران کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا اور جب وہ کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ اُس کے پاس پہنچا تو وہ آہستہ سے بولی "تمھیں سب کچھ یاد ہے نا..."

"مم... میں... کیا یاد ہے؟" عمران ہکلایا۔

"یہی کہ شادی کے بعد تم کروچی کے باپ سے یہاں اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت چاہو گے۔"

"مجھے اس سے کیا فائدہ ہوگا؟"

"کیا یہ فائدہ کم ہے کہ کروچی سے تمھاری شادی ہو جائے گی۔"

"وہ تو ہر حال میں ہو جائے گی کیونکہ وہ بھی مجھ پر عاشق ہو گئی ہے۔"

"اس وہم میں نہ رہنا بڑی مشکل سے اُسے یقین دلایا جا سکا ہے کہ تم سے شادی کرنے کے نتیجے میں وہ تیس انڈے سالانہ دیا کرے گی۔"

"کک... کیا مطلب...!"

"مریخ میں ہر شادی شدہ فیلی یعنی یہاں کی عورت سال میں صرف تین انڈے دیتی ہے۔"

"اور میری فیلی تیس انڈے دے گی۔"

"یقیناً..." میڈیلینا سر ہلا کر بولی۔

"اس کا یہ مطلب ہوا کہ سال میں تیس بچے۔"

"اگر کچھ انڈے گندے نہ نکل گئے تو یہی سمجھو۔"

"تب تو لعنت ہے ایسی بیوی پر سال میں تیس بچے... یہ شادی ہرگز نہیں ہو سکتی۔"

"خاموش رہو۔" وہ آنکھیں نکال کر بولی۔ "اگر یہاں پہنچ کر تم نے شادی سے انکار کیا تو ہم سب جان سے مار دیے جائیں گے۔"

"دس بارہ مار دیے جائیں میری بلا سے۔"

"تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ خود بچ جاؤ گے؟"

"میں بھی دس بارہ مار دیا جاؤں تو مجھے ذرہ برابر بھی پروا نہ ہوگی لیکن تیس بچے سالانہ اسے باپ دے۔" عمران پیٹ پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

"سنو میری بات سنو۔ اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ اُسے تم سے عشق نہیں ہوا ہے۔ وہ تو مریخ کی تاریخ کی عظیم ترین فیلی بننا چاہتی ہے۔"

"سال میں تیس انڈے دے کر۔" عمران نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں... آج تک کوئی فیلی سال میں چوتھا انڈا نہیں دے سکی۔"

"اُس کا نر کیا کہلاتا ہے؟"

"فولا..." میڈیلینا طویل سانس لے کر بولی۔

"اور تیس انڈے دینے والی کا فیلولا کہلائے گا۔" عمران اپنے سر پر دوہتھڑ مار کر بولا۔ "ہائے کس لالچ میں مارا گیا۔"

"لالچ..." میڈیلینا نے حیرت سے دُہرایا۔

"اور کیا... میں نے سوچا تھا کہ اس سے شادی کر کے کپڑوں اور زیورات کے چکر سے بچ جاؤں گا لیکن یہاں تیس انڈے گلے پڑ گئے۔"

"آہستہ بولو۔ اُس کا باپ یہی سن کر تو اس شادی کی اجازت دے گا ورنہ تمہارے کون سی دُم اُگی ہوئی ہے۔"

"خدایا! مجھ پر رحم کیجیو۔ پتا نہیں کس جال میں پھنس گیا ہوں۔"

"تم خود ہی پھنسے ہو۔ کسی نے تمہیں اس پر مجبور تو نہیں کیا تھا۔"

"ارے میں تو ایسا ہی شامت کا مارا ہوں۔"

"بہرحال اب کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ شادی تمہیں ہی کرنی پڑے گی۔ ورنہ پھر ہم سب کو مرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔"

"ضرور تیار رہو مرنے کے لیے۔ میں تو اب شادی ہرگز نہیں... کر سکتا۔"

"بچوں کی سی باتیں نہ کرو۔ تھوڑی عقل استعمال کرنے میں کیا حرج ہے۔"

"اچھا چلو عقل کی ترکیبِ استعمال ہی بتا دو۔"

"کوئی ایسی ترکیب کرنا کہ وہ سرے سے انڈے ہی نہ دے سکے۔"

"واقعی میں بھی نرا گھامڑ ہی ہوں۔" عمران خوش ہو کر بولا۔

"لہٰذا اب اِس سلسلے میں خاموش رہو۔ کروچی خود ہی اپنے باپ کو بتا دے گی کہ اس نے تمہیں اپنے لیے منتخب کر لیا ہے۔"

"یہ مشکل بھی آسان ہوئی کیونکہ مجھے شادی کی درخواست کرنے کی پریکٹس نہیں ہے۔"

"وہ سب کچھ ہو جائے گا۔ بس تم خاموشی سے شادی کر لینا۔"

دفعتاً عجیب طرح کا شور سنائی دیا۔ وہ بوکھلا کر اُوپر دیکھنے لگے کیونکہ آوازیں اُوپر ہی سے آئی تھیں۔

اچانک سبز رنگ کی دُھند سے ایک بہت بڑا پرندہ برآمد ہوا اور اپنے پروں کو آہستہ آہستہ حرکت دیتا ہوا نیچے اُترنے لگا۔ یہ اسی پرندے کا شور تھا۔ کچھ اور قریب آنے پر اس کی اصلیت اُن پر واضح ہو گئی۔ یہ پرندے کی شکل کا ایک ہوائی جہاز تھا جس کے پر کسی پرندے کے پروں کی شکل... میں متحرک رہتے تھے۔ نیچے اُترتے ہی اُس کے پر ساکت ہو گئے اور اس کی پیدا کردہ آوازیں بھی تھم گئیں۔

"یہ مریخ کے باشندوں کا کارنامہ ہے۔" میڈیلینا آہستہ سے بولی۔

"یعنی اِن مکڑیوں کا۔" عمران نے سوال کیا۔

"حقارت سے اِن کا ذکر نہ کرو۔ یہ بے حد ذہین مخلوق ہے۔" میڈیلینا نے آہستہ سے کہا اور پھر اُن سبھوں کو اپنی طرف متوجہ کر کے اُونچی آواز میں بولی۔

"تمہیں اس ایروپلین میں بیٹھنا ہے۔ اگر کسی نے بھی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا تو وہ دُشواریوں میں پڑ جائے گا۔"

"ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے کسی طرح بھی مناسب نہیں۔" سرٹامس نے احتجاج کیا۔

"مناسب اور نامناسب بعد میں دیکھنا فی الحال وہی کرو جو میں کہہ رہی ہوں۔" میڈیلینا بولی۔

وہ طوعاً و کرہاً اس طیارے میں بیٹھ گئے۔ کروچی بھی ساتھ تھی لیکن وہ طیارے کے پائلٹ کو نہ دیکھ سکے۔ طیارہ سیدھا اُوپر اُٹھتا چلا گیا اور خاصی بلندی پر پہنچ جانے کے بعد اُس کی اُفقی پرواز شروع ہوئی۔ ابھی تک کروچی کی سی نوعیت والی کوئی دوسری مخلوق انھیں نظر نہیں آئی تھی۔

"میں کہتا ہوں ہمارے ساتھ فراڈ ہو رہا ہے۔" فرینکلن بولا۔

"تم بالکل نہ بولو ڈیئر!" میڈیلینا اُس کا شانہ تھپک کر بڑے پیار سے بولی۔ "کچھ دیر بعد تمہیں مکڑیاں ہی مکڑیاں نظر آئیں گی۔ اور تمہارا شبہ رفع ہو جائے گا کہ ہم کسی قسم کا فراڈ کر رہے ہیں۔"

"وہ شادی کرنا چاہتا تھا تو صرف اُسے ہی یہاں لایا جا سکتا تھا۔ آخر ہمارا قصور کیا ہے؟"

"کیا تمہیں یہ سب کچھ دلچسپ نہیں لگ رہا۔"

"میں کُودک کی عمر سے تجاوز کر چکا ہوں۔" فرینکلن نے غصیلے

لہجے میں کہا اور میڈیلینا اسے قہر آلود نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"اگر اب تم نے بکواس کی تو اُٹھا کر نیچے پھینک دوں گی۔"

فرینکلن نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے کہہ رہا ہو خدا غارت کرے۔

کروچی عمران سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھی اور کبھی کبھی مسکرا کر اُس کی طرف دیکھنے لگتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد پھر ایسا محسوس ہوا جیسے طیارہ نیچے اُتر رہا ہو۔ عمودی اُٹھان والے طیاروں کے لیے رن وے یا کسی... بہت کشادہ جگہ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

"تو کیا یہ لوگ اتنے ترقی یافتہ ہیں کہ ایسے طیارے بنا سکیں۔" عمران نے میڈیلینا سے پوچھا۔

"تم کیا سمجھتے ہو بعض معاملات میں یہ ہم سے بھی آگے ہیں لیکن ابھی یہ خلائی سفر کے قابل نہیں ہو سکے۔ جس طیارے میں تم بیٹھے ہوئے ہو اسے یہاں کا چیل کوپڑ سمجھ لو۔ لمبے سفر کے طیارے آواز سے کئی گنا تیز رفتار ہیں۔"

"یقین نہیں آتا کہ یہ مکڑیاں۔" عمران جملہ پورا کیے بغیر... خاموش ہو گیا۔

"سب بکواس ہے۔" ٹرول روے چیخ پڑا۔ "یہ لوگ ہمیں مرعوب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کی کسی بات پر بھی یقین نہیں کر سکتا۔"

"کیا اس طیارے پر بھی یقین نہیں کر سکتے۔" میڈیلینا غصیلے لہجے میں بولی۔ "ذرا اپنے چٹکی لے کر دیکھو کہیں خواب نہ دیکھ رہے ہو۔"

ٹرول روے پھر کچھ نہ بولا۔ فرینکلن اس بات سے خاصا مطمئن نظر آ رہا تھا کہ اب میڈیلینا کی زیادہ تر توجہ عمران ہی پر تھی۔ وہ ٹامس سے سرگوشیاں کر رہا تھا۔

جہاز کسی جگہ ٹک گیا۔ وہ نیچے اُترے یہ جگہ بھی خاصی پُرفضا تھی تھوڑے ہی فاصلے پر ویسی ہی ایک بڑی سی بیضوی عمارت دکھائی دی جیسی وہ مریخ سے متعلق فلم میں دیکھ چکے تھے۔ "ارے یہ تو ہم شاید اپنے اسٹیشن پر ہیں۔ ابھی تراچا نہیں پہنچے۔ پتا نہیں کیا بات ہے۔" میڈیلینا نے پُرتشویش لہجے میں کہا۔

کروچی بھی کچھ چپ چاپ سی رہ گئی تھی۔ وہ پھر مڑ کر طیارے... کی طرف دیکھنے لگی۔ کاک پٹ سے ایک سفید فام آدمی اُتر رہا تھا۔ قریب آ کر اُس نے میڈیلینا سے کہا۔ "ہمیں اطلاع ملی تھی کہ تم لوگ ٹرانسمٹ ہو رہے ہو۔ لہٰذا میں اُس پوائنٹ پر پہنچ کر تمہیں اِدھر لے آیا کیونکہ تراچا میں بغاوت ہو گئی ہے حالات بہت خراب ہیں۔"

"بغاوت۔ کیسی بغاوت۔" کروچی اپنی آٹھوں ٹانگیں سمیٹ کر اُوپر اُٹھتی ہوئی بولی۔

"آپ کے والد کے بھائی نے بغاوت کر دی ہے یور ہائی نس اور ملکہ معظمہ کے انڈے توڑ دیے ہیں۔" پائلٹ نے کہا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔"

"تراچا کی آدھی سے زیادہ فوج آپ کے چچا کی حمایت میں ہے۔" پائلٹ بولا۔

"اب کیا ہوگا... اب کیا ہوگا۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"اوہ چپ رہو... صبر کرو۔ ضروری نہیں ہے کہ بغاوت... کامیاب ہی ہو جائے۔" عمران نے ازراہ ہمدردی کہا۔

"ہائے مادرِ محترمہ کے انڈے توڑ دیے گئے..." وہ ہچکیاں لیتی ہوئی بولی۔ "اس کا یہ مطلب ہوا کہ تراچا کا فرمانروا میرا باپ مار ڈالا گیا۔"

"تم نے یہ مطلب کیسے نکال لیا۔"

"تم نہیں سمجھ سکتے۔ کسی فولا کی زندگی میں یہ ناممکن ہے کہ اُس کی فیلی کے انڈے توڑ دیے جائیں۔"

"تب تو مجھے افسوس ہے۔ میری طرف سے تعزیت کے... جذبات قبول کرو۔" پھر انھیں اسی عمارت میں پہنچا دیا گیا لیکن کروچی کو ان کے ساتھ نہیں ٹھہرایا گیا تھا۔ میڈیلینا اُسے کہیں اور لے گئی تھی۔

کارلوٹ عمران کے قریب آ کر بولا۔ "آخر ان حماقتوں کی کوئی انتہا بھی ہے۔"

"سائی ڈیئر مسٹر کارلوٹ ہم کر ہی کیا سکتے ہیں۔ جو کچھ دکھایا جا رہا ہے دیکھ رہے ہیں۔"

"لیکن اِس مکڑی سے شادی..."

"پلیز مسٹر کارلوٹ! یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے۔"

"تم تو واقعی سنجیدہ ہو۔"

"اگر میں سنجیدہ نہ ہوتا تب بھی ہمیں یہاں ضرور آنا پڑتا کیونکہ وہ یہی چاہتے تھے۔"

"آخر یہ ہیں کون...؟"

"کیا تمہیں ابھی تک یقین نہیں آیا کہ ہم زیرولینڈ والی تنظیم کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔"

"کبھی تمہارا خیال درست معلوم ہوتا ہے اور کبھی نہیں بھی معلوم ہوتا۔"

"کیا تم تھریسیا کو پہچان سکتے ہو؟"

"نہیں میرے لیے وہ صرف ایک نام ہے۔ اس کی کوئی تصویر ہمارے ریکارڈ میں موجود نہیں ہے۔"

"اپنے ساتھیوں سے پوچھ کر بتاؤ۔ شاید اُن میں سے کوئی ثریسا کو پہچان لینے کا دعویٰ رکھتا ہو۔" کارلوف وہاں سے ہٹ کر اُن تینوں کے پاس جا بیٹھا اور عمران جوزف کو آنکھ مار کر مسکرانے لگا۔

"باس یہ سب کیا ہو رہا ہے۔" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "تم نے یہاں آنے پر آمادگی کیوں ظاہر کر دی تھی۔ پتا نہیں یہاں ملے گی یا نہیں۔"

"یہ بات تو ہے۔ میں کروچی سے پوچھنا ہی بھول گیا کہ مریخ پر بھی نشہ پانی ہوتا ہے یا نہیں۔"

"کیا واقعی باس یہ مریخ ہی ہے۔"

"زمین پر تو کہیں کوئی ایسی جگہ نہیں پائی جاتی جہاں سبز رنگ کی دھند چھائی رہتی ہو۔"

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔" اتنے میں وہ چاروں بھی عمران کے قریب ہی آ بیٹھے اور کارلوف نے کہا۔

"ہم میں سے کوئی بھی ثریسا کو نہیں پہچان سکتا لیکن تم نے کچھ ایسے لہجے میں سوال کیا تھا جیسے خود اُسے پہچانتے ہو۔"

"وہ سوال میں نے یونہی کیا تھا۔ اس سے کیا فرق پڑے گا کہ ہم اُسے پہچان سکتے ہیں یا نہیں۔"

"پھر کیا لینا چاہتے ہو؟"

"اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کہ ہمیں فی نفسہ ٹرانسمٹ ہونے کا تجربہ ہو گیا۔" تھامس بے اختیاری سے ہنسا اور پھر سنجیدہ ہو گیا۔ وہ سب لوگ اُس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"اس طرح نہ دیکھو۔" وہ کھنکار کر بولا۔ "ہم اپنے ذرات کا انتشار خود نہیں دیکھ سکے تھے۔ خدا جانے کیسی کیفیت ہم پر طاری ہوئی تھی۔"

دفعتاً بائیں جانب سے آواز آئی۔ "تم لوگ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو۔ چلو میرے ساتھ میں تمہیں دکھاؤں کہ کس طرح ذرات منتشر ہوتے ہیں۔" یہ میڈلینا تھی جو ایک دروازے سے داخل ہو رہی تھی۔

"کروچی کہاں ہے؟" عمران نے بہت زیادہ بے تابی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔

"فی الحال اسے بھول جاؤ۔ اگر تراچا پر اُس کے چچا کا قبضہ ہو گیا ہے تو اب اُس کی کوئی حیثیت نہ رہے گی۔"

"میں تراچا کا شہزادہ بننے کے خواب نہیں دیکھ رہا تھا۔" عمران نے فیصلے لہجے میں کہا۔ "وہ اگر بھکارن بھی ہو جائے تو میری محبت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔"

"ہمیں اب اس سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ لہٰذا اب ہم اُسے تراچا واپس کر رہے ہیں۔ ٹرانسمٹ کریں گے... چلو... تم لوگ بھی دیکھ لو کہ کس طرح ذرات منتشر ہو کر برقی لہروں پر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتے ہیں۔"

"یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔"

"کیا مطلب...!"

"وہ تراچا نہیں جائے گی۔ اُسے میرے حوالے کر دو۔"

"سنو! فی الحال ہمارا مشن کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ تازہ ترین اطلاع کے مطابق تراچا پر کروچی کے چچا کا قبضہ ہو گیا ہے۔ ہم پھر زمین پر واپس جائیں گے۔"

"میں شادی کیے بغیر واپس نہیں جاؤں گا۔"

"اب وہ خود ہی شادی پر رضامند نہیں ہو گی۔ تم اس سلسلے میں بات کر سکتے ہو۔ ٹھہرو! میں اُسے بلاتی ہوں۔"

میڈلینا چلی گئی اور فرینکلن عمران کی طرف جھک کر آہستہ سے بولا۔ "کیا تم اس سے کسی طرح میرا پیچھا چھڑوا سکتے ہو۔"

"کیوں...؟ تم بھی تو اس پر جان چھڑکتے رہے ہو۔"

"محض دکھاوے کو..."

"اس سے نپٹنا میرے بس سے باہر ہو گا۔" عمران نے مایوسانہ انداز میں کہا۔ "تم خود ہی کہہ رہے تھے کہ وہ جوڈو اور کراٹے کی بھی ماہر ہے۔"

"خیر..." فرینکلن ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "اب میں خود ہی کوئی تدبیر کروں گا۔" عمران سر ہلا کر رہ گیا۔ اس کی آنکھوں سے گہری تشویش کا اظہار ہو رہا تھا۔ سچ مچ ایسا ہی معلوم ہوتا تھا جیسے کروچی سے شادی کے معاملے میں اس کا رویہ سنجیدگی پر مبنی رہا ہو۔

"باس تم نے اُس سے اس کے بارے میں نہیں پوچھا۔" جوزف نے آہستہ سے کہا۔

"تجھے اپنی بوتل کی پڑی ہے۔ یہاں ایک بار پھر مستقبل تاریک ہو گیا اگر کروچی نے شادی سے انکار کر دیا تو کیا ہو گا۔"

"تم تو خود ہی انڈوں کی وجہ سے..."

"بس بس۔" عمران ہاتھ اٹھا کر غصیلے لہجے میں بولا۔ "وہ وقتی بات تھی۔ روزانہ ڈیڑھ ہزار انڈے دے گی تب بھی مجھے پروا نہ ہو گی۔"

"اپنی بات خود ہی جانو باس۔"

میڈلینا پھر واپس آ گئی اور عمران سے بولی۔ "صرف تم چلو اور اس سے بات کر لو۔"

"چلو۔" عمران اٹھتا ہوا بولا۔

"ٹھہرو باس!" جوزف بھی اٹھتا ہوا بولا۔ "میں تمہیں تنہا... نہیں جانے دوں گا۔"

"بیٹھا رہ... چپ چاپ۔" عمران ہاتھ ہلا کر بولا اور میڈلینا کے

ساتھ چل پڑا۔ وہ اُسے ایک ایسے کمرے میں لائی جسے... ایک جالی دار پارٹیشن کے ذریعے دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ دوسری طرف کروچی دکھائی دی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ عمران جالی تھام کر اُسے بغور دیکھنے لگا۔

میڈلینا نے کروچی کو آواز دی۔ اُس نے آنکھیں کھول کر اُن کی طرف دیکھا اور پلکیں جھکا لیں۔ "کروچی! یہ تمہارا جواب سننا چاہتا ہے۔"

"میں شادی نہیں کروں گی۔" کروچی نے کہا اور پھر آنکھیں... بند کر لیں۔

"میں تمہیں انڈے دینے سے نہیں روکوں گا۔ سال میں تین سو بھی دے سکتی ہو۔" عمران گھگھیایا۔

"میں شادی نہیں کروں گی۔" وہ آنکھیں کھولے بغیر بولی اور پھر اچانک ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں تحلیل ہو گئی۔

"یہ کیا ہوا...؟" عمران اچھل پڑا۔

"ٹرانسمٹ ہو گئی۔" میڈلینا بولی۔

"مجھے بھی ٹرانسمٹ کر کے اس کے تعاقب میں روانہ کر دو۔"

"تم تراچا نہیں جا سکتے۔"

"تراچا ہے کہاں کہ میں چلا جاؤں گا۔" عمران بائیں آنکھ دبا کر بولا۔

"کیا مطلب...؟"

"مطلب صرف اُسی کو بتاؤں گا جس نے یہ چکر چلایا ہے۔"

"کس نے یہ چکر چلایا ہے؟"

"تمہارا دل رکھنے کو میں نے یہ بات کہی ہے، ورنہ تم اچھی طرح جانتی ہو۔"

"میرے پاس فضول باتوں کے لیے وقت نہیں ہے۔" اس نے کہا اور اُس دروازے کی طرف بڑھ گئی جس سے داخل ہوئی تھی۔ اس نے عمران سے چلنے کے لیے نہیں کہا تھا۔ عمران وہیں کھڑا پُرتفکر نظروں سے اس جگہ کو دیکھتا رہا جہاں کروچی غبار بن کر فضا میں تحلیل ہو گئی تھی۔ اچانک وہ قدموں کی چاپ سن کر چونکا اور آواز کی سمت مڑ گیا۔ پھر اُس کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا تھا اور جسے دیکھ کر وہ چونکا تھا، شاید وہ بھی ایسے ہی ذہنی جھٹکے سے دوچار ہوا تھا۔

"آپ... یعنی کہ... آپ..." نووارد ہکلایا۔

"تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم زندہ ہو۔" عمران طویل سانس لے کر بولا۔

"لل... لیکن... مریخ پر آپ کا کیا کام ہے...؟"

"تیل لینے آیا ہوں۔"

"سوال تو یہ ہے کہ میں، آپ سے معانقہ کروں یا...؟"

"یار یہاں تو اتنی خوفناک اردو نہ بولو۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں خوشی کے مارے کیا کر ڈالوں۔ کیا آپ تنہا ہیں؟"

"نہیں، جوزف بھی ہے۔"

"گڈ... کم از کم، اس سے تو بے ساختہ لپٹ ہی جاؤں گا..."

"اور وہ بھوت بھوت چلاتا ہوا بھاگ کھڑا ہو گا کیونکہ تمہارے بارے میں یہ تصور کر لیا گیا تھا کہ تم، افریقہ والی مہم میں کام آئے ہو۔"

"میں، اب بھی ایک یونٹ کا گورنر ہوں، جناب!"

"تب پھر مجھے، جناب کہہ کر شرمندہ مت کیجیے، یور ایکسی لینسی۔" عمران نے بڑے ادب سے کہا۔

"بہت بہتر یور میجسٹی!"

"کیا تمہیں، مریخ کا بھی گورنر بنا دیا گیا ہے؟"

"میں بڑی دشواری میں پڑ گیا ہوں مجھے، یہاں اس لیے بھیجا گیا ہے کہ میں مریخ کی ایک لڑکی سے عشق کروں۔"

"مجھ سے پوچھیے کہ میں دیوانگی کی کس منزل میں ہوں۔ وہ لڑکی نہیں بلکہ ایک مکڑی ہے۔"

"سمجھ گیا۔ دھڑ مکڑی کا اور سر لڑکی کا۔ واہ کیا لکڑی بنائی ہے۔"

"وہ ایک ملک کی شہزادی ہے اور اُن کے قبضے میں آ گئی ہے۔"

"کروچی کا ذکر تو نہیں کر رہے ہو۔"

"وہی، وہی!" نووارد اچھل پڑا۔

"وہ تو گئی۔ تراچا ٹرانسمٹ کر دی گئی۔ وہیں کی شہزادی تھی نا؟"

"خدا کی پناہ! آپ تو بہت کچھ جانتے ہیں۔"

"چلو...!" عمران، اس کا بازو پکڑ کر بولا۔ "جوزف سے بھی مل لو۔"

وہ دونوں اسی کمرے میں آئے جہاں جوزف، دوسرے ہمسفروں کے ساتھ عمران کا منتظر تھا۔ جیسے ہی جوزف کی نظر نووارد پر پڑی، بھونچکا رہ گیا۔ پھر اس طرح آنکھیں مل مل کر دیکھنے لگا، جیسے کسی خواب کے حقیقت ہونے کی تصدیق کر رہا ہو۔ پھر جانی جیمسن کہتا ہوا جھپٹا اور اس سے بغلگیر ہو گیا۔ دونوں ایک دوسرے کو بھینچ بھینچ کر حلق سے بے ہنگم آوازیں نکالتے رہے۔

"بس!" عمران غرایا۔ "میری پسلیاں دکھنے لگی ہیں۔" دونوں دانت نکالتے ہوئے ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔

"آپ تو کہہ رہے تھے کہ مجھے دیکھ کر بھوت بھوت چلاتا ہوا بھاگ کھڑا ہو گا۔" جیمسن نے کہا۔

"یہاں شراب نہیں ملی، اس لیے سنکا ہوا ہے۔"

"یہ کون ہے؟" فرینکلن نے پوچھا۔

"زیرو لینڈ کے ایک یونٹ کا گورنر، جیمبو شرمپ ہے۔"

"آپ لوگ کون ہیں، یور میجسٹی؟" جیمسن نے پوچھا۔ عمران نے چاروں کا تعارف کرایا۔

"اس نے تمھیں یور میجسٹی کہا تھا" سرٹامس نے آہستہ سے کہا۔

"لہٰذا تم مجھے زیرولینڈ کا بادشاہ سمجھ سکتے ہو۔" عمران اکڑ کر بولا۔

"مذاق مت کرو۔ بتاؤ کیا بات ہے۔"

"یہ میرا ساتھی ہے۔ بہت عرصے سے اِن لوگوں کے چنگل میں پھنسا ہُوا ہے۔ ہم سمجھتے تھے شاید مارا گیا۔ اُنھوں نے اس کو اپنے ایک یونٹ کا گورنر بنا دیا ہے۔"

"یہ یونٹ کہاں ہے؟" کارلوف نے سوال کیا۔

"جیسکا میں... زمین پر۔" جیمسن نے جواب دیا۔ دفعتاً... میڈیلینا پھر دکھائی دی اور جیمسن پر نظر پڑتے ہی ٹھٹک گئی۔

"تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہے ہو؟" وہ بالآخر بولی۔

"جیسکا یونٹ کا گورنر ہوں۔"

"میں معافی چاہتی ہوں، یور ایکسی لینسی! کیا آپ ابھی آئے ہیں؟"

"میں کئی ہفتوں سے یہاں مقیم ہُوں۔"

"لیکن یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"ہماری پرانی شناسائی ہے۔" اس نے جوزف اور عمران کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"تو پھر انھیں اپنی قیام گاہ پر لے جائیے۔"

جیمسن نے ان چاروں کی طرف دیکھا اور میڈیلینا جلدی سے بولی۔ "صرف وہی آپ کے ساتھ جا سکیں گے جنھیں، آپ ذاتی طور پر جانتے ہیں۔" عمران نے لاپرواہی ظاہر کرنے کے لیے شانوں کو جنبش دی اور جوزف سے بولا۔

"یہ محترمہ مریخ پر پہنچ کر شوہر کو تو بھول ہی گئی ہیں۔"

"تم سے مطلب۔" وہ جھلا کر بولی۔

"کیا تم، اس بے چارے کو معاف نہیں کر سکتیں؟"

"تمھیں، اس سے ہمدردی ہے۔"

"مجھے ہر اُس شخص سے ہمدردی ہے، جس کی بیوی، جوڈو اور کراٹے کی بھی ماہر ہو۔" وہ ہنس پڑی اور پھر بولی۔ "میں، اُسے معاف کر سکتی ہُوں، بشرطیکہ تم، میری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ۔"

"ہاتھ ضرور بڑھا سکتا ہوں لیکن اس کی ضمانت نہیں دے سکتا کہ وہ دوستی ہی کا ہوگا۔"

"بہتر ہے، یور ایکسی لینسی!" وہ جیمسن کی طرف دیکھ کر بولی۔ "آپ اپنے شناساؤں کو یہاں سے لے جا سکتے ہیں۔"

کئی راہداریوں سے گزرتے ہُوئے وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہُوئے اور جوزف نے مضطربانہ انداز میں چاروں طرف دیکھتے ہُوئے جیمسن سے پوچھا۔ "کیا یہاں ملتی ہے؟"

"وہ کہاں نہیں ملتی اور مریخ میں تو ایسی ملتی ہے کہ تم ناچ کر رہ جاؤ گے۔"

"کب ملے گی؟" جوزف نے بے تابی سے پوچھا اور ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگا۔

"وہ سامنے جو سوئچ بورڈ ہے، اس پر زرد رنگ کا بٹن دبا دو، حاصل ہو جائے گی۔"

جوزف تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ عمران نے کہا۔ "ابے ذرا سنبھل کر، کہیں عورت نہ نکل پڑے۔"

جوزف رُک گیا لیکن جیمسن سر ہلا کر بولا۔ "بے فکری سے دباؤ۔"

جوزف نے تعمیل کی تھی لیکن دوسرے ہی لمحے وہ اچھل پڑا کیونکہ دیوار سے برآمد ہونے والے بورڈ پر سیب کی شکل کا ایک بڑا سا پھل رکھا ہُوا تھا۔

"یہ... یہ کیا ہے؟" وہ ہکلایا۔

"تمھاری مطلوبہ شے یہاں اِس شکل میں ملتی ہے۔ یہی یہاں کی بوتل ہے۔ اس میں کسی چیز سے سوراخ کرو اور پی جاؤ۔"

"کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوگی۔" جوزف نے خوف زدہ لہجے میں پوچھا۔

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" لیکن جوزف کے اُٹھانے سے پہلے عمران نے اُسے اُٹھا کر ہاتھوں میں تولا تھا۔ یقیناً اس میں کوئی سیال شے بھری ہوئی تھی پھر اُسے، جوزف کو تھما کر جیمسن کی طرف مُڑا اور آہستہ سے پوچھا۔

"تو ہم مریخ پر ہیں۔"

"یس، یور میجسٹی! اور یہاں پہنچ کر یہ راز کُھلا کہ زمین سے یہ سیارہ رنگ بدلتا ہُوا سا کیوں محسوس ہوتا ہے۔ یہاں اس علاقے پر سبز رنگ کی دُھند چھائی ہُوئی ہے۔ اسی طرح اس کے مختلف حصوں پر مختلف رنگوں کی دُھند چھائی رہتی ہے۔"

"کیا تم نے اِس کے علاوہ مریخ کے کوئی اور حصہ بھی دیکھا ہے؟"

"نہیں، لیکن یہ لوگ دیکھ چکے ہیں۔"

"بہرحال، تم مجھے سُنی سُنائی ہوئی باتیں بتاؤ گے۔"

"ظاہر ہے، اس عمارت کے آس پاس ہی رہا ہوں۔"

"کروچی کے علاوہ اسی قسم کی کوئی اور مخلوق بھی نظر سے گزری ہے یا نہیں؟"

"جی نہیں، ابھی تک صرف اسی سے سابقہ پڑا ہے۔"

"بہرحال، تمھیں یقین ہے کہ تم مریخ پر ہو۔"

"حالات کے تحت میں ایسا سمجھنے پر مجبور ہوں۔" جیمسن نے کہا۔ "مجھ سے کہا گیا تھا کہ اگر کروچی نے تمھیں قبول کر لیا تو تم، ہمارے لیے تراپایس میں جگہ حاصل کر سکو گے۔"

محشر بدایونی

کاٹ کر سر کیا مل گیا شہر سے
کٹ گئے خود ہی اک سرپھری لہر سے
اس کی سچائیاں تو نہیں مر گئیں
ایک سقراط اگر مر گیا زہر سے

"جہنم میں جھونکو، تراپا اور کروچی کو... یہ بتاؤ کہ تریپسا کہاں ہے؟"

"خدا جانے... کوئی بھی نہیں جانتا۔"

"تو اب کیا ارادہ ہے۔ یہاں گورنری کرو گے یا گھر چل کر خاک پھانکو گے۔"

"یہاں بھی مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے۔" جیمسن نے لاپرواہی سے کہا۔ "اور آپ، لوگ تو مجھے مُردہ سمجھ ہی چکے تھے۔ ویسے میں آپ کے لیے بھی یہی بہتر سمجھوں گا کہ آپ واپس نہ جائیے۔"

"مجھے تو جانا ہی پڑے گا کیونکہ میں، سلیمان کو تین مُرغیوں کے دام دے آیا تھا۔ اکیلے ہی چٹ کر جائے گا۔"

"آپ شاید سنجیدہ نہیں ہیں، یور میجسٹی!"

"میں بالکل سنجیدہ ہُوں، یور ایکسی لینسی!"

"مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ ایک دن اپنا مقصد حاصل کر لیں گے۔ بڑی طاقتوں کے نمائندے ابھی تک چاند سے آگے نہیں بڑھ سکے ہیں لیکن ان لوگوں کی پہنچ مریخ تک ہو گئی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم جب چاہیں پوری دُنیا پر قابض ہو سکتے ہیں لیکن اس طرح زمین کی دو تہائی آبادی موت سے ہمکنار ہو جائے گی لہٰذا اب صرف اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ بڑی طاقتوں کو مرعوب کر کے کام نکالا جائے۔"

"تمھیں یہ سب کیسے معلوم ہوا؟"

"میں ایک یونٹ کا فرمانروا ہُوں۔"

"میں بچپن میں فرمانروا کو فرما... نروا پڑھا کرتا تھا۔" عمران، جھونک میں بولا۔

"گویا آپ میری باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے ہیں۔"

"سُنو، جیمسو جھینگے! ہماری برین واشنگ زمین پر بھی ہو سکتی تھی۔ اس کے لیے مریخ پر کیوں بھیجے گئے ہیں۔"

"وہی لوگ جانیں۔ میں کیا عرض کر سکتا ہُوں۔"

"اچھا تو کیا تم، اس لڑکی سے شادی کر لیتے۔"

"انسانیت کی فلاح کے لیے میں بکری سے بھی شادی کر سکتا ہوں۔"

"پتا لگا دیا ہے، مردوں نے۔"

"جی میں نہیں سمجھا۔"

"بھلا تم، یہاں میں قائم ہونے والے اسٹیشن سے انسانیت کی فلاح کا کیا تعلق۔ انسانیت زمین پر پائی جاتی ہے اور اسٹیشن مریخ پر تعمیر ہو رہا ہے۔"

"یہیں بیٹھ کر تو بڑی طاقتوں کو مرعوب کیا جا سکے گا۔"

"فرض کرو، وہ مرعوب ہو گئیں..."

"ظاہر ہے کہ مرعوب ہونے کا [illegible] ہم سے متفق ہونا پڑے گا۔"

"کس بات پر...؟"

"اسی پر کہ ساری دُنیا میں صرف ایک نظامِ حیات رائج کیا جائے گا اگر ایسا ہُوا تو دُنیا جنت بن جائے گی۔ سارے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔"

"سارے جھگڑے تو آدھی تولہ افیون بھی ختم کر سکتی ہے۔ مریخ پر دوڑ آنے کی کیا ضرورت تھی۔"

"آپ میرا نقطۂ نظر سمجھ نہیں رہے۔"

"بہت پکا کر دیا ہے۔" عمران مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر بولا اتنے میں جوزف کی آواز سُنائی دی۔

"میں تو اب واپس نہیں جاؤں گا۔ ہائے کیا چیز ہے... پپ... پورے پچیس سال بعد نشہ ہُوا ہے۔" اُس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ دونوں ہاتھ پھیلائے آہستہ آہستہ ناچ رہا تھا۔

"یہ کیا پلوا دیا ہے، تم نے؟" عمران آنکھیں نکال کر غرایا۔

"میں نے خود آج تک چکھی بھی نہیں۔"

"اب اگر یہ مریخ ہی پر رہ گیا تو میں، تم سے سمجھ لوں گا۔" عمران اُسے گھونسا دکھا کر بولا۔

●

عمران موضوعِ بحث تھا اور چاروں ایک دوسرے پر غرا رہے تھے۔ کارلوف کہہ رہا تھا کہ میں نے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ وہ انھی میں سے ہے۔ ورنہ اچانک کسی شناسا کا مل جانا کیا معنی رکھتا ہے ہمیں تو ہمارا کوئی شناسا نہیں ملا۔"

"سوال تو یہ ہے کہ اس سے ہمارا کیا بگڑا ہے؟" سرٹامس بولا۔

"ظاہر ہے۔" ژول رومے نے اُس کی ہمنوائی کی۔

"بہت کچھ بگڑا ہے۔" فرینکلن بولا۔ "میں ثابت کر سکتا ہوں۔ اُس نے ہمیں اپنی باتوں میں اُلجھا کر ذہنی طور پر معطل کر دیا تھا۔ میں، عورت والے بٹن کے بارے میں کیا جانتا، اگر اُسی نے مجھے نہ بتایا ہوتا۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو، مسٹر فرینکلن!"

"تم نے دیکھا۔" ژول رومے، سرٹامس سے بولا۔ "دونوں... مخالف کیمپ کس طرح متفق ہو گئے ہیں۔"

"ہوسکتا ہے، دونوں گُنے کوئی خفیہ معاہدہ بھی کر رکھا ہو۔" سر ٹامس نے سر ہلا کر کہا۔

"بعض معاملات میں اس کا امکان ہے۔" شول روے ہنس کر بولا: "مثلاً اسرائیل کا معاملہ...؟"

"اگر کسی نے اسرائیل کا نام لیا تو میں، اُس کا سر توڑ دوں گا۔" فرینکلن اُٹھتا ہُوا بولا۔

"یہ کیا شور مچا رکھا ہے، تم نے؟" دفعتاً میڈیلینا کی گرج... سنائی دی اور فرینکلن سہم کر بیٹھ گیا۔

"پھر تم ہی بتاؤ کہ یہ سب کیا ہے؟" شول روے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا معلوم کرنا چاہتے ہو؟"

"ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے؟"

"مرعوب کرنے کے لیے۔"

"کِک... کیا... مطلب؟" کارلوف اُسے گھورتا ہُوا بولا۔

"غالباً تم اچھی طرح سمجھ گئے ہو گے کہ کن لوگوں سے تمھارا سابقہ پڑا ہے۔"

"ہم نہیں جانتے۔"

"بس تو صاف صاف سُنو کہ تم زیرولینڈ کے مہمان ہو۔"

"لیکن کیوں...؟"

"تاکہ ہماری طاقت کا صحیح اندازہ لگا سکو۔"

"سوال تو یہ ہے کہ اس سے کیا ہوگا؟"

"اس سے یہ ہوگا کہ تم اپنی اپنی حکومتوں کو بتا سکو گے کہ ہم کتنے طاقت ور ہیں۔"

"اچھا تو پھر...؟"

"تو پھر یہ کہ ہم ساری دُنیا پر اپنا کنٹرول چاہتے ہیں اور تم سبھوں کو اس پر متفق ہونا ہی پڑے گا۔ ہم یہاں مریخ پر بیٹھ کر تمھیں سبق... دے سکتے ہیں۔"

"بھلا وہ کس طرح...؟" سر ٹامس نے پوچھا۔

"نہایت آسانی سے ہم یہاں سے زمین کے موسموں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ مثلاً مسٹر فرینکلن کیا کیپ کینیڈی پر برف باری بھی ممکن ہے؟"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ تاریخ اور جغرافیائی حالات شاہد ہیں کہ ایسا کبھی نہیں ہُوا۔ ہو ہی نہیں سکتا۔"

"عنقریب کیپ کینیڈی پر اتنی شدید برف باری ہوگی کہ تم لوگ خلابازی بھول جاؤ گے۔ جب کوئی راکٹ وہاں سے اُڑانا چاہو گے تمھیں شدید برف باری کا سامنا کرنا پڑے گا اور ساری دُنیا ایک ٹھنڈے سُورج کی کہانی سُنے گی۔"

"اور سائبیریا کے برفستان کو ریت کا صحرا بنا دو گے؟" کارلوف نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"فی الحال، ایسا کوئی پروجیکٹ زیرِ غور نہیں ہے۔" میڈیلینا سنجیدگی سے بولی۔ "لیکن یہ ممکن ہے کہ قطبِ شمالی کی برف پگھل پگھل کر تمھارے ملک کے بیشتر حصّے کو سمندر بنا دے۔" کارلوف نے مضحکہ اُڑانے کے انداز میں قہقہہ لگایا تھا۔

"ابھی بات ہے تم بھی دیکھ لو گے۔" میڈیلینا نے اُسے قہر آلود نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ٹی تھری بی ہو؟" سر ٹامس نے پوچھا۔

"نہیں...!" میڈیلینا کے لہجے میں حیرت تھی۔ "میں کیا حیثیت رکھتی ہوں۔ ٹی تھری بی، تم جیسے تو کیا تمھارے سربراہوں سے... بھی ہم کلام ہونا پسند نہیں کرتی۔ تم کیا سمجھتے ہو؟ میں اس کی ایک ادنیٰ خادمہ ہوں۔"

"ہم صرف اسی سے بات کریں گے۔" کارلوف نے کہا۔

"تم کیا بات کرو گے؟ بات نہیں کرنی ہے... مگر نہیں، بات بھی نہیں کرنی۔ تم اپنی آنکھوں سے ہماری قوت دیکھو گے اور خود فیصلہ کرو گے کہ تمھیں واپس جا کر کیا کرنا ہے۔"

"اور ہم... میرا کیا ہوگا؟" فرینکلن ہکلایا اور میڈیلینا ہنس پڑی پھر سنجیدگی اختیار کر کے بولی۔

"وہ تو محض مذاق تھا۔ تمھیں زندہ دل قوم ہونے کا دعویٰ ہے۔ میں نے سوچا، تھوڑی سی دلچسپی ہی رہی۔"

"تو یہ عمران بھی تمھارا ہی آدمی ہے؟" کارلوف نے پوچھا۔

"ہرگز نہیں۔ اُسے ایک دوسرے سلسلے میں گھیرا گیا ہے۔"

"تو پھر یہاں، اس کے کسی شناسا کی موجودگی کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟"

"وہ شخص پہلے کبھی عمران کے لیے کام کرتا تھا۔ اب ہمارے لیے کام کرتا ہے۔ ہم خون بہت کم بہاتے ہیں۔ ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ دشمن کو اپنا ہم خیال بنائیں۔"

"ہمارے متعلق کیا خیال ہے؟" شول روے نے سوال کیا۔

"ہم تمھیں کسی بات پر مجبور نہیں کریں گے۔ بس ہماری قوت کا اندازہ لگاؤ اور اپنی اپنی حکومتوں کو اپنے خیال سے آگاہ کر دو۔"

"تو ہم واپس بھیج دیے جائیں گے...؟"

"ہاں، تمھارے ساتھ یہی ہوگا۔"

"تم نے اچھی خبر سُنائی۔"

"تم ہمیں، اپنا دشمن نہیں پاؤ گے۔"

"لیکن یقین کرو کہ ابھی تک یہاں ہماری موجودگی کا مقصد واضح نہیں ہُوا ہے۔" کارلوف نے اُسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھتے

ہوئے کہا۔

"بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہم تمھیں اپنا ہم خیال بنائیں۔"

"کس معاملے میں...؟"

"واحد عالمی نظام قائم کرنے کے سلسلے میں۔"

"ہماری بھی یہی کوشش ہے کہ ساری دُنیا سُرخ ہو جائے۔ ہمارا بھی یہی مقصد ہے لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ چند افراد ساری دُنیا کے وسائلِ حیات پر قابض ہو جائیں۔"

میڈیلینا نے فرینکلن کی طرف اشارہ کر کے کہا: "لیکن وہ تم سے متفق نہیں ہو سکتا۔"

"ہم کوئی بندھا ٹکا نظام سرے سے چاہتے ہی نہیں۔" فرینکلن بولا۔ "ہر ایک کو اپنے حالات کے مطابق زندگی گزارنے کا حق ملنا چاہیے۔"

"لیکن ہم دُنیا کو ایک ایسا نظام دینا چاہتے ہیں جس پر سب متفق ہو جائیں۔" میڈیلینا بولی۔

"یہ خواہش دیوانے کے خواب سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔" فرینکلن بولا۔

"ہم اس خواب کو حقیقت بنائیں گے۔" میڈیلینا نے سخت لہجے میں کہا۔

"تمھارا مقصد صرف بڑی طاقتوں کو بلیک میل کرنا ہے۔" سر ٹامس نے کہا۔ "اور اس کے لیے تم سب کچھ کر گزرتے ہو۔"

"کبھی کبھی اس کی ضرورت بھی پیش آتی ہے۔ لیکن ہمیشہ نہیں۔"

"بہرحال، جتنی جلد ہماری واپسی ہو سکے، ہو جانی چاہیے۔ ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی اہمیت ہی کھو بیٹھیں۔" کارلوف بولا۔

"مریخ کا موسم ٹرانسمیشن کے لیے جیسے ہی سازگار ہوگا تم واپس بھیج دیے جاؤ گے۔" میڈیلینا نے کہا۔ "کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ مسٹر فرینکلن کیپ کینیڈی کی برف باری اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔" پھر میڈیلینا وہاں نہیں رُکی تھی۔ اس کے بعد وہ عمارت کے اُس حصّے میں پہنچی تھی... جہاں جیمسن مقیم تھا۔ دروازے پر دستک دی... سلائیڈنگ ڈور اپنی جگہ سے کھسک گیا اور وہ کمرے میں داخل ہوئی۔

جوزف ایک طرف پڑا خراٹے لے رہا تھا۔ عمران اور جیمسن بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ "تم ہمارے لیے بہت دنوں سے دردِ سر بنے ہوئے ہو۔" میڈیلینا نے عمران کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہا۔

"تم لوگ اگر میرے مُلک کا رُخ نہ کرو تو شاید میرے کان پر جُوں بھی نہ رینگے۔"

"میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ تم اس کے باوجود بھی زندہ ہو۔"

"تو اب مار ڈالو۔" عمران بائیں آنکھ دبا کر بولا۔ "لیکن اس کے لیے تمھیں اپنے پورے جسم کی سیاہی صاف کرنی پڑے گی۔"

"کیا مطلب...؟"

"میرا خیال ہے کہ جتنا میں تمھیں پہچانتا ہوں اور کوئی نہیں... پہچان سکتا۔"

"اس لیے اب یہی مناسب ہوگا کہ تمھارا کام کر دیا جائے۔" میڈیلینا نے کہا اور واپسی کے لیے مُڑ گئی۔

"ٹھہرو!" عمران ہاتھ اُٹھا کر بولا۔ "میں کئی بار تمھارے آدمیوں کو یقین دلا چکا ہوں کہ بادل دے سوف کا نیگیٹو ضائع ہو چکا ہے۔"

"میں، اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔"

"لیکن مجھے وان بروف کی تلاش ہے اور میں اُسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

"تم اب اُس کی ہوا کو بھی نہیں پہنچ سکتے کیونکہ اُس کا تبادلہ دوسرے یونٹ میں کر دیا گیا ہے اور اُس کی جگہ کسی اور نے لے لی ہے۔" اُس کے بعد میڈیلینا باہر چلی گئی تھی اور سلائیڈنگ ڈور پھر سرک کر اپنی جگہ پر آگیا تھا۔

"کیا وہ ٹی تھری بی تھی؟" جیمسن نے مضطربانہ انداز میں پوچھا۔

"تم اپنی گورنری سے سروکار رکھو جیمسن، ان معاملات میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"او۔ کے یور میجسٹی!"

"گورنری سے ریٹائرمنٹ لینے کے بعد پھر میرے پاس آ جانا، اُس وقت تک میں کئی پولٹری فارم کھول چکا ہوں گا۔ یہاں سے دو چار فیلیاں اور نولے پکڑ لے جاؤں گا۔"

"میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ مریخ پر بھی سنجیدہ نہیں ہو سکے۔"

"مجھے اس مردود کی فکر ستا رہی ہے۔" عمران جوزف کی طرف ہاتھ اُٹھا کر بولا۔ "کبھی اس طرح بے حال نہیں ہُوا۔"

"میں نے خود کبھی اسے نشے میں نہیں دیکھا۔ اگر مریخ کی شراب ایسی ہی ہوتی ہے تو یہ مکڑیاں پی کر خوب ناچتی ہوں گی۔"

"تم نے نہیں چکھی؟"

"آپ سے جو عہد کیا تھا، اس پر اب تک قائم ہوں۔"

"خوشی ہوئی لیکن اب تم میرے کس کام کے؟"

"میں ایک قیدی ہوں، یور میجسٹی! ایک سرکاری کام کے سلسلے میں اس حال کو پہنچا تھا۔ اس لیے میری نوکری برقرار ہونی چاہیے۔"

"تم گورنر ہو اور میں جوتیاں چٹخاتا پھر رہا ہوں۔"

"میں گورنر ہوں۔" وہ طویل سانس لے کر بولا۔ "لیکن اُن حدود سے نہیں نکل سکتا جو میرے لیے قائم کر دی گئی ہیں۔"

"ہر جگہ کا یہی دستور ہے۔ ہمارے یہاں کا گورنر بھی سڑک کے کنارے کسی ٹھیلے کے قریب کھڑا ہو کر آلو چھولے نہیں کھا سکتا۔"

"یہ بات نہیں ہے۔"

"پھر کیا بات ہے؟"

"الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے لیکن قیدی ہونے کا احساس ہر حال میں برقرار رہتا ہے۔"

"میں چند الفاظ میں تمہارے احساسات کی ترجمانی کر سکتا ہوں۔ تم یہی کہنا چاہتے ہو نا کہ فطری تقاضوں کے مطابق زندگی بسر نہیں ہو گی۔"

"اوہ، بالکل بالکل، یہی احساس ذہن سے چپٹا ہوا ہے۔"

"اور اس احساس کی وجہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے تمہیں... زندگی کے کسی خاص ڈھرے پر ڈالا گیا ہے۔"

"یہی... بالکل یہی بات ہے۔"

"اس لیے کسی خاص عالمی نظام کی بات محض تصور ہے۔ اس کے خواب صدیوں سے دیکھے جا رہے ہیں لیکن ایسا کبھی نہ ہو سکا۔"

"ختم بھی کیجیے۔ وہ آپ کو دھمکی دے کر گئی ہے۔"

"تو پھر...؟"

"کچھ سوچیے... آپ اس بار پوری طرح ان لوگوں کے قبضے میں ہیں۔"

"میں جانتا ہوں۔"

"اور اتنے مطمئن نظر آ رہے ہیں۔"

"کیا بے اطمینانی اس سلسلے میں میری کوئی مدد کر سکے گی؟"

"بڑا عجیب سوال ہے۔"

"بس ہمیشہ سامنے نظر رکھا کرو۔ کیا ہوگا... یہ کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ بھی ہوگا... اس سے بچ نکلوں گا یا نہ بچ سکوں گا۔ ان کے علاوہ کوئی تیسری صورت نہیں ہے۔ اس لیے تشویش یا اضطراب میں پڑنے سے کیا فائدہ..."

"آپ کا بھی جواب نہیں ہے۔"

"آدمیوں کے اس جنگل میں ایسا ہی رویہ رکھنے والے بہتر زندگی گزار سکتے ہیں۔ ورنہ پھر وہ زندگی نہیں ہوتی، خدشات کا ایک ڈھیر ہوتی ہے۔"

دروازے پر پھر کسی نے دستک دی اور جیمسن نے ریموٹ کنٹرول سے دروازہ کھول دیا۔ میڈیلینا دروازے کے سامنے کھڑی نظر آئی۔ وہ عمران کو کمرے سے باہر آنے کا اشارہ کر رہی تھی۔ عمران اٹھ گیا۔

"ہوشیار، یور ہائی نس!" جیمسن آہستہ سے بولا... اور عمران نے اس طرح ہاتھ ہلایا جیسے کان پر بیٹھی ہوئی مکھی اڑائی ہو۔

"فرمایئے...؟" میڈیلینا کے قریب پہنچ کر بولا۔

"میں تم سے تنہائی میں گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔"

"اس کے لیے تمہیں یہ میک اپ اتارنا پڑے گا۔ عرصے سے تمہاری اصلی شکل دیکھنے کو ترس رہا ہوں۔"

"میرا خیال ہے کہ اب تمہیں زندگی بھر میری یہی شکل دیکھنی..."

"کچھ بھی ہو، تمہیں یہ میک اپ اتارنا پڑے گا۔"

"فی الحال، میں ایسا نہیں کر سکتی۔ چلو میرے ساتھ۔"

"چلنے کو میں تیار ہوں لیکن کوفت میں مبتلا رہوں گا۔"

"میرے لیے...؟"

"کیا حرج ہے۔"

"مکاری کی باتیں نہ کرو۔ تمہارے سینے میں شاید پلاسٹک کا دل ہے۔"

"جی ہاں، سر سے۔" عمران اس کے ساتھ چلتا ہوا بولا۔ ایک طویل راہداری طے کر کے وہ عمارت سے باہر نکل آئے تھے۔ فضا پر مسلط سبز دھند کچھ اور گہری ہو گئی تھی۔

"کیا یہ دھند ہمیشہ اسی طرح چھائی رہتی ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"نہیں رات میں غائب ہو جاتی ہے اور تاروں بھرا آسمان بھی صاف نظر آتا ہے۔"

"اس مریخ کی تیاری میں کتنا عرصہ لگا تھا۔"

"ہم، مریخ پر پہنچ چکے ہیں، عمران! اسے مذاق نہ سمجھو۔"

"تم مریخ پر پہنچی ہو یا نہ پہنچی ہو، مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں لیکن تمہاری، وہ آبدوز یقیناً ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے۔"

"ہم جس وقت بھی چاہیں، بڑی طاقتوں کو چیلنج کر سکتے ہیں...

لیکن میں خون خرابہ نہیں چاہتی۔ اس کا اندازہ تم اس بات سے لگا سکتے ہو کہ جیمسن بھی زندہ ہے اور تم بھی زندہ ہو... حالانکہ تم نے زیرولینڈ کو بہت بڑے بڑے نقصان پہنچائے ہیں۔ بہرحال، میں پر امید ہوں کہ کبھی نہ کبھی تم بھی ہمارے ساتھ ہو گے۔ ہمارا کاز ایسا ہی ہے۔"

"اگر تم، میرے ملک کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنانا چھوڑ دو تو میں کبھی آنکھ اٹھا کر بھی تمہاری طرف نہ دیکھوں۔"

"یہ ناممکن ہے۔ ہم ساری دنیا کو اپنا وطن سمجھتے ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی ملک ایسا نہیں ہے جس میں ہمارا ایک بھی یونٹ قائم نہ ہو۔"

"کیا کارروف کے ملک میں بھی..."

"یقیناً... ورنہ کارروف پر ہاتھ ڈالنا اتنا آسان نہ ہوتا۔"

"تم بڑی طاقتوں سے کیا چاہتی ہو؟"

"فی الحال اتنا ہی کہ ان کے بجٹ میں ہمارا حصہ بھی ہونا چاہیے۔"

"خدا کی پناہ! اب چوری سے ڈکیتی پر اتر آئے ہو، تم لوگ۔"

"اتنے گھٹیا الفاظ استعمال مت کرو۔ یہ ہمارا حق ہے۔"

"کس بنا پر؟"

"ہم بھی زمین ہی پر پیدا ہوئے ہیں، آسمان سے نہیں ٹپکے۔"

"پھر بھی مریخ کا اسکینڈل سمجھ میں نہیں آیا۔"

"تمہیں یقین کیوں نہیں آتا؟"

"جو لوگ مریخ پر پہنچ سکتے ہیں، انہیں 'بادل دے سوف' جیسی حقیر چیزوں کی کیا پروا ہو سکتی ہے۔" میڈیلینا کچھ نہ بولی۔ عمران نے شرارت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "تھریس ڈارلنگ! میں آسانی سے الو نہیں بن سکتا۔ محض تمہارا دل رکھنے کو میں نے مکڑی والے مذاق میں دل کھول کر حصہ لیا تھا۔"

"تم اسے مذاق سمجھتے ہو؟"

"تمہارے لیے ناممکن نہیں ہے، ایسا مذاق۔"

"اب میں تمہیں ان مکڑیوں کی پوری پوری بستیاں دکھاؤں گی۔" میڈیلینا بولی۔

"اگر دکھا سکیں تو ضرور یقین کروں گا ورنہ کردچی صرف ایک روبوٹ تھی جسے لاسلکی نظام سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔"

"بہت زیادہ چالاک بننے کی کوشش نہ کرو۔"

"وہ چاروں بھی احمق نہیں ہیں۔ اچھی طرح سمجھتے ہیں لیکن تم پر ظاہر نہیں کرنا چاہتے کہ وہ سمجھ گئے ہیں۔"

"کیوں نہیں ظاہر کرنا چاہتے؟"

"اس طرح ان کی واپسی خطرے میں پڑ جائے گی۔ وہ تو اپنی مرعوبیت کے اظہار کی انتہا کر دیں گے تاکہ بخیر و خوبی اپنے ٹھکانوں پر پہنچ جائیں۔"

"لیکن... تم...؟"

"ارے، میں تو قلندر ہوں۔ جب تک زندہ ہوں دھمال جاری رہے گا۔ جب مرنا ہوگا، خاموشی سے مر جاؤں گا۔"

"سنو... اب میں جو کچھ کہہ رہی ہوں، اسے سنجیدگی سے سنو۔ ہماری سپریم کونسل تمہیں سزائے موت دے چکی ہے اور میں اسی لیے میک اپ کا سہارا لیتی پھر رہی ہوں کہ کہیں سپریم کونسل نہ پہنچ مجھ تک نہ ہو جائے۔ اگر میں نے توثیق کر دی تو تمہیں دنیا کے کسی بھی گوشے سے تلاش کر کے سزائے موت دے دی جائے گی۔"

"میرا قصور...؟"

"افریقہ والا یونٹ بے حد اہم تھا۔ وہ محض تمہاری وجہ سے ٹوٹ گیا۔"

"تم، سنگ ہی کو کیوں بھول گئیں؟"

"تم، اس کے مددگار تھے۔"

"وہ ہاتھ لگا تھا یا نہیں؟"

"یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا۔"

"سوال تو یہ ہے کہ اگر تم مجھے سزائے موت سے بچائے رکھنا چاہتی ہو تو پھر یہاں میری موجودگی کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟"

"بہت دنوں سے تمہیں دیکھا نہیں تھا۔" وہ ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔

"اور خود سیاہ فام ہو کر میرے سامنے آئی ہو۔"

"تم کبھی آدمی بھی بن سکو گے یا نہیں؟"

"آدمی بننے سے دکھوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے مجھے جانور ہی رہنے دو۔"

"دوسری بات بھی ہے۔ میں تم سے براہ راست 'بادل دے سوف' کے سلسلے میں گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔"

"ضرور کرو۔"

"کیا تم، اس کی تہہ تک پہنچ چکے ہو؟"

"صرف برازیل کی حد تک۔ گدھے کے بچے میں جو کچھ بھی پوشیدہ تھا، مجھ پر واضح نہیں ہو سکا۔"

"میں پھر کہتی ہوں کہ اگر نیگیٹو، تمہاری تحویل میں ہے تو اسے ضائع کر دو۔"

"کیا میں سر کے بل کھڑا ہو کر یقین دلاؤں کہ وہ ضائع ہو چکا ہے؟"

"میں یقین کیے لیتی ہوں۔"

"ویسے مجھے اس پر حیرت ہے کہ مریخ پر پہنچ جانے کے بعد بھی

تم برازیل کے چکر میں پڑی ہُوئی ہو۔"

"تو تمھیں، اس پر یقین آگیا ہے کہ تم مریخ پر ہو۔"

"میں اس پر یقین کر سکتا ہوں لیکن کروچی روبوٹ تھی۔"

وہ کچھ نہ بولی۔ مُڑ کر عمارت کے اُس دروازے کی طرف دیکھنے لگی، جس سے وہ برآمد ہُوئے تھے۔ اُس کی آنکھوں میں تشویش کے آثار بھی تھے اور عمران اُسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اچانک بولا "میرا خیال ہے کہ تم سب بے اعتمادی کی زندگی گزار رہے ہو۔"

"کوئی اور بات کرو۔" وہ آہستہ سے بولی۔ "مریخ ہی کی بات کرتے رہو تو زیادہ بہتر ہے۔ مجھ سے شناسائی کا اظہار بھی نہ ہونے دینا۔"

عمران نے متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں اور سر ہلا کر بولا۔

"کیا پُورے مریخ پر اسی طرح کی سبز دُھند چھائی رہتی ہے؟"

"نہیں، مختلف حصّوں پر مختلف رنگوں کی دُھند چھائی رہتی ہے۔ اسی لیے زمین سے یہ سیّارہ رنگ بدلتا ہُوا سا دکھائی دیتا ہے۔"

"سخت مایوسی ہُوئی۔"

"کیوں... مایوسی کیوں؟"

"زمین سے رنگ بدلنے والے نظّارے سے میں نے اندازہ لگایا تھا کہ یہ کُرہ اسی طرح عالمِ وجُود میں آیا ہوگا جس طرح مہیرے تشکیل پاتے ہیں۔"

"میں نے سُنا ہے کہ تم ایسی ہی اُوٹ پٹانگ باتیں سوچتے اور کرتے رہتے ہو۔" عمران سوچ رہا تھا کہ آخر یک بیک اُس کا رویّہ کیوں بدل گیا ہے اور اس نئی کروٹ کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ تھریسیا بولی۔ "مریخ اتنی آسانی سے تمھاری سمجھ میں نہیں آئے گا۔" اور پھر وہ عمارت کی طرف واپسی کے لیے مُڑی تھی۔ عمران اُس کے ساتھ چلتا رہا۔ عمارت کے اندر پہنچ کر وہ بولی۔ "عمارت سے تنہا نکلنے کی کوشش مت کرنا۔"

"عمارت سے نکل کر جاؤں گا کہاں؟"

"مطلب یہ کہ ہم میں سے کوئی ساتھ نہ ہُوا تو صحیح و سلامت واپس نہ آسکو گے۔"

"میں، مریخ کی رات بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔" عمران نے کہا۔

"میں دکھا دوں گی۔"

● وہ چاروں مریخ پر سوئے تھے لیکن آنکھ کھلی زمین پر۔ اس کا اندازہ یُوں ہُوا تھا کہ وہ کمرہ، اُس کمرے سے مختلف تھا جس میں وہ سوئے تھے اور بستروں پر سوئے تھے لیکن آنکھ فرش پر کُھلی تھی اور اُن کے سروں کے نیچے تکیوں کی بجائے اٹیچی کیس رکھے ہُوئے تھے۔ وہ ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھے۔ چاروں پُورے ملبوسات میں تھے۔ حالانکہ سوئے تھے، کپڑے اُتار کر۔ بہرحال کھڑکی کی طرف جھپٹے۔ باہر دُھوپ پھیلی ہُوئی تھی اور اُن ہی جیسے آدمی سڑک پر چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔ کاریں اور دوسری گاڑیاں آجا رہی تھیں۔ "ہمارا خواب طویل ہوتا جا رہا ہے۔" فرینکلن بڑبڑایا۔

"آخر اب ہم کہاں ہیں؟" سر ٹامس نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"باہر نکلنے پر معلوم ہوگا، اگر نکل سکے۔" ژول روے نے کہا۔

"اور یہ اٹیچی کیس؟" کارلوف نے توجہ دلائی۔

جلدی جلدی اٹیچی کیس کھولے گئے۔ ہر اٹیچی کیس میں اُوپر ہی ایک ایک لفافہ موجود تھا۔ ہر لفافے سے ایک ہی مضمون کی تحریر برآمد ہُوئی۔

> **"زمین پر واپسی مبارک ہو۔ تم برازیل کے شہر کیتو میں ہو اور تمھارے اٹیچی کیس میں تمھارا پاسپورٹ موجود ہے، جس پر تمھاری تصویر ہے لیکن نام فرضی ہے تمھارے اٹیچی کیس میں اتنی رقم بھی موجود ہے کہ تم اپنے ملک واپس جا سکو۔ جاؤ، لیکن اپنی حکومت تک ہمارا پیغام ضرور پہنچا دینا اور ہماری آیندہ ہدایات کے منتظر رہنا۔"**

تحریر پڑھ کر فرینکلن کے مُنہ سے ایک گندی سی گالی نکلی اور وہ اپنے ساتھیوں کی شکلیں دیکھنے لگا۔

"لیکن وہ دونوں کہاں ہیں؟" سر ٹامس بولا "عمران اور جوزف۔"

فرینکلن نے عمران اور جوزف کو بھی نواز کر رکھ دیا لیکن سر ٹامس اُسے غور سے دیکھتا ہُوا بولا۔ "اگر سچ مچ کیپ کینیڈی میں برف باری ہوگئی تو کیا ہوگا؟"

فرینکلن نے زیرو لینڈ کی ایک ماں بھی پیدا کی... اور اُسے ناگفتہ بہ حالات سے گزارتا ہُوا بولا۔ "ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ سب بکواس تھی۔ بدمعاشوں کے اس گروہ کو اب فنا ہی کرنا پڑے گا۔"

"کئی سال سے کوششیں ہو رہی ہیں لیکن وہ آگے ہی بڑھتا جا رہا ہے۔" کارلوف بولا۔

"اب میں اسے دیکھوں گا۔" فرینکلن پیر پٹخ کر بولا۔

"اگر کوئی کالی عورت راہ میں حائل نہ ہوگئی تو۔" ژول روے نے سر ٹامس کو آنکھ مار کر کہا اور فرینکلن صابن کے جھاگ کی طرح بیٹھتا چلا گیا... پھر اسی دن وہ کوشش کر کے کیتو سے نکل لیے۔ ہر ایک اپنے مقام پر پہنچنے کے لیے بے چین تھا۔

فرینکلن اپنے آفس تک دو دن سے پہلے نہ پہنچ سکا۔ اُس کے اُوپر والے اور ماتحت، اُس کی طویل غیر حاضری کا سبب سُن کر خوب ہنسے تھے اور اُن کی متفقہ رائے تھی کہ شاید وہ اب بھی نشے میں ہے۔ "کہیں کسی ڈسٹلری نے اپنی وِھسکی کا نام مریخ تو نہیں رکھ دیا ہے؟" کسی طرف سے آواز آئی اور فرینکلن اُسے پھاڑ کھانے کو دوڑا۔ آخر اُسی کے برابر کے ایک آفیسر نے اُس کا شانہ تھپک کر کہا۔

"تم بہت تھک گئے ہو۔ کچھ دن آرام کر لو۔"

لیکن دوسرے ہی دن کیپ کینیڈی میں ہونے والی برفباری نے دُنیا بھر کے سائنس دانوں کو متحیّر کر دیا۔ پورے علاقے پر پہلے سفید بادلوں کی یلغار ہُوئی تھی... اور پھر ان سفید بادلوں کے پیچھے ایک اور سُورج چمکنے لگا اور یہ سُورج بڑی تیزی سے حرکت بھی کر رہا تھا۔ وہ ان بادلوں کی پُشت پر چکراتا رہا اور برف باری ہوتی رہی... پھر تو فرینکلن کی بن آئی تھی۔ مریخ کا یہ مسافر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا جانے لگا تھا۔ اس کے بعد کسی نامعلوم ریڈیو اسٹیشن سے اُس کے مُلک کے لیے وارننگ نشر ہُوئی اور ساتھ ہی روجر فرینکلن کا بھی حوالہ دیا گیا۔ وارننگ کے مطابق اگر مُلک کے سالانہ بجٹ کے دسویں حصّے کے برابر رقم زیرو لینڈ کو ادا نہ کی گئی تو پھر اُس جگہ کو ناکارہ بنا دیا جائے گا جو دفاعی یا خلائی مقاصد کے حصُول کے لیے مخصوص تھی۔ وہاں برف باری ہوگی، طوفان آئیں گے اور زلزلوں سے تباہی پھیلے گی۔

بارہ گھنٹے کے اندر اندر ساری دُنیا میں ان حیرت انگیز وقوعوں کی بنا پر سنسنی پھیل گئی۔ فرینکلن کو تو کیپ کینیڈی میں برف باری کے بعد ہی ایسی جگہ پہنچا دیا گیا تھا جہاں بہت ہی خاص افراد کی رسائی ممکن تھی اور وہ اپنی زندگی سے بیزار ہو گیا تھا۔ اب وہ کسی بڑے اور ذمّے دار آفیسر کی بجائے صرف گالیاں اُگلنے کی مشین معلوم ہوتا تھا... لہٰذا اُسے ایک ایسے اسپتال پہنچا دیا گیا جہاں دیوانگی کا علاج کیا جاتا تھا۔ بحری، برّی اور فضائی افواج کو چوکس رہنے کا حکم دے دیا گیا تھا لیکن اس برفباری کے علاوہ اور کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔

مریخ کے بقیہ تین مسافر، اس وقت تک خاموش رہے تھے جب تک کیپ کینیڈی میں برف باری نہیں ہُوئی تھی۔ اس کے بعد انھیں بھی زبانیں کھولنی پڑی تھیں۔ کیونکہ فرینکلن نے اپنے بیان میں اُن کے حوالے بھی دیے تھے... پھر چاروں ممالک یکجا ہو گئے۔ اُن کے خلائی ماہرین کی ایک مشترکہ کانفرنس طلب کر لی گئی۔

● تھریسیا کا رویّہ عجیب تھا۔ عمران اُلجھن میں پڑ گیا... اُس نے 'باول دے سوف' کے نیگیٹو سے متعلق نہ صرف اس کے بیان کو صحیح تسلیم کر لیا تھا بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اُس کی مدد کرنا چاہتی ہو... لیکن کیسی مدد؟ ایسے حالات میں اس کے علاوہ اور کیا مدد ہو سکتی تھی کہ وہ اس کے فرار کے لیے آسانیاں پیدا کر دیتی... مگر کیوں؟ تو کیا وہ نہیں چاہتی کہ اُسے کسی قسم کی سزا دی جائے؟ تو پھر اُسے گرفتار ہی کیوں کیا گیا تھا؟ وہ سوچتا رہا۔

جوزف اور جیمسن تاش کھیل رہے تھے۔ پینے پلانے سے متعلق جوزف اب احتیاط برتنے لگا تھا۔ شدید طلب محسوس ہونے پر بس اتنی ہی پیتا تھا کہ دماغ کسی قدر گرم ہو جائے۔ دفعتاً عمران اُٹھ کر اُن کے قریب آ بیٹھا اور جیمسن کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا "ابھی تک مریخ کی کوئی دوسری مکڑی بھی نظر آئی؟"

"خدا کرے، کبھی نظر نہ آئے، باس!" جوزف تاش کے پتّوں سے نظر ہٹائے بغیر بولا۔ "تم واقعی عجیب ہو، باس! دُنیا کی کیسی کیسی حسیناؤں کو ٹھکرا کر مکڑیوں کے پیچھے دوڑ رہے ہو۔"

"ایسا بھی ہوتا ہے۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"میں نے تو کبھی دیکھا، نہ سُنا۔"

"کروچی کا چہرہ مجھے بھی پسند تھا۔" جیمسن نے کہا۔ "پتا نہیں تراجا پہنچنے پر اُس کا کیا حشر ہُوا ہو۔"

"باغیوں نے اُس کی والدہ کے انڈے توڑ دیے تھے۔" جوزف نے کہا اور اچانک اُس پر ہنسی کا دورہ پڑ گیا۔ پتّے ہاتھ سے رکھ دیے اور پیٹ دبائے ہنستا چلا گیا۔ عمران نے پہلی بار اُسے اس طرح ہنستے دیکھا تھا۔ وہ حیرت سے پلکیں جھپکاتا رہا۔

"سیدھا ہوتا ہے یا جماؤں ایک دَھول۔" بالآخر عمران بولا... اور وہ دونوں ہاتھوں سے پیٹ دبائے ہُوئے سیدھا ہو بیٹھا اور ہنسی اندر ہی اندر گھُٹتی چلی گئی۔ بڑا مضحکہ خیز حلیہ ہو گیا تھا۔ "اُس کی والدہ کے انڈوں نے تجھے زندگی میں پہلی بار اتنی مسرّت بخشی ہے؟" عمران نے پھر آنکھیں نکالیں۔

"بب... باس! میں سوچ رہا تھا کہ تم انڈوں کی دیکھ بھال کیسے کرتے۔"

"مریخ کی آب و ہوا شاید تجھے راس نہیں آئی۔"

"نہیں، باس سوچنے کی بات ہے۔"

"یہ تیرا دردِ سر نہ ہوتا، میرے سوچنے کی بات تھی۔ تیرا دم کیوں نکلنے لگا تھا؟"

"تمھارا دردِ سر، میرا دردِ سر ہے، باس! اگر تم انڈوں کو وقت نہ دے سکتے تو میں دیتا۔ سر ہتھیلی پر رکھ کر، اُن کی حفاظت کرتا۔ اور مائی لیڈی کروچی آرام سے اپنی خواب گاہ میں سویا کرتیں۔"

"ذرا دیکھنا..." عمران نے جیمسن سے کہا۔ "یہ خبیث زندگی میں پہلی بار میرا مضحکہ اُڑانے کی کوشش کر رہا ہے۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہو، باس؟ میرا سر، تمھارے پیروں پر قربان۔"

میں سنجیدگی سے اس مسئلے پر غور کرتا رہا ہوں۔"

"یہاں والی پینے کے بعد سے؟" عمران نے سوال کیا۔

"یہی بات ہے، باس! اسی کے بعد سے میں ہر مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرنے لگا ہوں۔"

"خبردار! اب اسے ایک قطرہ بھی نہ ملے۔" عمران نے جیمسن کو گھونسہ دکھا کر کہا۔

"میں اس پر بھی سنجیدگی سے غور کرنے کو تیار ہوں۔" جوزف بولا۔

"اپنے پتے اُٹھاؤ اور کھیلو۔" جیمسن نے کہا۔

عمران سچ مچ جوزف کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ اُس نے کبھی اُس سے اس طرح کا ٹھٹھول نہیں کیا تھا 'یس ماسٹر' قسم کا آدمی تھا۔ بہرحال، وہ اُسے پُرتشویش نظروں سے دیکھتا ہوا پھر اپنی جگہ پر جا بیٹھا۔ وہ دونوں پھر کھیل میں مصروف ہو گئے تھے۔ عمران کے ذہن پر کسی قدر کاہلی مسلط ہو چلی تھی۔ لہٰذا اس کیفیت سے پیچھا چھڑانے کے لیے اُس نے سوچا کہ کیوں نہ شاور باتھ لے لیا جائے لہٰذا، اُس نے باتھ روم کا رُخ کیا۔ کوٹ اُتارتے وقت جیب میں کوئی ایسی چیز محسوس ہوئی جو پہلے نہیں تھی، ہاتھ ڈال کر اُسے ٹٹولا پھر جیب سے نکال لیا۔ یہ ایک لفافہ تھا جس پر اُسی کا نام تحریر تھا۔ بڑی بے صبری سے اُس نے لفافہ نکال کر چاک کیا اور پرچہ نکال کر تحریر پڑھنے لگا۔ پرچے کی تہوں کے درمیان، زرد رنگ کی ایک چھوٹی سی ٹکیہ بھی رکھی ہوئی تھی جسے اُس نے بڑی احتیاط سے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔ اس عمل کی محرک بھی وہ تحریر ہی ہوئی تھی کسی نے لکھا تھا۔

"اس ٹکیہ کو احتیاط سے رکھو تاکہ بوقت ضرورت کام آ سکے۔ جلد ہی تمھیں اس کمرے سے دوسری جگہ لے جایا جائے گا۔ جہاں تمھیں کنفیشن چیئر پر بٹھا کر کچھ اعترافات کرائے جائیں گے اور تم سچ بولنے پر مجبور ہو جاؤ گے تمھیں پہلے بھی ہماری کنفیشن چیئر کا تجربہ ہو چکا ہے لیکن یہ ٹکیہ تم پر برقی لہروں کو اثر انداز نہیں ہونے دے گی اور تم نہایت صفائی سے جھوٹ بولتے چلے جاؤ گے اور وہ اُسے سچ سمجھنے پر مجبور ہوں گے۔ اُس کے بعد میں دیکھوں گی کہ تمھارے لیے کیا کر سکتی ہوں۔ جیسے ہی تمھیں اس کمرے میں لے جایا جانے لگے تم یہ ٹکیہ کسی دوسرے کو راہ دیے بغیر نگل لینا۔ اگر اس کے خلاف کیا تو مارے جاؤ گے۔ اس خط کو پڑھتے ہی ضائع کر دینا۔"

عمران نے طویل سانس لی اور خط کو دوبارہ پڑھنے لگا... پھر اُس نے نہانے کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔ خط اور لفافے کو پُرزے پُرزے کر کے فلش میں بہا دیا اور پھر کمرے میں آ گیا۔ اب اُسے انتظار تھا کہ کب، کون، اُسے کہاں لے جاتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد میڈبلینا ہی کمرے میں داخل ہوئی اور جیمسن نے فصیلے لہجے میں کہا۔ "آواز دیے بغیر ہی چلی آئی ہو، اس بار کبھی اپنے طور پر دروازہ کھول لیتی ہو اور کبھی شائستہ لوگوں کی طرح اجازت طلب کرتی ہو۔"

"مجھے افسوس ہے، یور ایکسی لینسی! کہیں تو باہر جا کر دوبارہ آؤں، اجازت طلب کر کے؟"

"آئندہ خیال رکھنا۔"

میڈبلینا نے عمران سے کہا۔ "تمھارا میڈیکل چیک اپ ہوگا۔"

"اچھا..." عمران نے خوش ہو کر کہا۔ "مریخ پر پہنچتے ہی میرا ایک کان بند ہو گیا تھا اور چھینک آتے آتے رُک جاتی ہے۔ میڈبلینا خاموش ہی تھی... پھر کمرے سے نکلتے نکلتے زرد ٹکیہ عمران کے حلق سے اُتر گئی تھی۔ "آخر میڈیکل چیک اپ کی ضرورت کیوں پیش آ گئی...؟" عمران نے اُس سے پوچھا۔

"تمھارے سسٹم پر مریخ کی آب و ہوا کے اثرات کا جائزہ لیا جائے گا۔"

"جوزف نے کیا قصور کیا ہے؟"

"اُسے چوبیس گھنٹے شراب سے الگ رکھنے کے بعد ہی اُس کا چیک اپ ہو سکے گا۔" جواب ملا۔

"معقول بات ہے لیکن مریخ کی شراب بھی بے حد خوفناک ہے۔ جوزف جیسا بلانوش ناچنے لگا تھا۔"

"وہ، ایک بے حد تلخ اور رسیلے پھل سے تیار کی جاتی ہے۔"

وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے، جو کسی بڑے ہسپتال کے آپریشن تھیٹر کا منظر پیش کر رہا تھا۔ میڈبلینا اُسے وہیں چھوڑ کر چلی گئی۔ دو افراد وہاں پہلے سے موجود تھے۔ جنھیں میڈبلینا نے بڑے ادب سے سلام کیا تھا۔ ایک نے عمران کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"میں یہاں ہلکا سا درد بھی محسوس کر رہا ہوں۔" عمران اپنی بائیں پسلی کے نیچے ٹٹولتا ہوا بولا۔ "اور جب سے یہاں آیا ہوں، کوئی چھینک نہیں آئی۔ حالانکہ ذہنی طور پر چاق و چوبند رہنے کے لیے چھینک بے حد ضروری ہے لیکن یہاں تو ناک میں تنّی کرنے کے باوجود نہیں آ رہی۔"

"تم بیٹھو تو... ہم ابھی سب کچھ دیکھے لیتے ہیں۔" ایک نے سرد لہجے میں کہا۔ عمران بیٹھ گیا۔ کرسی کے ہتھے سے چمڑے کے تسمے بھی لٹک رہے تھے جن سے اُس کے ہاتھوں کو کس دیا گیا۔ یہی برتاؤ پیروں

کے ساتھ بھی ہوا۔ اب اُس کے چاروں ہاتھ پاؤں، کرسی کے ہتھوں اور پایوں سے جکڑے ہوئے تھے پھر قریب ہی کے ایک سوئچ بکس کا سوئچ آن کیا گیا اور عمران کے کانوں میں تیز سیٹیاں سی بجنے لگیں اور بے حد تیز روشنی سے آنکھوں کو دو چار ہونا پڑا۔ سر چکرا کر رہ گیا لیکن اُس کے حواس خطا نہیں ہوئے تھے۔ اُس کا ذہن قابو ہی میں تھا پھر اچانک سناٹا چھا گیا۔ تیز روشنی غائب ہو گئی اور آنکھوں میں اندھیرا سما گیا۔ اُسے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

دفعتاً اُس سے سوال کیا گیا۔ "تمھارا نام کیا ہے؟"

"علی عمران..."

"تم کس کے لیے کام کرتے ہو؟"

"محکمۂ خارجہ کی سیکرٹ سروس کے لیے۔"

"باول دے سوف والی پینٹنگ سے تم کس نتیجے پر پہنچے ہو؟"

"برازیل سے متعلق کوئی دستاویز اس میں پوشیدہ ہے۔ گدھی کے شیڈ میں برازیل کا نقشہ موجود ہے لیکن گدھی کے بچے میں بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہے۔"

"کچھ نہ کچھ سے کیا مراد ہے؟"

"اُس میں بھی کچھ پوشیدہ ہے جو میری سمجھ میں نہیں آ سکا... غالباً وہ بھی کہیں کا نقشہ ہی ہے۔"

"تم نے تصویر کا نیگیٹو تیار کیا تھا، وہ کہاں ہے؟"

"سلائیڈ بناتے وقت ضائع ہو گیا تھا اور میں سلائیڈ کے ایک سیٹ کے علاوہ اور کوئی سیٹ تیار نہیں کر سکا تھا۔ کم از کم تین سیٹ بنانا چاہتا تھا۔ ایک اپنے محکمے کے لیے، ایک انٹر سروسز کے لیے اور ایک اپنے لیے۔"

"میڈبلینا کو کب سے جانتے ہو؟"

"متحرک چٹانوں سے لڑھکنے کے بعد جس کمرے میں پہنچا تھا، اس سے دوسرے کمرے میں منتقل ہونے کے بعد، اُس سے ملاقات ہوئی تھی۔"

"شاید تم نے اُس پر ٹی۔ تھری بی ہونے کا شبہ بھی کیا تھا؟"

"جو قطعی غلط فہمی پر مبنی تھا۔ مجھے تمھاری تنظیم کی ہر عورت ٹی۔ تھری بی معلوم ہوتی ہے۔"

"ایسا کیوں ہے، مسٹر عمران؟"

"کیونکہ میں نے اُس کی اصلی شکل آج تک نہیں دیکھی۔ ہمارے ریکارڈ میں اُس کی کوئی تصویر نہیں ہے۔"

"کیا آواز سے بھی اُسے نہیں پہچان سکتے؟"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ وہ آواز بدلنے کی بھی ماہر ہے۔"

"کیا میڈبلینا کی آواز میں تم نے اُس کی کسی بدلی ہوئی آواز کی جھلکیاں محسوس کی تھیں؟"

"نہیں، مجھے تو یاد نہیں پڑتا۔"

اس کے بعد اُس سے کوئی سوال نہیں کیا گیا تھا۔ آنکھوں سے اب بھی کچھ نہیں سجھائی دے رہا تھا۔ وہ صرف سوال کرنے والے کی آواز سُنتا رہا تھا... پھر اچانک اُس نے اپنے شانے میں چبھن محسوس کی۔ شاید کسی قسم کا انجکشن دیا گیا تھا پھر سچ مچ اُس کا ذہن تاریکی میں ڈوب گیا۔ وہ پوری طرح بے ہوش ہو گیا تھا۔

دوبارہ آنکھ کھلنے پر جوزف اور جیمسن کو اپنے اوپر جھکے ہوئے دیکھا۔ جوزف اُسے آوازیں دے رہا تھا۔ "باس! خدا کے لیے آنکھیں کھولو۔ یہ کیسا میڈیکل چیک اپ تھا؟"

"سب ٹھیک ہے۔" عمران نے اُٹھ بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں، آپ کچھ دیر آرام کیجیے۔" جیمسن پیچھے ہٹتا ہوا بولا۔

"ہاں، باس! ڈاکٹر کی یہی ہدایت ہے لیکن یہ کیسا میڈیکل چیک اپ تھا؟ تم بالکل بے ہوش تھے اور تمھیں اسٹریچر پر یہاں لایا گیا تھا۔"

"مجھے بس اتنا یاد ہے کہ ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ ہاتھ پیر کس دیے گئے تھے۔ روشنی ہوئی تھی، سیٹیاں بجی تھیں پھر کچھ یاد نہیں کہ کیا ہوا تھا۔"

"روشنیاں اور سیٹیاں؟" جیمسن نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں اور کیا۔ یہاں تک تو مجھے اچھی طرح یاد ہے۔"

"مجھے حیرت ہے۔"

"کس بات پر؟"

"اسی میڈیکل چیک اپ پر۔"

"جوزف کا بھی ہوگا۔" عمران خوش ہو کر بولا۔ "لیکن پہلے شراب کا چوبیس گھنٹے کا فاقہ کرایا جائے گا۔"

"خدا کی پناہ۔" جوزف جلدی سے بولا۔ "ضرورت ہی کیا ہے، اس میڈیکل چیک اپ کی؟"

"دیکھیں گے کہ مریخ پر پہنچ کر کہیں تو بھی تو انڈے نہیں دینے لگا... بعض حالات میں یہاں جنس بدل جاتی ہے۔"

"ابھی تک تو ٹھیک ہوں، باس!" جوزف خوف زدہ لہجے میں بولا۔

"ہو سکتا ہے کہ تجھے پتہ ہی نہ ہو۔"

"یہ کیسے ممکن ہے؟"

"اندر سے بدل گئی ہو تو تجھے کیا پتا چلے گا؟"

"نہیں، نہیں، باس! ایسا نہیں ہو سکتا۔ جلدی سے میرا بھی چیک اپ کرا دو۔"

"اسے الگ لے جاکر تسلیاں دو۔" عمران نے جیمسن سے کہا۔

"چل بھئی۔۔۔"

"نہیں، باس!" جوزف گڑگڑایا۔ "مجھے اپنے ہی پاس رہنے دو۔"

"جیمسن بھی بُرا آدمی نہیں ہے۔"

"یہ بات نہیں ہے، باس!" جوزف جھینپ کر بولا۔

"دفع ہوجاؤ، مجھے آرام کرنے دو۔" عمران ہاتھ اُٹھا کر بولا۔۔۔ اور وہ دونوں وہیں جا بیٹھے جہاں کچھ دیر پہلے تاش کھیل رہے تھے۔ عمران بستر پر پڑا سوچتا رہا۔ میڈ بلینا بلاشبہ تھریسیا ہی تھی لیکن اپنے ساتھ اُس کا یہ رویہ بڑا عجیب نظر آرہا تھا۔۔۔ اور کنفیشن چیمبر پر آخر تھریسیا کے متعلق اُس سے سوالات کیوں کیے گئے تھے؛ وہ لوگ اُس سے، تھریسیا کے بارے میں کیا جاننا چاہتے ہیں؟ شاید یہ پوری عمارت بگڈ ہے اور جگہ جگہ ٹیلی ویژن کیمرے چھپے ہُوئے ہیں۔ شاید اسی لیے وہ گفتگو کرنے کے لیے اُسے عمارت سے باہر نکال لے گئی تھی۔ ایک بار پہلے بھی اُس نے اپنے مقصد کے لیے عمران کو استعمال کیا تھا اور عمران نے اُسے زیرولینڈ کے ایک باغی سے نجات دلائی تھی۔ کیا اس بار بھی کوئی ایسا ہی چکر ہے؟" اُس نے آنکھیں بند کرلیں۔ اس واقعے کے بعد میڈ بلینا سے دوسری ملاقات کے لیے مضطرب ہونا فطری امر تھا۔۔۔ لیکن وہ نہ آئی حتّیٰ کہ رات ہو گئی۔ جوزف اور جیمسن اپنی اپنی جگہوں پر اُونگھ رہے تھے۔ کیونکہ عمران ہی نے خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔ دہی بات بات پر کوئی نیا شوشہ چھوڑ کر اُن کے ذہنوں کو جگائے رکھتا تھا۔ اچانک کسی نے دروازے پر دستک دی اور جیمسن نے چونک کر ریموٹ کنٹرول کے پُش سوئچ پر اُنگلی رکھ دی۔ دروازہ کُھل گیا لیکن آنے والی میڈ بلینا کی بجائے کوئی سفید فام عورت تھی۔ اُس نے جوزف کی طرف اُنگلی اُٹھا کر کہا۔ "تم چلو۔"

عمران بھی اُٹھ بیٹھا تھا۔ جوزف احمقوں کی طرح مُنہ پھاڑے، اُس عورت کو دیکھ رہا تھا۔ یہ ایک معمّر اور خاصی توانا عورت تھی جسمانی قوت کا اظہار آنکھوں سے ہوتا تھا۔

"میں کہاں چلوں؟" بالآخر جوزف بولا۔

"کلینک میں۔۔۔"

"میں بالکل تندرست ہُوں، محترمہ! مجھے کلینک میں جانے کی کیا ضرورت ہے؟"

"تمھیں میڈیکل چیک اَپ کے لیے تیار ہونا ہے۔ تمھارے ساتھی کا بھی ہُوا تھا۔"

"یہ تیاری کیسے ہوگی؟"

"وہیں بتادیا جائے گا۔"

"میں تنہا کہیں نہیں جاؤں گا۔"

"جاؤ۔۔۔" عمران ہاتھ اُٹھا کر بولا۔

"بب۔۔۔ باس!"

"جاتا ہے یا اُٹھوں۔"

جوزف مسمسی صورت بنا کر رہ گیا لیکن عورت بولی۔ "تم چاہو تو اس کے ساتھ چل سکتے ہو۔ اس کا خوف فطری ہے۔"

"میں خائف نہیں ہُوں۔" جوزف غرّایا۔ "لیکن چوبیس گھنٹے شراب سے دُور نہیں رہ سکتا۔"

"یہ ضروری ہے۔"

"لیکن میڈیکل چیک اَپ تو ضروری نہیں۔"

"بالکل ضروری ہے۔" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "مریخ پر آنے والوں کے کبھی کبھی دُم بھی نکل آتی ہے۔ اگر بروقت روک تھام نہ کرلی جائے۔ اس لیے میڈیکل چیک اپ ضروری ہوتا ہے۔"

عورت نے ایک بے ساختہ قسم کی مُسکراہٹ کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی تھی۔ عمران اُٹھتا ہُوا بولا۔ "اچھا، میں چل رہا ہُوں۔"

"نہیں، مسٹر! میں نے یُونہی کہہ دیا تھا۔ آپ ساتھ نہیں جاسکتے۔"

"دیکھا، تُونے۔ آخر ذلیل کرا ہی دیا، نا۔۔۔ خدا کرے، اب سچ مُچ تیری جنس ہی بدل جائے۔"

"بددُعا نہ دو، باس!" جوزف ہاتھ جوڑ کر گڑگڑایا۔

"بس، اب دفع ہوجا۔" عمران ہاتھ ہلا کر بیزاری سے بولا اور جوزف بسُورتا ہُوا، اس عورت کے پیچھے چل پڑا۔۔۔ اُن کے چلے جانے کے بعد جیمسن نے دروازہ بند کردیا اور عمران سے بولا۔

"یہ ساری باتیں میری سمجھ میں نہیں آرہیں۔"

"تم انھیں اس طرح سمجھنے کی کوشش کررہے ہو جس طرح زمین پر سمجھا کرتے تھے، مسٹر جمّن!"

"ارے۔۔۔ ارے، یہ کیا؟ آپ بے عزتی کرائیں گے۔۔۔ کسی نے سُن لیا تو۔۔۔"

"تو کیا ہوگا؟"

"وہ سب مجھے صرف جیمسن سمجھتے ہیں۔"

"اس سے کیا فرق پڑے گا؟"

"اگر آج تک کوئی جمّن گورنر ہوسکا ہو تو بتا دیجیے؟"

"زیرولینڈ میں سب چلتا ہے۔"

"جی نہیں۔ ہم بہت ایڈوانسڈ ہیں۔"

"اچھا، تو سر کے بل کھڑے ہو کر دکھاؤ۔"

"میں گورنر ہُوں، جناب! کوئی سرکس بوائے نہیں ہُوں۔"

"میں نے اپنا جمّن واپس لیا۔ ارے ہاں، گورنر کی شادی بھی

ہُوئی یا نہیں؟"

"شادی ہوگئی ہوتی تو یہاں کیوں بھیجا جاتا۔ وہ، کروچی کے توسط سے تراچا میں مراعات حاصل کرنا چاہتے تھے۔"

"پھر وہی بکواس۔"

جیمسن کچھ کہنے ہی والا تھا کہ پھر دروازے پر دستک ہُوئی۔ باس نے بُرا سا مُنہ بنا کر ریموٹ کنٹرول کا بٹن دبایا۔ اس بار میڈ بلینا سامنے کھڑی نظر آئی۔ اُس نے عمران کو مخاطب کرکے کہا۔ "میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ رات کو تاروں بھرا آسمان دکھاؤں گی۔"

"دن بھر مجھے تارے ہی نظر آتے رہے ہیں۔"

"تو کیا نہیں جانا چاہتے؟"

"ضرور۔۔۔ ضرور!" عمران دروازے کی طرف بڑھتا ہُوا بولا۔ "اندر بڑی گھٹن ہے۔"

کھلی فضا میں پہنچ کر عمران نے آسمان کی طرف دیکھا۔ کوئی فرق نظر نہ آیا۔ وہی روزانہ والا، بُوڑھا تاروں بھرا آسمان تھا۔۔۔ اور رات تاریک تھی۔ البتہ عجیب طرح کی خوشبو فضا میں پھیلی ہُوئی تھی۔ جس سے بدلے ہُوئے ماحول کا تصوّر قائم ہوتا تھا۔ "یہاں ہم بے فکری سے بات کرسکتے ہیں۔ یہ بتاؤ کہ تم سے کس قسم کے سوالات کیے گئے تھے؟" میڈ بلینا نے پوچھا۔

عمران کنفیشن چیمبر والی رُوداد دُہرانے لگا۔ وہ خاموشی سے سُنتی رہی اور بات کے اختتام پر بولی۔ "تو میرا شُبہ غلط نہیں تھا۔ بات خاصی بڑھ گئی ہے۔ وہ میری ٹوہ میں ہیں۔"

"شاید ساری عمارت بگڈ ہے اور ہر جگہ کیمرے نصب ہیں۔" عمران نے کہا۔

"یہی بات ہے لیکن وہ اس جگہ کی گفتگو نہیں سُن سکتے، جہاں میں موجود ہُوں۔ ایک مخصوص آپریٹس میں نے صرف اپنے لیے تیار کرایا ہے جو آواز کی لہروں پر اثر انداز ہو کر اُنھیں لا یعنی سرسراہٹوں میں تبدیل کردیتا ہے۔ ریسیونگ آپریٹس پر محض سرسراہٹیں سُنی جاسکتی ہیں۔"

"تو پھر میں سمجھ گیا، وہ میرے توسط سے تمھیں پہچاننا چاہتے ہیں۔" عمران بولا۔

"یہی بات ہے لیکن تم نے بہت مناسب جوابات دیے تھے۔"

"اس طرح تم نے ایک بار پھر مجھے استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔"

"اور میں ہی تمھیں زمین پر واپس لے جاسکتی ہُوں۔"

"ختم کرو مریخ کا چکر۔ ہمارا ٹرانسمیشن اسٹیج کرنے میں ایک۔۔۔ خامی رہ گئی تھی۔"

"کیا مطلب؟ کیسی خامی؟"

"ہوسکتا ہے تم، آدمی کو ٹرانسمٹ کرسکتے ہو لیکن بیک وقت در مختلف الاصل مادّوں کو من و عن حالات میں ٹرانسمٹ کرنا قطعی ناممکن ہے۔"

"مادّہ صرف ایک ہے اور اس کی اصل بھی ایک ہے۔ دو کی بات کیوں کررہے ہو؟"

"میں نے تمھاری آسانی کے لیے رُوح کو مادّہ ہی کہہ دیا تھا۔ تم جسم کو ٹرانسمٹ کرسکتی ہو لیکن دوبارہ دونوں کو مربوط نہیں کرسکتیں۔ ٹرانسمٹ ہونے والا جسم رُوح سے خالی ہوگا۔"

"تمھیں تجربہ ہوچکا ہے۔"

"میں اپنے ذرّات کا انتشار دیکھنے سے پہلے ہی بیہوش ہوگیا تھا۔"

"تمھیں ایسا ہی محسوس ہونا چاہیے۔ تم بالکل اسی طرح غائب ہوگئے تھے جیسے کروچی ہُوئی تھی۔"

"میں کہتا ہُوں، اصل معاملے کی طرف آؤ۔ سائنس فکشن اب ختم کردو۔"

"تم پتہ نہیں، کن ہواؤں میں ہو۔ وہ چاروں واپس بھیج دیے گئے ہیں۔ مسٹر فرینکلن نے اپنی آنکھوں سے کیپ کینیڈی کی برفباری دیکھی اور پاگل ہوگئے۔ ہمارا ٹھنڈا سُورج تپتے ہُوئے ریگزاروں میں بھی برف باری کرسکتا ہے۔"

"میں اسے تسلیم کرلوں گا لیکن اس کا مقصد؟"

"اب ہم اپنے کاز کو آگے بڑھانے کے لیے اعلانیہ خراج وصول کریں گے۔ فرینکلن کے مُلک سے سالانہ بجٹ کے دسویں حصّے کے برابر رقم کا مطالبہ کردیا گیا ہے۔ اگر اسے پورا نہ کیا گیا تو اس کے خلائی پروگرام کا خاتمہ ہوجائے گا۔ اسی طرح دوسری بڑی طاقت کو بھی ہم اپنی قوت کا نمونہ دکھائیں گے۔"

"تو یہ سب کچھ ہوچکا ہے؟"

"زمین پر واپس جاکر خود ہی تحقیق کرلینا۔"

"خدا کے لیے مریخ پر میری موجودگی کا مقصد بھی بتادو۔ کیونکہ میں بڑی طاقتوں کے مقابلے میں، میں ایک بے وقعت سے مُلک کا باشندہ ہُوں۔"

"تم میرے لیے بے وقعت نہیں ہو۔" وہ ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔ "اور یقین کرو کہ اپنا مقصد حاصل کرچکی ہُوں۔ تمھارے بغیر یہ ناممکن تھا۔ بہت دنوں سے ایک کانٹا میرے ذہن میں کھٹک رہا تھا، اچانک تمھارے یہاں باؤل دے سوف نامی پینٹنگ کا

قصہ چھڑ گیا۔ وہ ہمارے لیے بے حد اہم تھی لہٰذا اس کی طرف توجہ دینی پڑی ورنہ ہم تو ان چاروں ممالک کے ذمّے دار افراد کو مریخ پر پہنچانے کے انتظامات میں لگے ہوئے تھے اور ہماری آبدوز کئی ماہ سے بحیرۂ عرب اور بحیرۂ روم کے چکر لگا رہی تھی۔ میں نے سوچا کہ لگے ہاتھوں تمھیں بھی بلوا لیا جائے۔ اس کے لیے وان بروف کو خصوصی... ہدایات دی گئی تھیں۔"

"باؤل دے سون کی تمھارے نزدیک کیا اہمیت ہے؟"

"یہ نہیں بتا سکتی۔"

"اور اتنی نادر و نایاب پینٹنگ نذرِ آتش کر دی گئی۔"

"خدشہ تھا کہ وہ پھر کسی کے ہاتھ لگ جائے گی۔ ان ساری باتوں میں کیا رکھا ہے۔ اب جو کہہ رہی ہوں، غور سے سنو۔"

"ہر بات غور سے سُن رہا ہوں، کہتی رہو۔"

"جو شخص میری تاک میں ہے، وہ زیرولینڈ کا غدّار نہیں ہے۔ اس لیے میں اُسے اپنے ہاتھوں سے قتل نہیں کر سکتی۔"

"تمھاری تاک میں بھی ہے اور زیرولینڈ کا غدّار بھی نہیں ہے۔ بات سمجھ میں نہیں آئی۔"

"مجھ سے ذاتی پرخاش رکھنے والے زیرولینڈ کے غدّار نہیں ہو سکتے۔"

"وہ تم سے کیا چاہتا ہے؟"

"میرا خاتمہ تاکہ میری آڑ میں خود سب سے بڑا بن سکے... کیونکہ یہاں میرے احکام دوسروں تک وہی پہنچاتا ہے۔"

"لیکن تم اُس کے سر پر اس طرح مسلّط رہتی ہو۔"

"بس، طریقِ کار ہے۔ الفانسے کی غدّاری کے بعد سے میں نے یہی طریقِ کار اختیار کیا ہے کہ اُن میں شامل بھی رہوں... اور انھیں نظر بھی نہ آؤں۔"

"کیا تمھارا دُشمن اُنہی دونوں میں سے کوئی تھا، جنھوں نے مجھے کنفیشن چیئر پر بٹھایا تھا؟"

"ہاں، وہی۔ جس کی مونچھوں کے اُوپر دائیں جانب سُرخ رنگ کا بڑا سا تِل ہے۔"

"اچھا، اچھا... صورت سے تو ایک بے حد نرم دل ڈاکٹر معلوم ہو رہا تھا۔"

"انتہائی کینہ توز اور مکّار آدمی ہے۔ ہولڈن نام ہے۔"

"تو تم چاہتی ہو کہ میں اُسے قتل کر دوں؟"

"ہاں، میں یہی چاہتی ہوں۔"

"تو پھر اُسے اور مجھے زمین پر بھیج دو... اور اس یونٹ کی سربراہی اُسے سونپ دو جو میرے مُلک میں ہے، میں اُسے مار ڈالوں گا۔"

"اتنا لمبا راستہ کیوں اختیار کیا جائے؟ یہیں کیوں نہ ختم کر دو؟"

"اصُول کی بات ہے۔ تم خود اُسے اس لیے نہیں مار سکتیں کہ تم نے زیرولینڈ کے وفاداروں پر ہاتھ نہ اُٹھانے کی قسم کھا رکھی ہے اور میں کسی ایسے آدمی پر ہاتھ نہیں اُٹھا سکتا جس پر ہاتھ اُٹھانے کا جواز نہ ہو۔"

"جواز تو یہاں بھی پیدا کیا جا سکتا ہے؟"

"وہ کس طرح؟"

"وہ تم پر قاتلانہ حملہ کرے اور تم اُسے مار ڈالو۔"

"اُس کے بعد کیا ہوگا؟"

"تمھیں دوسروں سے بچا کر زمین پر پہنچا دینا میرا کام ہوگا۔"

"مجھے اس مسئلے پر غور کرنے کے لیے کل شام تک کی مہلت دو اور ہاں، جوزف کو کیوں پریشان کیا جا رہا ہے؟"

"میں نے تم سے جو کچھ کہا تھا، اُس کے سلسلے میں ضرور کوئی قدم اُٹھایا جائے گا۔ ویسے مطمئن رہو۔ صرف میڈیکل چیک اَپ اسی طرح ہوگا جس طرح میں نے کہا تھا۔"

"خواہ مخواہ..."

"مجبوری ہے۔ اُنھیں سُنانے کے لیے جوزف کے بارے میں بھی اظہارِ خیال کرنا ہی پڑا تھا۔"

"اس میک اَپ میں بحیثیت میڈیلینا، تمھاری کیا پوزیشن ہے؟"

"ہولڈن کے برابر کا درجہ رکھتی ہوں۔"

"کیا اُسے علم نہ ہوگا کہ تم مجھے باہر لے آئی ہو؟"

"وہ جانتا ہے لیکن میرے معاملات میں مداخلت کرنے کا حق نہیں رکھتا۔"

"اگر اس وقت بھی چھُپ کر تمھاری نگرانی کر رہا ہو تو... ؟ کسی ذریعے سے ہماری گفتگو اُس تک بھی پہنچ رہی ہو تو کیا ہوگا؟"

"ایک فرلانگ کے دائرے میں اگر ہمارے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہوگا تو مجھے فوراً علم ہو جائے گا۔"

"مجسّم ریسیور ہو رہی ہو۔"

"مجھے ہر وقت جاگتے رہنا پڑتا ہے۔"

"خواہ مخواہ اپنی جان کو یہ روگ لگا رکھا ہے۔ گھر بساؤ... اور خاندان بڑھاؤ۔"

"تم بھی یہی کیوں نہیں کرتے؟"

"میں تو قلندر ہوں۔"

"تم صرف مسخرے ہو۔"

"مریخ پر مسخرا... کسی ناول کا عنوان بن سکتا ہے۔ اے ہاں، تم وہ اپنا ٹھنڈا سُورج کہاں رکھتی ہو؟"

"یہیں سے اُس کے ذرّات ٹرانسمِٹ کیے جاتے ہیں اور زمین تک پہنچتے پہنچتے وہ ایک چمک دار کُرّے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔"

"مجھے وہ جگہ دِکھاؤ، جہاں سے اُسے ٹرانسمِٹ کیا جاتا ہے۔"

"پہلے تم میرا کام کرو۔ اس کے بعد تمھاری ہر خواہش پوری کر دی جائے گی۔"

"میرے پاس کوئی حربہ نہیں ہے۔ کم از کم ایک الیکٹرو گَس ہی فراہم کر دو۔"

"اس مسئلے پر بھی اب کل ہی بات ہوگی۔ تم نے کل شام تک کی مہلت مانگی ہے نا؟ چلو، اب واپس چلیں۔" وہ ٹہلتے ہوئے عمارت سے تقریباً نصف میل دُور نکل آئے تھے۔ میڈیلینا واپسی کے لیے مُڑی۔ "ہاں، یہ لو۔" اُس نے کوئی وزنی سی چیز عمران کے ہاتھ میں تھما دی۔

"یہ کیا ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"چاقو... بٹن دبانے سے پھل باہر نکل آتا ہے۔"

"بس، چاقو..."

"مجھے علم ہے کہ تم اس میں اتنے طاق ہو کہ سنگ ہی جیسے ماہر کے مقابل آ سکتے ہو۔"

"الیکٹرو گَس کیوں نہیں؟"

"ہم اپنا ایسا کوئی حربہ بخوشی کسی کو نہیں دے سکتے۔ کیونکہ یہ بھی زیرولینڈ سے غدّاری کے مترادف ہوگا۔"

"اس خدشے کے تحت کہ کہیں وہ عام نہ ہو جائے۔"

"ہاں، یہی بات ہے۔"

"زیرولینڈ کے نہ جانے کتنے راز میرے سینے میں دفن ہیں۔ ایک عدد الیکٹرو گَس سمیت جو شوگر بینک پر میرے ہاتھ لگا تھا مجھے تو صرف اُس وقت تم لوگوں پر توجّہ دینی پڑتی ہے جب میرے مُلک میں تم لوگوں کی سرگرمیاں منظرِ عام پر آنے لگتی ہیں۔"

"اس کے باوجود ہماری سرگرمیاں تم لوگوں کے خلاف نہیں ہوتیں۔ ہم صرف اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔"

"تمھاری موجودگی تو غیر قانونی ہوتی ہے۔" وہ گفتگو کرتے ہوئے آہستہ آہستہ عمارت کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دفعتاً میڈیلینا رُک گئی۔ "کیا بات ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"ٹھہرو۔ ایک سے زیادہ افراد..."

"کیا مطلب؟"

"پوائنٹر پر ایک سے زیادہ افراد کی موجودگی کا اشارہ موصول ہُوا ہے اور وہ ہم سے بہت زیادہ دُور نہیں ہیں۔"

"مریخ کی مکڑیاں نہ ہوں؟"

"نہیں، اُن کی موجودگی کا اشارہ اس سے مختلف ہوتا ہے۔ اسی طرح چلتے رہو لیکن ہوشیار رہنا۔ ہولڈن کسی درندے کی طرح حملہ آور ہوتا ہے۔"

"میں سوچ رہا ہوں، کیوں نہ مریخ ہی پر رہ پڑوں۔"

وہ کچھ نہ بولی۔ دونوں آہستہ آہستہ عمارت کی طرف بڑھتے رہے... پھر اچانک تھرلیسا وہ راستہ چھوڑ کر بائیں جانب مُڑتی ہُوئی آہستہ سے بولی۔ "تم سیدھے چلتے جاؤ۔" اور پھر قبل اس کے کہ عمران وجہ پوچھتا، وہ اندھیرے میں مدغم ہو گئی۔ عمران چلتا رہا۔

"ٹھہر جاؤ..." دفعتاً کسی قدر فاصلے سے آواز آئی۔ "ورنہ فائر کر دیا جائے گا۔" عمران جہاں تھا، وہیں رُک گیا۔ دوسرے ہی لمحے اُس پر ٹارچ کی روشنی پڑی اور اُس نے دیکھا کہ وہ ٹارچ رائفل کی نال سے منسلک تھی۔ "تم باہر کیسے آئے؟" اُس سے پوچھا گیا۔

"اندر گھُٹن محسوس کر رہا تھا۔" عمران نے جواب دیا۔

"تمھارے ساتھ اور کون ہے؟"

"میڈیلینا تھی۔ مجھے یہیں رُکنے کو کہہ کر ابھی ابھی کہیں چلی گئی ہے۔"

"لیکن تم رُکے ہُوئے تو نہیں تھے، چل رہے تھے۔"

"اچانک خوف محسوس ہُوا تو میں عمارت کی طرف چل پڑا۔ پتہ نہیں وہ واپسی میں کتنی دیر لگا دے۔"

"اچھا، تو چلو۔"

پھر ایک ٹارچ اور روشن ہُوئی اور اندھیرے میں اِدھر اُدھر چکرانے لگی۔ عمران عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن اب وہ اندھیرے میں راستہ طے نہیں کر رہا تھا۔ عقب سے ٹارچ کی روشنی مسلسل رہنمائی کر رہی تھی لیکن عمارت میں داخل ہو جانے کے بعد اسے جمین والے کمرے میں جانے سے روکا گیا۔ "اُدھر..." اُس کے عقب میں چلنے والے نے دائیں جانب والی راہداری کی طرف اشارہ کیا۔ عمران خاموشی سے اُدھر مُڑ گیا۔ کچھ دُور چلنے کے بعد اُسے روکا گیا تھا۔

"کیا یہ کسی قسم کی ورزش ہے؟" عمران بھنّا کر بولا۔

"اُس دروازے میں۔" رائفل کی نال سے اشارہ کیا گیا۔ عمران دروازے سے گزرا ہی تھا کہ دروازہ بند ہو گیا اور یہ کوئی

کمرہ نہیں بلکہ ایک لفٹ تھی جو نیچے جا رہی تھی۔ اُسے وہاں تک پہنچانے والا باہر ہی رہ گیا تھا... کچھ دیر بعد لفٹ رُکی اور دروازہ کھل گیا۔ وہاں بھی ایک آدمی موجود تھا جس نے اُسے باہر آنے کا اشارہ کیا۔

اس مرحلے سے گزر کر وہ ایک بہت بڑے ہال میں پہنچا... جہاں ہولڈن شاید اسی کا منتظر تھا۔ اس بار عمران نے اس کا بغور جائزہ لیا۔ آنکھوں کی بناوٹ سے وہ ایک سفاک اور سرد مہر آدمی معلوم ہوتا تھا۔ "مسٹر عمران یہ کیا حماقت تھی؟" اُس نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"کس حماقت کا ذکر کر رہے ہو؟" عمران نے احمقانہ انداز میں سوال کیا۔

"کیا تمھیں کسی نے نہیں بتایا تھا کہ یہاں سے اس طرح تنہا نکل جانا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے؟"

"میں تنہا نہیں تھا، مجھے میڈیلینا لے گئی تھی۔"

"کیوں، مسٹر عمران؟"

"میں نے اُس سے کہا تھا کہ میں مریخ کی رات بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"لیکن وہ تو تمھارے ساتھ نہیں تھی۔"

"بس، وہ مجھے وہیں رُکنے کا کہہ کر کسی طرف گئی تھی... کہ ان لوگوں نے مجھے گھیر لیا۔"

"ہوں..." اُس نے کچھ سوچتے ہوئے سر کو جنبش دی اور تھوڑی دیر عمران کی آنکھوں میں دیکھتے رہنے کے بعد بولا۔ "وہ چاروں زمین پر واپس بھیج دیئے گئے ہیں۔"

"مجھے معلوم ہے۔ میڈیلینا نے بتایا تھا۔"

"کیا یہ نہیں بتایا کہ تمھیں کیوں روکا گیا ہے؟"

"میں نے پوچھا ہی نہیں تھا۔"

"کیوں نہیں پوچھا تھا؟"

"میں جانتا ہوں کہ میری واپسی ناممکن ہے۔"

"کیوں، مسٹر عمران؟"

"میری وجہ سے تمھاری تنظیم کو جو نقصانات پہنچے ہیں... اُنہی کی بنا پر۔"

"اس کے باوجود تم مطمئن نظر آتے ہو۔"

"یہ میری عادت ہے۔"

"اور تم زندہ بھی رہنا چاہتے ہو؟"

"کون نہ چاہے گا؟"

"تو پھر اس کی ایک ہی صورت ہے۔"

"میں سن رہا ہوں۔" عمران نے لاپروائی سے کہا۔

"لیکن شاید دلچسپی نہیں لے رہے۔"

"اپنی جان بچانے سے کسے دلچسپی نہیں ہوتی۔"

"اچھا، تو پھر مجھے یہ بتا دو کہ میڈیلینا تم میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہی ہے؟"

"ارے، وہ..." عمران احمقانہ انداز میں ہنس پڑا۔

"سنجیدگی اختیار کرو، مسٹر عمران! یہ تمھاری اپنی زندگی... اور موت کا سوال ہے۔"

"دراصل، میں اس کی دلچسپی لینے والی بات پر ہنسا تھا۔ ایسی ہی دلچسپی اُس نے مسز روجر فرینکلن میں بھی لی تھی بلکہ کچھ زیادہ ہی لے ڈالی تھی۔"

"یہ بات نہیں ہے، مسٹر عمران! تمھارے معاملے میں وہ سنجیدہ معلوم ہوتی ہے۔"

"ہو گی بھئی۔ مجھے تو کچھ بھی محسوس نہیں ہوا۔"

"کیا وہ ٹی تھری بی ہو سکتی ہے؟"

"میرا خیال ہے، ٹی تھری بی کوئی سیاہ فام عورت نہیں ہو سکتی۔ اور پھر یہ تم کہہ رہے ہو، مجھے حیرت ہے۔"

"وہ میک اپ بھی ہو سکتا ہے۔"

"پورے جسم کا میک اپ میرے لیے نئی چیز ہے۔" عمران نے حیرت سے کہا۔

"اُس کے لیے سب کچھ ممکن ہے۔"

"میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا لیکن..." ابھی وہ جملہ مکمل نہیں کر سکا تھا کہ ایک عورت چیختی ہوئی ہال میں داخل ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ بے حد خوف زدہ ہو... پھر ایک قدآور آدمی دکھائی دیا جس کے ہاتھ میں بید تھا۔ شاید وہ عورت اُسی سے خوفزدہ ہو کر چیخ رہی تھی۔ وہ بید اُٹھائے ہوئے اُس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"بچاؤ... بچاؤ۔" عورت چیختی ہوئی اُن کی طرف آئی۔ "خدا کے لیے مجھے بچاؤ۔" وہ بلبلا کر بولی۔

"یہ کیا ہے؟" عمران نے تلخ لہجے میں ہولڈن سے پوچھا۔

"ان کا ذاتی معاملہ ہے۔" ہولڈن نے لاپروائی سے کہا۔ "یہ اُس کی بیوی ہے۔"

دیو پیکر آدمی بید اُٹھائے ہوئے عمران کے سامنے آ کھڑا ہوا اور اُس سے بولا۔ "تم ہٹ جاؤ۔"

"ہر چند کہ بیویاں اسی قابل ہوتی ہیں۔" عمران سر اُٹھا کر بولا۔ "لیکن مردوں کو صرف سوچ کر رہ جانا چاہیئے۔"

"میں کہتا ہوں، ہٹ جاؤ سامنے سے۔" وہ دہاڑا۔

"ہٹ جاؤ، مسٹر عمران!" ہولڈن نے کہا۔ "ہمارے قوانین کے مطابق زن و شوہر کے معاملات میں کوئی تیسرا دخل اندازی نہیں کر سکتا۔"

"اور میرے ساتھ میرا قانون چلتا ہے۔ یہ عورت میری پناہ میں ہے اور مجھ سے کہہ رہی ہے کہ میں اسے بچاؤں۔"

"تو پھر، مسٹر عمران! اگر تم، اس کے ہاتھوں مارے بھی جاؤ تو میں کچھ نہ کر سکوں گا۔ یہی ہمارا قانون ہے۔"

"بس، تو اب اپنے اور میرے قوانین کو ٹکرانے دو۔ بھلا مریخ پر میرے خون کا کون دعوے دار ہو سکتا ہے۔"

ہولڈن نے غضبناک شوہر سے کہا۔ "یہ تمھاری بیوی کا حمایتی ہے۔ تمھارے آپس کے معاملے میں دخل اندازی کر رہا ہے۔ لہٰذا تم جو مناسب سمجھو کر سکتے ہو۔"

"پہلے میں اسے ہی ختم کروں گا۔" غضبناک شوہر غرایا۔ "اسی بید سے مار ڈالوں گا۔"

"تمھاری مرضی۔" ہولڈن نے لاپروائی سے کہا۔

"لیکن ایک بات۔" عمران ہاتھ اُٹھا کر بولا۔ "اگر یہ میرے ہاتھوں مارا گیا تو کیا ہو گا؟"

"کچھ بھی نہیں۔"

"یعنی تمھارے قانون کے مطابق، یہ کوئی جرم نہ ہو گا؟"

"ہرگز نہیں۔ ڈوئل ہمارے ہاں قانونی حیثیت رکھتا ہے۔"

"تو پھر میرے لیے بھی ایک بید فراہم کیا جائے۔"

"یہ ناممکن ہے۔ تمھارے پاس جو حربہ ہو، تم اس سے اپنا بچاؤ کر سکتے ہو۔"

"اور اگر کوئی حربہ نہ ہوا تو پھر...؟"

"تو پھر تمھارا مقدر، مسٹر عمران! خالی ہاتھ لڑو۔ ہم کوئی چیلنج کُشتی تو کرا نہیں رہے کہ تمھارے لیے بھی بید مہیا کریں۔"

"خیر، خالی ہاتھ ہی سہی۔ اپنی زندگی میں تو اس عورت کو پٹنے نہیں دوں گا خواہ یہ دس بار، اس کی بیوی ہو۔"

"پھر سوچ لو۔ تم خواہ مخواہ مداخلت کر رہے ہو۔" ہولڈن بولا۔

عمران اچھی طرح جانتا تھا کہ اُسے مار ڈالنے کے لیے... یہ ڈراما اسٹیج کیا گیا ہے۔ کیونکہ تھریسیا کے بیان کے مطابق، اُس کی سزائے موت کے فیصلے پر اُس وقت تک عمل نہیں کیا جا سکتا تھا، جب تک کہ تھریسیا، اس کی توثیق نہ کر دیتی۔ "میں نے سوچ لیا ہے۔" عمران نے کہا اور اُس دیو زاد سے بولا۔ "ہال کے وسط میں چلو۔" وہ سر ہلا کر دوسری طرف مُڑ گیا... اور عمران نے ہولڈن سے کہا۔ "جب تک میں مار لیا نہ جاؤں، اس عورت کو تمھاری پناہ میں دیتا ہوں۔"

"مجھے منظور ہے۔" ہولڈن نے جواب دیا پھر چیخ کر عورت سے بولا۔ "تم اب یہاں کیوں کھڑی ہو؟ دفع ہو جاؤ۔" وہ دوڑتی ہوئی ہال سے نکل گئی۔ دیو پیکر آدمی نے ہال کے وسط میں پہنچ کر عمران کو للکارا۔

"میں آ رہا ہوں... فکر مت کرو۔" عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ اس پہاڑ کے سامنے وہ بونا لگ رہا تھا۔

شائیں۔ بید والا ہاتھ گھوما اور عمران اُچھل کر پیچھے ہٹ گیا لیکن یہ فاصلہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی برقرار نہ رہ سکا۔ دیو پیکر آدمی نے اتنی پھرتی سے دوسرا حملہ کیا تھا کہ عمران متحیر رہ گیا۔ اس ڈیل ڈول والے سے ایسی پھرتی کے مظاہرے کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ بہرحال، عمران کو اندازہ ہو گیا کہ ذرا سی چُوک بھی مار کھلوا سکتی ہے۔ اُدھر ہولڈن باآواز بلند کہہ رہا تھا۔

"یہ مقابلہ، اس وقت تک جاری رہے گا، مسٹر عمران! جب تک تم میں سے کوئی مر نہ جائے۔"

عمران کچھ نہ بولا۔ اس نے تیسرا حملہ بچایا تھا۔ چوتھے حملے پر عمران نے ایک بید کھا کر خود بھی ایک لات اس کے پیٹ پر جڑ دی، لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ وہ تو اُسے اس کی جگہ سے ہلا بھی نہ سکا تھا۔ ایک ایسی لات ضائع ہوئی تھی، جو کسی پہلوان کے قدم بھی اکھاڑ دیتی لیکن عمران کو ایسا معلوم ہوا تھا جیسے اس کی لات سیمنٹ کی بوری پر پڑی ہو۔

"ٹھہرو، ٹھہرو!" ہولڈن ہاتھ اُٹھا کر بولا۔

عمران کا حریف جہاں تھا، وہیں رُک گیا۔ عمران نے بھی دم لینے کے لیے اس موقعے کو غنیمت جانا... اور رُک کر ہولڈن کی طرف دیکھنے لگا۔ ہولڈن نے اُسے مخاطب کر کے کہا۔ "مسٹر عمران! ابھی تم نے فری اسٹائل کُشتی کا ایک داؤ آزمایا تھا۔ اس لیے کیوں نہ فری اسٹائل کُشتی ہی ہو جائے۔ جلد فیصلہ ہو جائے گا۔"

"تم بار بار نئی تجویزیں کیوں پیش کر رہے ہو، اُسے بید چلانے دو۔" عمران بولا۔

"تم اُچھل کود کر بید کی زد سے بچ جاتے ہو۔ اسی طرح اسے دوڑاتے رہو گے۔ میں جلد فیصلہ چاہتا ہوں۔"

فری اسٹائل کُشتی خطرناک ثابت ہوتی کیونکہ عمران کا مقابل اُس کے وزن کا دوگنا ضرور رہا ہو گا۔ اگر ایک بار بھی اُس کی گرفت میں آ جاتا تو شاید چھٹکارا مشکل ہو جاتا۔ ذرا دیر کو اس کی آنکھوں میں تردد کے سائے لہرائے تھے۔ پھر وہ لاپروائی سے بولا تھا۔ "اچھی بات ہے، لیکن ایک شرط کے ساتھ۔"

"کیا شرط ہے، مسٹر عمران؟" ہولڈن نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"پھر میں بھی جس طرح بھی چاہوں گا۔ اسے مار ڈالوں گا۔"

"کیا مطلب؟"

"تم دیکھ ہی رہے ہو کہ یہ پہاڑ ہے اور میں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے، مسٹر عمران! تم جس طرح بھی چاہو اُسے مار ڈالنا۔" وہ ہنس کر بولا۔ "مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔"

دیو پیکر حریف نے بید ایک طرف فرش پر ڈال دی اور عمران پر حملے کے لیے۔۔۔ گھات لگانے لگا۔ عمران، اس چکر میں تھا کہ اُس کی پہنچ سے دُور ہی رہ کر اُسے کسی طرح گرانے کی کوشش کرے۔ کیونکہ پہلے ہی ایک لات رسید کرکے اس کی قوت اور حاضر دماغی کا اندازہ لگا چکا تھا۔۔۔ اور اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر ایک بار بھی اُس کی گرفت میں آگیا تو گلو خلاصی ناممکن ہو جائے گی۔۔۔

دفعتہً حریف نے اُس پر چھلانگ لگائی اور عمران ترچھا ہو کر خود ہی فرش پر لوٹ لگا گیا۔ حریف مُنہ کے بل فرش پر چلا آیا پھر اس نے دونوں ہاتھ ٹیک کر پھرتی سے اُٹھ بیٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن اُس سے پہلے ہی عمران کے جُوتے کی نوک، اُس کی کنپٹی پر پڑی۔

یہ ضرب ایسی تھی کہ ہاتھی کو بھی بے ہوش کر دیتی لیکن وہ اُٹھ کھڑا ہُوا۔ البتہ اُس کے انداز سے ایسا لگتا تھا جیسے اُسے کچھ سجھائی نہ دے رہا ہو۔ دونوں ہاتھ اس طرح پھیل گئے تھے جیسے کوئی اندھا سہارے کے لیے اِدھر اُدھر کوئی دیوار ٹٹول رہا ہو۔

اسی عالم میں عمران نے اُٹھ کر اس کے سینے پر ایک فلائنگ کک رسید کی۔ وہ دوسری طرف الٹ گیا۔ اس کا سر زوردار آواز کے ساتھ فرش سے ٹکرایا تھا۔ اِس بار عمران نے اس پر چھلانگ لگائی اور سینے پر سوار ہو کر گلا گھونٹنے لگا۔

"خبردار، ہٹ جاؤ۔۔۔ ورنہ گولی مار دوں گا۔" عقب سے ہولڈن کی آواز آئی۔ لہجے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس نے پستول نکال ہے۔۔۔ حریف کی گردن پر اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور اس پر سے اُٹھتے اُٹھتے عمران نے پتلون کی جیب سے میڈ بلینا کا دیا ہوا چاقو نکال لیا۔ بٹن دبتے ہی اُس کا پھل، دستے سے باہر آگیا اور پھر وہ چاقو عمران کی گرفت سے نکل کر فضا میں تیرتا ہُوا ہولڈن کی گردن میں پیوست ہو گیا۔ اسی وقت ہولڈن کے پستول سے بھی ایک گولی چلی لیکن نشانے پر نہ بیٹھ سکی۔ کیونکہ فرش پر گرتے وقت اس کا ہاتھ چھت کی طرف اُٹھ گیا تھا۔ پھر پستول کو چھوڑ کر اس نے اپنی گردن سے چاقو کھینچ نکالنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی عمران کی گرفت چاقو کے دستے پر مضبوط ہو چکی تھی۔

چاقو کا پھل دستے تک گردن میں اُتر گیا۔۔۔ اور دوسرے جھٹکے میں نرخرے کو کاٹتا ہُوا گردن سے باہر بھی آگیا۔ خرخراہٹ کے ساتھ خون کا فوارہ چھوٹنے لگا تھا۔

اُدھر دیو پیکر حریف دہاڑتا ہُوا اُٹھ کھڑا ہُوا لیکن شاید ابھی تک اُس کی آنکھوں میں اندھیرا چھایا ہُوا تھا۔ عمران نے ہولڈن کا پستول اُٹھایا اور نہایت اطمینان سے اس کی پیشانی کا نشانہ لے کر فائر کر دیا۔

عین اسی وقت ہال میں اندھیرا چھا گیا۔ کچھ دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں بھی سنائی دیں اور عمران بڑی پھرتی سے قریبی دیوار سے جا لگا۔ وہ کچھ نہیں جانتا تھا کہ اب کیا ہوگا؟ میڈ بلینا کا دُور دُور پتہ نہیں تھا۔

"یہاں کیا ہو رہا ہے؟" کسی نے اونچی آواز میں پوچھا۔ پھر دوسری آواز آئی۔ "فیوز بکس دیکھو۔"

عمران کے ایک ہاتھ میں چاقو تھا اور دوسرے میں پستول لیکن لاحاصل۔ وہ تو اس اندھیرے سے فائدہ بھی نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ کدھر جاتا۔ برقی نظام کے تحت کُھلنے اور بند ہونے والے دروازوں کے آپریشن سوئچ کہاں تلاش کرتا۔ تو گویا اب وہ صرف اتنی دیر کے لیے محفوظ تھا جب تک کہ ہال میں دوبارہ روشنی نہ ہو جاتی۔

اچانک کسی نے اس کا بازو پکڑ کر سرگوشی کی۔ "چُپ چاپ چلے آؤ، میرے ساتھ۔"

وہ تو اُس سے پہلے ہی میڈ بلینا کے لباس کی مخصوص خوشبو محسوس کر چکا تھا ورنہ چاقو والا ہاتھ کبھی کا گھوم گیا ہوتا۔

وہ، اُس کا بازو تھامے دیوار ہی سے لگی ہُوئی چلنے لگی۔ عمران بڑی احتیاط سے چل رہا تھا۔۔۔ ایسے حالات میں بھی اس کا ذہن اسی مسئلے سے اُلجھا ہُوا تھا کہ آخر یہ عورت کیا کر رہی ہے؟ اور حقیقتاً اُس کا مقصد کیا ہے؟

"ذرا سنبھل کر!" کچھ دُور چلنے کے بعد میڈ بلینا نے سرگوشی کی۔ "یہاں سے زینے شروع ہوتے ہیں۔۔۔ رُک جاؤ۔۔۔ بس دایاں پیر احتیاط سے آگے بڑھاؤ۔ میں دو زینے اُتر گئی ہوں۔۔۔ بس بس، ٹھیک۔"

تین زینے اُترنے کے بعد عمران نے دروازے کے سرکنے کی آواز سنی تھی۔ شاید زینوں والا راستہ مسدود ہو گیا تھا۔ وہ خاموشی سے زینے اُترتا رہا۔ سطح زمین پر پہنچنے کے بعد پھر کسی دروازے کے بند ہونے کی آواز سنائی دی تھی۔

عمران نے اس دوران میں پستول اور چاقو کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔ زینے طے کرتے وقت پستول تو جیب میں ڈال لیا لیکن چاقو کو بدستور ہاتھ ہی میں رکھا۔

"اگر تم تھکن محسوس کر رہے ہو تو ذرا دیر کو بیٹھ جاؤ۔" میڈ بلینا نے کہا۔ اِس بار وہ اونچی آواز میں بولی تھی۔

"شکریہ! ویسے یہ ایک خطرناک کھیل تھا۔" عمران نے کہا اور وہیں بیٹھ گیا۔

"لیکن مجھے، تمھاری صلاحیتوں پر اعتماد تھا۔"

"وہ دیو زاد مفت میں مارا گیا۔"

"اُسے یہاں کوئی بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ وہ ہولڈن کا دست راست تھا۔"

"باہر تم، مجھے چھوڑ کر کیوں بھاگ گئی تھیں؟"

"تم سے الگ رہ کر تمھاری حفاظت کرنا چاہتی تھی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ٹھیک اُس وقت، تمھارے پاس کیسے پہنچ سکتی تھی، جب تمھیں، میری ضرورت تھی؟"

"جوزف کہاں ہے؟" عمران نے مضطربانہ انداز میں پوچھا۔

"محفوظ ہے۔۔۔ اُسے بھی عمارت سے نکال دیا گیا ہے۔۔۔ اور اب جیمسن جھینگے کو بھی لے جاؤ۔ تب یہاں کا انچارج کچھ اس طرح اپنی رپورٹ مرتب کرے گا کہ تم یہاں ہنگامہ برپا کرنے کے بعد جیمسن کی مدد سے فرار ہو گئے۔"

"مریخ سے؟" عمران نے چُبھتے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔

"خدا کی پناہ! ہر وقت تمھارا ذہن جاگتا رہتا ہے؟"

"آخر تم اتنی بدحواس کیوں ہو رہی ہو؟"

"تم یہیں ٹھہرو! میں ابھی آئی۔ یہاں سے ہلنا بھی نہیں۔"

وہ، اُسے اندھیرے میں چھوڑ کر چلی گئی لیکن دوبارہ واپسی میں دیر نہیں لگائی تھی۔۔۔ اور اس بار عمران نے کئی قدموں کی چاپیں سُنیں۔

"یہ دونوں بھی آگئے۔ اب اُٹھو۔" وہ، اس کے قریب پہنچ کر بولی۔ "فی الحال، ایک غار میں تمھیں قیام کرنا پڑے گا اور پھر کل ٹرانسمٹ کر دیے جاؤ گے۔" عمران کچھ نہ بولا۔

محدود روشنی والی ٹارچ کے سہارے وہ راستہ طے کرتے رہے۔ یہ ایک تنگ سا پہاڑی درّہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ چلتے رہے۔۔۔ درّے سے گزر کر انھیں پھر چڑھائی پر چلنا پڑا۔۔۔ یہ سفر خاموشی سے طے ہو رہا تھا۔ میڈ بلینا، ٹارچ لیے آگے آگے چل رہی تھی۔ عمران اُس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا پھر جیمسن اور جوزف تھے۔

بالآخر وہ ایک غار تک جا پہنچے اور عمران نے میڈ بلینا سے پوچھا۔ "کیا اندھیرے ہی میں پڑے رہیں گے؟"

"نہیں۔۔۔ یہاں روشنی کا انتظام ہو سکے گا۔ کیونکہ یہ روشنی باہر سے نہ دیکھی جا سکے گی اور تم لوگ، میری عدم موجودگی میں باہر نکلنے کی کوشش مت کرنا۔"

پھر اُس نے ایک بڑا سا کاربائیڈ لیمپ روشن کر دیا تھا، جو وہاں پہلے ہی سے موجود تھا۔ میڈ بلینا چلنے لگی تو عمران بھی اُس کے ساتھ ہی غار کے دہانے کی طرف بڑھتا ہُوا بولا۔ "تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔"

"ضرور کرو۔" وہ غار کے دہانے کے قریب رُکتی ہُوئی بولی۔

عمران نے ہنس کر کہا۔ "دو طرفہ مار کرنے کی ماہر ہو۔"

"کیا مطلب؟"

"ہولڈن نے تمھارے متعلق مجھ سے جو سوالات کیے تھے، وہ رٹے رٹائے مکالموں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے تھے۔"

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

"اُسے شبہ تک نہیں تھا کہ تم، تھریسیا ہو لیکن تم، اُس کی موت چاہتی تھیں اور وہ، مجھے مار ڈالنا چاہتا تھا اور اس کی تدبیر تم ہی نے سجھائی تھی۔ حفاظت خود اختیاری کے تحت یا اپنے کسی اور آدمی کی جان بچانے کے لیے وہ، مجھے مار سکتا تھا۔ تمھاری تنظیم کا قانون ایسی صورت میں اُس سے باز پرس نہ کرتا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو اتنے نپے تُلے انداز میں وہ، میرے ہاتھوں نہ مارا جاتا۔ چونکہ اسکیم خود تمھاری مرتب کردہ تھی۔ اسی لیے تم، مجھے نکال لے جانے کے لیے ٹھیک وقت پر صحیح جگہ پہنچ سکیں۔"

"کیا مجھ سے ایسی بکواس کرتے وقت تمھیں خوف نہیں محسوس ہوتا؟" میڈ بلینا تیز لہجے میں بولی۔

"بس یہ جتانا تھا کہ تم، اس معاملے میں بھی مجھے بے وقوف نہیں بنا سکیں اور دوسری بات یہ کہ میں نے مریخ ہی پر رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"

"زیادہ ہاتھ، پیر نہ پھیلاؤ، ورنہ مارے جاؤ گے اور ہاں، وہ چاقو اب مجھے واپس کر دو۔"

"یہ کیا بات ہُوئی، کچھ تو رہنے دو، میرے پاس۔ کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ میں تم پر حملہ کر بیٹھوں گا؟"

"جہنّم میں جاؤ۔۔۔" کہتی ہوئی وہ، غار کے دہانے سے نکل گئی۔ عمران ان دونوں کے پاس واپس آگیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے، یور میجسٹی؟" جیمسن نے پوچھا۔

"گورنری سے برطرف کر دیے گئے ہو۔ اب پھر وہی جُمّن کے جُمّن۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"اگر ممکن ہُوا تو میرے ساتھ جاؤ گے۔"

"یعنی ہم سب ساتھ ہی ٹرانسمٹ ہوں گے۔"

عمران کچھ نہ بولا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب تھریسیا پر اعتماد کرے یا نہ کرے، جس طرح دو طرفہ سازش کرکے اُس نے ہولڈن کو ختم

کمرایا تھا اُسی طرح معلوم نہیں، اب اُن کے لیے کس قسم کا جال تیار کر رہی ہو... نہیں، وہ اپنے مریخ والے اسکینڈل کا راز فاش نہیں ہونے دے گی۔ اس حد تک اُس پر اعتماد نہیں کر سکے گی۔... اور خود اُس کا کیا فرض ہوگا؟ کیا وہ ساری دُنیا کو اس تنظیم کے ہاتھوں بلیک میل ہونے دے گا۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اُس کے ذہن نے جواب دیا۔ اُس نے دونوں کو غار سے نکل چلنے کا اشارہ کر کے ہونٹوں پر انگلی رکھ لی۔ یعنی وہ چُپ چاپ نکل چلیں۔ دونوں نے تعمیل کی تھی۔ غار سے نکل کر عمران نے نیچے جانے کے بجائے چڑھائی ہی پر چڑھتے چلے جانے کا فیصلہ کیا۔ دونوں خاموشی سے اُس کی تقلید کرتے رہے تھے۔ آخر جیمسن کا دم گھٹنے لگا اور اُس نے آہستہ سے کہا "یہ سیاہ فام عورت اتنی ہمدرد کیوں ہو گئی ہے؟"

عمران چلتے چلتے رُک گیا اور اُس کی طرف مڑے بغیر سوال کیا "اُس نے تم سے کیا کہا تھا؟"

"یہی کہ مجھے بھی آپ دونوں کے ساتھ ٹرانسمٹ کیا جائے گا اور وہ مجھے عمارت کے ایک تہ خانے میں لے گئی تھی۔"

"تم اور جوزف کس طرح یکجا ہوئے تھے؟"

"یہ اُس تہ خانے میں پہلے سے موجود تھا۔"

"تم، اُس تہ خانے میں کیسے پہنچے تھے جوزف؟" عمران نے سوال کیا۔

"مجھے تو وہ سفید بندریا سیدھی وہیں لے گئی تھی اور بند کر دیا تھا کہنے لگی کہ یہاں شراب کسی طرح بھی نہیں پہنچ سکے گی پھر میں، وہاں تنہا رہ گیا تھا۔"

"پھر ہم دونوں کو آپ تک پہنچا دیا۔" جیمسن نے کہا۔

"یہی سب سے بڑی غلطی کی تھی۔" عمران غصیلے لہجے میں بولا اور پھر چل پڑا۔

"لیکن شاید ہمیں، اسی غار سے ٹرانسمٹ کیا جاتا؟" جیمسن نے کہا۔

"میں، مریخ ہی پر رہنا چاہتا ہوں۔" عمران بولا "اسی لیے غار سے نکل بھاگا۔"

"تو بھاگ کر اوپر کیوں چڑھے جا رہے ہیں؟"

"اُسے دھوکے میں رکھنے کے لیے۔" عمران نے جواب دیا۔

"بھاگنے والے عموماً ایسا راستہ اختیار کرتے ہیں کہ بھاگتے ہی چلے جائیں۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"پہاڑ کی چوٹی سے ہم آسمان پر چھلانگ نہیں لگا سکیں گے اتنی عقل وہ بھی رکھتی ہے لہٰذا ہمیں نیچے ہی تلاش کیا جائے گا۔"

"بات تو ٹھیک ہے، باس! لیکن اگر ہم بھوکوں مر گئے ہو؟"

"خاموشی سے چلتے رہو۔"

سردی شدید تھی لیکن جس محنت شاقہ سے وہ دوچار تھے۔ اُس نے سردی کے احساس کو بڑی حد تک کم کر دیا تھا۔

آخر کار وہ ایسی جگہ پہنچ گئے، جہاں سے آسمان ہی کی طرف چھلانگ لگائی جا سکتی تھی یعنی یہ اس جگہ کی انتہائی بلندی تھی۔ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد انہیں یہیں سر چھپانے کو ایک ایسی جگہ مل گئی جہاں بارش سے بھی محفوظ رہ سکتے تھے۔ یہ ایک چھوٹا سا قدرتی سائبان تھا عمران نے ان دونوں سے کہا کہ اگر وہ سونا چاہیں تو سو سکتے تھے۔ وہ خود جاگتا رہے گا... اور پھر وہ دونوں، نہیں، نہیں کرتے رہنے کے باوجود بھی سو گئے تھے۔ عمران جاگتا اور سوچتا رہا لیکن کچھ دیر بعد اُس کے ذہن پر بھی نیند کی یورش ہو گئی اور وہ بھی بے خبر ہو گیا۔

پھر شاید جوزف کی آنکھ پہلے کھلی تھی اور اُس نے اُن دونوں کو جگایا تھا۔ شاید سورج طلوع ہو گیا تھا لیکن اُوپر چھائی ہوئی سبز دُھند کی وجہ سے اب بھی کھل کر اُجالا نہیں پھیلا تھا۔ عمران نیچے وادی میں دیکھنے لگا۔ پوری وادی صاف نظر آ رہی تھی، وہ عمارت بھی دکھائی دے رہی تھی جس سے وہ فرار ہوئے تھے۔ دفعتاً وہ چونک پڑا۔ پھر دونوں ہاتھوں سے آنکھیں ملیں اور دوبارہ وادی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"جیمسن، ذرا میرے قریب آؤ۔" وہ مڑ کر بولا اور جیمسن اُٹھ کر اُس کے پاس پہنچ گیا۔ "ذرا یہاں سے اس وادی کو دیکھو... کیا معلوم ہوتا ہے؟"

"مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا، جناب! اس کے علاوہ کہ یہ پہاڑوں سے گھری ہوئی ایک وادی ہے۔"

"پہاڑوں کے اس گھراؤ نے سطح زمین کی کیا شکل بنا دی ہے؟"

"اوہ ٹھہریے! ہاں، کوئی پیٹرن بن تو رہا ہے۔ اوہ... ٹھیک! مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی جانور کی مادہ، اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہو۔"

"گڈ!" عمران، اُس کی پشت پر ہاتھ مار کر بولا "غور کرو کیا وہ گدھی معلوم نہیں ہوتی۔"

"کمال ہے۔ واقعی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی گدھی اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہو۔"

"ب... باؤل دے سوف!" عقب سے جوزف کی آواز آئی۔

"ہائیں، تم، فرانسیسی بھی جانتے ہو؟" جیمسن پلٹ کر بولا۔

"تم جیت گئے، باس! تم نے معمہ حل کر لیا، باس! اب میں مرنے کو بھی تیار ہوں۔ یہ مریخ ہرگز نہیں ہے۔ نازی، مریخ پر کب پہنچے تھے؟ سب بکواس ہے۔"

جیمسن حیرت سے آنکھیں پھاڑے جوزف کو دیکھے جا رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔" عمران ہاتھ ہلا کر بولا "اب میں نے فرار ہونے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔"

"میں کچھ بھی نہیں سمجھا یور میجسٹی!"

"ہمیں اس عمارت کو تباہ کرنا ہے۔"

"کیا تھپڑ مار مار کر گرائیں گے اسے؟"

"اس سے پہلے بھی خالی ہاتھ بہت کچھ کر چکا ہوں، تم، اس کی فکر مت کرو۔"

"میرا خیال ہے کہ اس عمارت میں ڈھائی تین سو افراد موجود ہیں اور ہم صرف تین ہیں؟"

"جس تین میں باس بھی شامل ہوں، اُسے کم از کم ایک ہزار سے ضرب دے دیا کرو۔" جوزف نے کہا "اس عمارت پر حملہ کیے بغیر تو میں بے موت مارا جاؤں گا۔"

"یہ کیا بات ہوئی؟" جیمسن نے آنکھیں نکالیں۔

"اس لیے کہ اس عمارت کے علاوہ یہاں اور کہیں شراب نہیں مل سکتی؟"

"دوسری طرف بھی تو دیکھیں کہ اُدھر کیا ہے؟" عمران بولا "تم دونوں اُدھر ہی ٹھہرو... نگاہ رکھنا کہ اُن میں سے کوئی اِدھر تو نہیں آتا۔"

دوسری طرف پہنچنے میں قریباً دس منٹ صَرف ہوئے تھے لیکن دوسری جانب نیچے دیکھ بھی نہیں پایا تھا کہ کسی طیارے کا شور سنائی دیا۔ اس طرف چھپنے کے لیے بہتیری جگہیں نظر آئی تھیں۔ وہ بڑی پھرتی سے ایک دراڑ میں رینگ گیا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ جوزف نے بھی اُسی پناہ گاہ کو استعمال کیا ہوگا، جس میں رات بسر کی تھی۔ طیارے کی آواز کی سمت کا تعین نہیں کر سکا تھا۔ ویسے اُسے یقین تھا کہ اُس کی اُڑان فی الحال نیچی ہی ہوگی لیکن اگر ویسا ہی طیارہ ہوا جیسا اُن کے یہاں پہنچنے پر عمارت تک لائے جانے کے لیے استعمال ہوا تھا تو وہ کسی جگہ بھی لینڈ کر سکے گا۔ طیارے کی آواز دُور ہوتی چلی گئی، شاید نیچی پرواز کے ذریعے اُن کی تلاش جاری تھی۔ وہ پھر دراڑ سے نکلا۔ جوزف اور جیمسن کی فکر سر پر سوار ہو گئی تھی۔ کہیں وہ دیکھ نہ لیے جائیں۔ اُن کی پناہ گاہ، انہیں چھپانے کے لیے ناکافی ہوگی۔ اُس رُخ سے دیکھ لیے جانے کا خدشہ تھا۔ جدھر سے وہ قدرتی سائبان میں داخل ہوئے تھے۔ وہ تیزی سے اس طرف بڑھتا رہا۔ طیارے کی آواز بہت دُور سنائی دے رہی تھی۔ شاید وہ پوری وادی کا چکر لے رہا تھا۔ زیادہ تیز رفتار بھی نہیں معلوم ہوتا تھا۔ ہو سکتا تھا وہی طیارہ ہو جس کے پر ڈھنوں کی طرح ہلتے تھے۔ بالآخر عمران اپنی پناہ گاہ تک پہنچ گیا جہاں وہ دونوں اُس کے منتظر تھے۔

"ہماری تلاش شروع ہو چکی ہے۔" عمران نے کہا "جلدی سے نکل چلو، میں نے چھپنے کے لیے ایک اچھی سی جگہ تلاش کر لی ہے۔"

جوزف نے اس طرح پلکیں جھپکائیں جیسے کچھ سمجھ میں نہیں آیا ہو، پھر جماہی کے لیے بھاڑ سا منہ پھیلا دیا۔ شراب کی طلب نے اُس کے چہرے پر بیزاری بکھیر دی تھی۔ دوسری پناہ گاہ کی طرف بڑھتے وقت وہ خاصا سُست نظر آ رہا تھا۔

"ارے، کیا دم نہیں ہے، پیروں میں؟" عمران جھنجھلا کر بولا۔

"پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے، باس!" جوزف بڑبڑا کر رہ گیا۔

طیارہ شاید پھر پلٹ پڑا تھا لیکن جہاں بھی تھا وہاں سے انھیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ جوزف کی رفتار میں بھی کسی قدر تیزی آ گئی اور وہ کسی نہ کسی طرح، اُس آڑی دراڑ تک پہنچ ہی گئے جس میں چھپ جانے کے بعد وہ کسی زاویے سے بھی نہیں دیکھے جا سکتے تھے۔ اس بار طیارہ، اُن کے اُوپر سے گزر گیا لیکن وہ بہت پہلے ہی اس دراڑ میں پناہ لے چکے تھے۔

تھوڑی دیر تک کوئی کچھ نہ بولا۔ پھر عمران نے کہا "فی الحا شاید ایک ہی طیارہ استعمال کیا جا رہا ہے۔"

"دوسرا میں نے ابھی تک دیکھا ہی نہیں۔" جیمسن نے کہا

"دوسرے سے کیا مراد ہے؟"

"مطلب یہ کہ میں نے یہاں صرف وہی ایک طیارہ دیکھا

"تم بہت پریشان دکھائی دے رہے ہو۔ کیا بات ہے؟"

"آج دراصل میرا اپنی ساس سے جھگڑا ہو گیا تھا۔"

"جھگڑا کس بات پر ہوا تھا؟"

"بات کچھ بھی نہ تھی۔ میں نے اس سے صرف کہا کہ تمہاری جرابیں بہت شکن آلود ہو رہی ہیں۔ ان پر استری کر لو۔"

"مگر اس میں جھگڑنے کی کون سی بات تھی؟"

"وہ دراصل اس وقت جرابیں نہیں پہنے ہوئے تھی۔"

جو آپ لوگوں کو اُس عمارت تک لایا تھا!"

"دوسری طرف کیا ہے، باس؟" جوزف نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"ابھی تک دیکھ ہی نہیں سکا!"

"دوسری طرف بھی اُن ہی لوگوں کا راج ہوگا!" جیمسن نے مایوسی سے کہا۔

طیارے کی آواز دُور ہوتی جا رہی تھی۔ عمران نے کسی قدر اُبھر کر دراڑ سے جھانکا۔ طیارہ بلاشبہ پہاڑ کے اُوپر کی فضا میں پرواز کر رہا تھا۔ کچھ دُور جا کر اُس نے اُسے پھر اپنی ہی جانب مڑتے دیکھا اور پھر سر نیچے کر لیا۔

"اس سلسلے کا پیچھا ہی نہیں چھوڑتا، مردود!" وہ آہستہ سے بڑبڑایا تھا۔

"خالی پیٹ کوہ پیمائی کرنی پڑی تو مزہ آجائے گا!" جیمسن بولا۔

"آپ چاہیں تو واپس جا سکتے ہیں، گورنر صاحب!" عمران نے کہا۔

"ارے، اب گورنر کہاں رہا۔ معزول کر دیا گیا ہوں، آپ کی محبت ہیں!"

"ابھی تک اس کی یہ حرکت میری سمجھ میں نہیں آئی!"

"آخر آپ کو کیا واقعہ پیش آیا تھا؟"

"وہی جو آپ کو پیش آیا تھا۔ وہ ہم تینوں کو ٹرانسمٹ ہی کرنے کے لیے تو اُس غار میں لے گئی تھی!"

"جی ہاں، مجھ سے تو یہی کہا تھا!"

عمران کچھ نہ بولا۔ طیارہ پھر اُن کے سروں پر سے گزر گیا۔

"میرا خیال ہے کہ یہاں، ہماری موجودگی محسوس کر لی گئی ہے!" عمران آہستہ سے بولا۔

"محض غلط فہمی کی بنا پر ایسا ہوا!" جیمسن بڑبڑایا۔

"کیا مطلب؟"

"اگر وہ ہمیں مار ڈالنا چاہتے تو وہیں مار ڈالتے۔ غار میں پہنچانے کی کیا ضرورت تھی!"

"اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ میں نے کیا، کیا تھا تو تم اُچھل پڑو گے!" عمران نے کہا۔

"تو بتائیے نا...؟"

"گھر پہنچ کر، اگر پہنچ سکے!"

"شاید بھوکوں مرنا بھی مقدّر ہو چکا ہے!" جیمسن ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"بب... باس... میری بات سُنو!" جوزف کی آواز آئی ساتھ ہی وہ ناک سے شُوں شُوں بھی کیے جا رہا تھا۔

"تو بھی سُنا دے جو کچھ سُنانا چاہتا ہو!"

"کہیں گوشت بھونا جا رہا ہے۔ باس!"

"اب بھی سو رہا ہے، شاید!"

"یقین کرو، باس! میرے قریب چلے آؤ!"

عمران سینے کے بل رینگتا ہوا، اُس کی طرف بڑھنے لگا اور قریب پہنچنے پر اُس کے بیان کی تصدیق ہو گئی۔ بلاشبہ کہیں قریب ہی گوشت بھونا جا رہا تھا۔ کچھ اور آگے بڑھا تو ہوا کا جھونکا بھی محسوس ہُوا۔ اُس نے پلٹ کر اُنھیں بھی اُسی جانب بڑھنے کا اشارہ کیا۔ اُدھر جہاز نے عین اُن کے اُوپر چکر لگانا شروع کر دیا تھا۔

پھر عمران، اُس جگہ پہنچ گیا، جہاں سے ہوا کے جھونکے اپنے ساتھ بُھنے ہوئے گوشت کی مہک لا رہے تھے۔ یہاں دراڑ کے اختتام نے کسی غار کے دہانے کی شکل اختیار کر لی تھی اور اس پہاڑی سلسلے کے دوسری طرف کے مناظر یہاں سے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ جہاز پھر دُور چلا گیا تھا۔

"وہ دیکھو، باس! وہ، اُدھر کوئی بڑا جانور بھونا جا رہا ہے!" جوزف نے آہستہ سے کہا۔

"میں دیکھ رہا ہوں... اور یہ فوجی معلوم ہوتے ہیں۔ کئی خیمے بھی ہیں۔ کسی مُلک کی سرحدی چوکی بھی ہو سکتی ہے!"

"کس مُلک کی؟" جیمسن نے یونہی رَوا رَوی میں سوال کیا۔

"بڑی مشکل سے تو تم مریخ سے زمین پر آئے ہو۔ اب کچھ دن جغرافیہ پڑھو۔ خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس مُلک کی... سرحد ہے!"

"دیکھو، باس! اُدھر وہ سبز رنگ کی دُھند بھی نہیں ہے!" جوزف نے کہا۔

"سبز رنگ کی دُھند تو اُس وادی کو فضائی جائزے سے بچائے رکھنے کے لیے قائم کی جاتی ہے۔ کتنے ہی جہاز، اس کے اُوپر سے گزر جاتے ہوں گے اور بلندی سے یہ اُنھیں اس خطے کی ہریالی معلوم ہوتی ہو گی!"

"غالباً یہی چکر ہے!" جیمسن سر ہلا کر بولا۔ "لیکن سوال تو یہ ہے کہ ہم، اِس بھونے جانے والے جانور سے اپنا حصّہ کس طرح حاصل کریں؟"

"یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ تم اُسے کھا بھی سکو گے یا نہیں!" عمران نے کہا۔ "ویسے تو نہیں ہو سکتا؟"

جیمسن اس طرح مُنہ بنا کر رہ گیا جیسے یہ ریمارک گراں گزرا ہو لیکن کچھ بولا نہیں۔ اچانک وہی جہاز، جو کچھ دیر پہلے اُن کے سروں پر منڈلاتا رہا تھا۔ سامنے سے آتا دکھائی دیا۔ پھر خیموں کے اُوپر پہنچ کر معلق ہو گیا اور چند لمحے اسی پوزیشن میں رہ کر نیچے اُترنے لگا۔ خیموں کے قریب ہی اُس نے لینڈ کیا تھا۔

"اوہ، تو یہ فوجی بھی اُنہی کے ساتھی ہیں!" جیمسن بولا۔

طیارے سے دو آدمی اُتر کر ایک خیمے میں گُھس گئے۔

عمران خاموشی سے دیکھتا رہا۔ پھر وہ کسی قدر ترچھا ہو کر بائیں جانب دیکھنے لگا۔ پھر آہستہ سے بولا۔ "اگر ہم تھوڑی سی محنت کریں تو ان خیموں کے عقب میں پہنچ جائیں گے!"

"ہاں، اُدھر ایسی چٹانیں موجود ہیں لیکن پہنچیں گے کس طرح؟ ہر حال میں دیکھے جانے کا خطرہ ہے!"

"اس کے لیے ہمیں اُدھر ہی جانا پڑے گا، جہاں سے چلے تھے!"

"اب تو بھوک کے مارے دَم نکل رہا ہے، میرا!" جیمسن بڑبڑایا۔

"نئی نئی گورنری چھنی ہے، آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا!" عمران ہنس کر بولا۔

"آخر آپ کرنا کیا چاہتے ہیں؟"

"میں یہ چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے اس عمارت کو تباہ کر دوں۔ جس سے ساری دُنیا کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے!"

"میں نہیں سمجھا!"

"پھر سمجھا دوں گا۔ یہ وقت باتوں میں ضائع کرنا نہیں چاہتا... آؤ!"

وہ پھر رینگتے ہوئے اُسی مقام پر پہنچے تھے، جہاں سے دراڑ میں داخل ہوئے تھے... لیکن دراڑ سے نکلتے ہی منظر بدلا ہُوا نظر آیا۔ سبز رنگ کی دُھند غائب ہو چکی تھی اور اُس کی جگہ سفید بادلوں نے لے لی تھی... اور پھر ایک بے حد چمکدار گولا بادلوں کے درمیان چکراتا نظر آیا اور برف باری شروع ہو گئی۔

"چلو جلدی کرو!" عمران مضطربانہ انداز میں بولا۔ "پھر دراڑ میں اُتر چلو!"

"اب آئی شامت!" جیمسن کراہا۔

"حواس بحال رکھو!" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔ پھر وہ دراڑ میں اُتر گئے اور دوسری جانب دہانے کی طرف بڑھنے لگے۔ اُدھر طیارے کا انجن پھر جاگ پڑا تھا۔ دہانے کے قریب پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ فوجی وردیوں میں ملبوس لوگ خیموں سے نکل نکل کر طیارے کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ اُس پر سوار ہوئے اور طیارہ اُوپر اُٹھتا چلا گیا۔ پھر مخالف سمت میں اُفقی پرواز کرنے لگا۔ اس جانب بھی برف باری شروع ہو گئی تھی۔

"سنو" عمران اُن کی طرف مڑ کر بولا۔ "تھریسیا نے کسی ٹھنڈے سورج کا ذکر کیا تھا۔ اگر یہ وہی ہے تو اتنی برف باری ہوگی کہ ہم جہاں بھی ہوں، برف میں دب کر فنا ہو جائیں!"

"تت... تو یہ دہانہ بھی برف سے بند ہو سکتا ہے!" جیمسن سردی سے کانپتا ہوا بولا۔

"ایسا ہی نظر آ رہا ہے!" عمران نے کہا۔ "اگر مرنا ہی ہے تو جدوجہد کرتے ہوئے کیوں نہ مریں۔ چوہوں کی طرح کیوں مریں؟"

"تم بے فکر رہو، باس! میں بالکل خائف نہیں ہوں!" جوزف پُرعزم لہجے میں بولا... اور اُنھوں نے باہر نکل کر نیچے اُترنا شروع کر دیا۔

خیموں تک پہنچنے میں دیر نہیں لگی تھی۔ ایک ایک خیمے میں گھستے پھرے۔ کئی خیموں میں خاصا اسلحہ نظر آیا۔ ایک جگہ، ایک ہلکی توپ بھی دکھائی دی اور عمران اچھل پڑا۔

"ضرور فائر کروں گا!" اُس نے جیمسن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں سمجھا، جناب! کس پر فائر کریں گے؟"

"اس توپ کو خیمے سے باہر نکال لے چلو!"

"میں کچھ نہیں سمجھ رہا!" جیمسن اپنے بال نوچتا ہُوا بولا۔

"میں کہتا ہوں، بکواس مت کرو، جلدی کرو!"

جوزف توپ کو ہاتھ لگا چکا تھا لیکن پھر عمران اُسے روکتے ہوئے بولا۔ "نہیں، احمقانہ خیال ہے۔ اس سے صحیح نشانہ نہیں لیا جا سکتا۔ وہ بادلوں میں تیزی سے چکراتا پھر رہا ہے۔ میں رائفل ہی استعمال کروں گا!"

"میں پھر کہتا ہوں، سوچ سمجھ لیجیے!" جیمسن نے کہا۔

"شٹ اپ!" عمران نے کہا اور ایک رائفل اٹھا کر اس کا میگزین چیک کرتا ہُوا خیمے سے نکل آیا۔

چمکدار گولا بادلوں میں بدستور چکراتا پھر رہا تھا۔ وہ اتنا ہی روشن تھا کہ برف کی چادر سے بھی صاف نظر آ رہا تھا۔ اس نے رائفل اٹھائی۔ گولے کے ساتھ ہی ساتھ

رائفل کی نال بھی حرکت کر رہی تھی۔ دفعتاً عمران نے فائر کر دیا اور پھر قیامت ٹوٹ پڑی۔ اتنا زبردست دھماکا ہوا تھا کہ وہ منہ کے بل گر گئے اور پھر ایسا لگا جیسے ان پر جہنم کا دہانہ کھول دیا گیا ہو۔ پھر گرم ہوا کا اتنا زبردست جھکڑ چلا کہ خیموں کی طنابیں اکھڑ گئیں اور وہ دور تک گھسٹتے چلے گئے۔

اگر یہ لوگ پہلے سے نہ گر گئے ہوتے تو ہوا کا جھکڑ انہیں بھی اڑا لے جاتا۔ عمران کے ہوش و حواس برقرار تھے۔ اس نے اٹھ کر رائفل اٹھائی اور اس خیمے کی طرف دوڑا، جو ایک چٹان سے الجھ کر رک گیا تھا۔ جوزف اور جیمسن اس کے پیچھے آئے تھے اور ان کے ہاتھوں میں بھی رائفلیں تھیں۔ عمران نے گرے ہوئے خیمے کا ایک گوشہ اٹھایا اور اس کے نیچے گھس گیا۔ جوزف اور جیمسن نے بھی اس کی تقلید کی۔

برف باری رک گئی تھی اور سفید بادل بھی چھٹنے لگے تھے۔ وہ بدستور اسی گرے ہوئے خیمے کے نیچے چھپے رہے۔ فضا میں اب بھی آنچ سی محسوس ہو رہی تھی اور وہ پسینے میں نہاتے جا رہے تھے۔

"باس! کب تک اس طرح پڑے رہیں گے؟" جوزف نے کہا۔ "اگر تم اس عمارت کو تباہ کرنا چاہتے ہو تو پھر اس دراڑ تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ مجھے وہاں ایک گرینیڈ بھی ملا تھا۔ ایسا گرینیڈ جسے رائفل کی نال کے آگے لگا کر بھی پھینکا جا سکتا ہے۔"

"آدھا سیاہ اور آدھا سرخ تو نہیں ہے؟" جیمسن نے پوچھا۔

"ہاں، ہاں۔ ایسا ہی ہے۔"

"بڑی خطرناک چیز ہاتھ لگ گئی ہے۔ اسے یہ لوگ "کوسمک بل ڈوزر" کہتے ہیں اور اس سے پہاڑ توڑنے کا کام لیا جاتا ہے۔" جیمسن نے کہا۔

"تب تو وہ عمارت ..." عمران کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"میں ہرگز رائے نہ دوں گا جناب!" جیمسن جلدی سے بولا۔ "ابھی آپ ایک نامعلوم چمکدار شے پر فائر کر کے دیکھ چکے ہیں۔ کیا حشر ہوا تھا۔ پوری عمارت میں برقیاتی جال بچھا ہوا ہے اور پتہ نہیں کن کن اقسام کے خطرناک مادوں کے ذخیرے اس میں موجود ہوں۔ اس کی تباہی سے سینکڑوں میل کا رقبہ متاثر ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ اسے ڈھانے کے سلسلے میں ہم خود بھی فنا ہو جائیں۔ ذرا اس پر بھی سنجیدگی سے غور کر لیجیے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔"

دفعتاً طیارے کا شور پھر سنائی دیا... اور وہ چوکنے ہو گئے۔ انہوں نے طیارے کو اترتے دیکھا۔ اس نے ٹھیک اسی جگہ لینڈ کیا، جہاں پہلے اتر چکا تھا۔

وہی فوجی، اس سے اترے اور ایک قطار میں کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد لاؤڈ اسپیکر سے عمران کو پکارا جانے لگا۔ آواز میڈ ہلینا کی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی۔

"جہاں کہیں بھی ہو، ہاتھ اٹھائے ہوئے سامنے آجاؤ۔ تمہیں پناہ دی جاتی ہے۔ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ قصور تمہارا نہیں تھا۔ تمہیں تشدد پر آمادہ کرنے کے لیے بے ایمان ہولڈن نے ایک ڈرامہ اسٹیج کیا تھا۔ زیرولینڈ میں انصاف ہوتا ہے۔ تمہیں جب بھی سزا دی گئی تو زمین پر دی جائے گی۔ مریخ پر تم، ہمارے مہمان تھے۔ تم، یہاں اس لیے نہیں لائے گئے تھے کہ تمہیں سزا دی جائے۔ بلکہ اپنی روایت کے مطابق ہم اب بھی یہی چاہتے ہیں کہ تم، ہماری دشمنی سے ہاتھ اٹھا لو۔ اس لیے ہم، تمہیں دکھانا چاہتے تھے کہ ہم زمین کی بڑی طاقتوں سے بہت زیادہ طاقتور ہیں۔ ہیلو! عمران... ہیلو! جہاں کہیں بھی ہو، سامنے آجاؤ... ورنہ ہم، اس پر بھی قادر ہیں کہ تم بلبلاتے ہوئے اپنی پناہ گاہ سے نکل پڑو لیکن اس صورت تمہارے جسم پر بڑے بڑے آبلے ہوں گے۔ تمہیں صرف تین منٹ دیئے جاتے ہیں۔ غیر مسلح ہو کر سامنے آجاؤ۔"

"مکاری کر رہی ہے باس! رائفل پر چڑھاؤ گرینیڈ اور طیارے پر فائر کر دو۔ سب ختم ہو جائیں گے۔" جوزف نے آہستہ سے کہا۔

"نہیں، جو کچھ کہہ رہی ہے۔ وہی کرو۔ ہم نہیں جانتے کہ حقیقتاً کہاں ہیں؟ یہاں سے نکلنا دشوار ہو جائے گا۔ مجھے دراصل غلط فہمی ہوئی تھی، وہ جو کچھ بھی مجھ سے کرا چکی تھی، اس کے جواز کے لیے اس عمارت سے ہمارا فرار ضروری تھا۔ اپنے لوگوں کو مطمئن کرنے کے بعد وہ پہلے بھی یہی کرتی، جو اب کر رہی ہے۔ بہرحال، ایک بات اچھی طرح یاد رکھنا کہ اس پر یہی ظاہر کرنا ہے کہ ہم خود کو مریخ ہی پر سمجھ رہے ہیں، زمین پر نہیں... اور اس کا ذکر قطعی نہ آنے پائے کہ ہم، پہاڑ پر سے وادی کا جائزہ لے کر کسی نتیجے پر پہنچ چکے ہیں، میرا مطلب ہے کہ گدھی اور اس کے بچے کا ذکر ہرگز نہ آنے پائے، ورنہ ہم سچ مچ مار دیئے جائیں گے۔"

"آخر قصہ کیا تھا؟" جیمسن نے پوچھا۔

"قصہ دہرانے کا وقت نہیں ہے۔ بس، اب میں اس خیمے کو الٹتا ہوں۔ سارا اسلحہ زمین پر ڈال دو اور ہاتھ اٹھائے ہوئے کھڑے ہو جانا۔ مکاری کے مقابلے میں مکاری ہی کارآمد ثابت ہوتی ہے۔" پھر تینوں اپنے اپنے ہاتھ اٹھائے خیمے کے نیچے سے برآمد ہوئے تھے۔

انہیں طیارے میں بٹھایا گیا۔ میڈ ہلینا۔ اس میں موجود تھی۔ طیارہ، انہیں عمارت تک لایا۔ جوزف اور جیمسن کو اسی کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں، ان کا قیام تھا اور عمران کو تہ خانے کے اسی ہال میں لے جایا گیا، جس میں، اس کے ہاتھوں دو افراد کا خون ہوا تھا۔

لاشیں اب وہاں نہیں تھیں۔ البتہ وہ عورت دکھائی دی، جس نے ہولڈن والے ڈرامے میں، شوہر کے ہاتھوں پٹنے والی عورت کا رول ادا کیا تھا۔ اس کے علاوہ سات آٹھ افراد اور بھی تھے۔

"کیا اس نے زبان کھولی؟" میڈ ہلینا نے ان میں سے کسی کو مخاطب کیا۔

"نہیں، مادام!" ایک نے جواب دیا۔

"تشدد کرو۔ گردن کاٹ دو، اس کی۔ ہرچند کہ مجھے، سارے حالات کا علم ہو گیا ہے لیکن میں سچی بات، اس کی زبان سے سننا چاہتی ہوں۔"

"آپ سنیں گی، مادام!" اس آدمی نے کہا اور خنجر کھینچ کر عورت کی طرف جھپٹ پڑا۔

"نہیں، نہیں،" وہ چیخنے لگی لیکن اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بڑی بے دردی سے جھٹکا دیا۔ اور وہ فرش پر گر گئی۔

"بتاتی ہوں... بتاتی ہوں۔" وہ بلبلائی۔ "مسٹر ہولڈن اور میرے شوہر نے مجھے اس پر مجبور کیا تھا۔ مسٹر ہولڈن نے کہا تھا کہ یہ ایک ایسا مجرم ہے، جسے مر جانا چاہیے لیکن مادام ڈی تھری بی اس کی طرف دار ہیں۔ اس لیے اس کی سزائے موت کی توثیق نہیں کر رہیں۔ لہٰذا ہمیں، اس کے قتل کا جواز پیدا ہی کرنا پڑے گا۔"

"سنا، تم لوگوں نے۔" میڈ ہلینا، دوسروں کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولی۔ "کیا یہ کھلی ہوئی غداری نہیں تھی۔ مادام ڈی تھری بی کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش نہیں تھی۔"

"یقیناً تھی، مادام!" سب نے یک زبان ہو کر کہا۔

"لیکن میں، اس عورت کو معاف کرتی ہوں کیونکہ یہ اپنے شوہر کے دباؤ میں تھی۔"

"ہمارا انصاف زندہ باد!" انہوں نے نعرہ لگایا۔

عمران عجیب نظروں سے میڈ ہلینا کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔

"اب یہ اور اس کے ساتھی زمین پر واپس بھیج دیئے جائیں گے۔" میڈ ہلینا نے کہا اور وہ سب خاموش رہے۔ عورت پر تشدد کرنے والے نے اپنا خنجر نیام میں رکھ لیا تھا۔

میڈ ہلینا، عمران کو ساتھ لیے ہوئے پھر اسی کمرے میں واپس آئی۔ جہاں جوزف اور جیمسن تھے۔ عمران کو اس پر حیرت تھی کہ اس نے ابھی تک ٹھنڈے سورج کی تباہی کے بارے میں کچھ نہیں کہا تھا، جس پر عمران نے فائر کیا تھا۔

"اب تم لوگ، زمین پر واپسی کے لیے تیار ہو جاؤ۔" میڈ ہلینا نے ان سے کہا۔

"ہم تیار ہیں۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"خواہ مخواہ بات اتنی بڑھ گئی۔" میڈ ہلینا نے کہا لیکن عمران کچھ نہ بولا۔

"ہمیں کھانا اور شراب بھی چاہیئے۔" جوزف بول پڑا۔ اس کا لہجہ بے حد غصیلا تھا۔

کھانا اور شراب فوراً مہیا کیے گئے تھے۔ قریباً دو گھنٹے بعد انہیں ایک عجیب سے کمپارٹمنٹ میں لے جا کر کرسیوں پر بٹھا دیا گیا۔ یہاں چاروں طرف کمپیوٹر قسم کی مشینیں لگی ہوئی تھیں اور ان کے چلنے کے شور سے کمپارٹمنٹ

لمبا سفر

"سیٹھانی جی"۔۔۔ مرحوم سیٹھ کے فیملی ڈاکٹر نے اس کی بیوی سے کہا۔۔۔ "میں نے ہمیشہ سیٹھ جی کو یہی مشورہ دیا کہ وہ پیدل چلا کریں لیکن وہ سنتے ہی نہ تھے"۔

"یہی تو غم کھائے جا رہا ہے ڈاکٹر" سیٹھانی بہت اداس نظر آ رہی تھی۔ "میں سوچتی ہوں، وہ تو دو قدم پیدل چلنے کے بھی عادی نہ تھے اب گاڑی کے بغیر اتنا لمبا سفر کر کے خدا کے پاس کس طرح پہنچے ہوں گے"

گونج رہا تھا۔ دفعتاً عمران نے ویسی ہی کیفیت محسوس کی جیسی آبدوز سے ٹرانسمٹ ہوتے وقت محسوس کی تھی اور پھر وہ بالکل بے خبر ہو گیا۔ یہ بھی تو نہ دیکھ سکا کہ جوزف اور جیمسن کے ذرات کس طرح "منتشر" ہوئے تھے۔

دوبارہ ہوش آنے پر خود کو اسی لباس سمیت، جس میں ٹرانسمٹ ہوا تھا، ایک بستر پر پڑا ہوا پایا۔ قریب دو بستر اور بھی تھے، جن پر جوزف اور جیمسن پڑے ہوئے تھے۔

وہ دونوں بہت زیادہ جھنجوڑے جانے پر بیدار ہوئے تھے۔ ہر بستر کے قریب ایک ایک سوٹ کیس بھی تھا۔ عمران نے اپنے بستر کے قریب والا سوٹ کیس کھولا۔ دوسری اشیا کے اوپر ایک لفافہ رکھا ہوا نظر آیا جس پر اسی کا نام تحریر تھا اور لفافے سے برآمد ہونے والی تحریر کے مطابق وہ اس وقت نیویارک کی ایک عمارت تھے۔

سفر خرچ اور پاسپورٹ بھی سوٹ کیس ہی سے برآمد ہوئے۔ پاسپورٹ پر عمران ہی کی تصویر تھی لیکن نام فرضی تھا۔ یہی سب کچھ ان دونوں کے سوٹ کیسوں سے بھی برآمد ہوئے تھے۔

"خیر سے بدھو۔۔۔!" عمران نے جیمسن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور جیمسن تڑسے بولا۔ "نیویارک آ گئے!"

"باس، یہ تو بڑی اچھی بات ہے، ہمیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کیپ کینیڈی میں برف باری ہوئی تھی یا نہیں"۔ جوزف نے کہا۔

"تو پھر اب کیا ارادہ ہے، یور میجسٹی؟" جیمسن نے پوچھا۔

"چپ چاپ گھر واپس چلیں گے"۔

"یعنی آپ انہیں اصل واقعہ نہیں بتائیں گے۔" جیمسن نے کہا۔

"میں براہ راست کچھ بھی نہ کروں گا لیکن چاروں ملکوں کے ان ذمے دار افراد نے اس سلسلے میں میرا حوالہ ضرور دیا ہوگا۔"

"یقیناً دیا ہوگا۔"

"لہٰذا اب تک ہماری حکومت سے رجوع کیا جا چکا ہوگا۔ اب میں صرف اپنی حکومت کو ایک مشورہ دوں گا۔"

"وہ کیا۔۔۔؟"

"میری حکومت بھی سودے بازی کرے۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"ایٹمی ری پروسیسنگ پلانٹ۔" عمران طویل سانس لے کر بولا۔ "بڑی طاقتیں نہیں چاہتیں کہ ہم اپنے یہاں ایٹمی ری پروسیسنگ پلانٹ لگائیں۔"

"بہت خوب۔" جیمسن نے اظہار مسرت کیا۔

"لہٰذا میں کیوں نہ چاہوں گا کہ وہ "زیرولینڈ" کے ہاتھوں بلیک میل نہ ہوں۔ میں صرف اسی صورت میں ان لوگوں کی مدد کروں گا، جب ان ہی میں سے کوئی ہمیں ایٹمی ری پروسیسنگ پلانٹ لگانے میں مدد دینے پر تیار ہو جائے گا۔"

"ہیئر۔۔۔ ہیئر!" جیمسن نے تالی بجائی اور جوزف نے بھی اس کا ساتھ دیا۔

"ویسے میں نے محسوس کیا ہے کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔۔۔" جیمسن بائیں آنکھ دبا کر بولا۔

"کیا مطلب۔۔۔؟" عمران نے آنکھیں نکالیں۔

"تھریسیا شاید آپ سے لو کرتی ہے۔"

"اور مکڑیوں سے شادی کرا دینے پر تلی رہتی ہے۔"

"اگر وہ روبوٹ تھا تو غضب کا تھا۔ ارے چہرہ دیکھ کر دل میں گدگدی ہونے لگتی تھی۔"

"شٹ اپ، یو تھیو شرمپ!"

"لینگویج، یور میجسٹی۔۔۔!" جیمسن برا سا منہ بنا کر بولا۔

ٹھیک اسی وقت کسی نے دروازے پر دستک دی اور وہ تینوں انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر عمران کھنکار کر بولا۔ "کم اِن۔" دروازہ کھلا اور سب سے پہلے جس شخص پر اس کی نظر پڑی، وہ روجر فرینکلن تھا۔ اس کے ساتھ تین باوردی افراد اور بھی تھے۔

"مسٹر عمران! خوش آمدید۔" فرینکلن مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا۔ "اب مجھے تمہاری اہمیت کا علم ہوا ہے۔ اس لیے میں، مریخ پر اپنے رویے کی معافی چاہتا ہوں۔" دونوں نے مصافحہ کیا اور فرینکلن نے عمران سے ان تینوں افراد کا تعارف کرایا۔ یہ بری، بحری اور فضائی افواج کے تین ذمے دار آفیسر تھے۔

"لیکن سوال تو یہ ہے کہ تمہیں، یہاں ہماری موجودگی کا علم کیونکر ہوا!" عمران نے حیرت سے پوچھا۔

"زیرولینڈ سے پیغام موصول ہوا تھا کہ تم تینوں کو بھی زمین پر واپس بھیج دیا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ تم سے کہاں ملاقات ہو سکے گی۔"

"تو سیدھے یہیں چلے آ رہے ہو؟"

"ہم تو پچھلی رات سے یہیں ہیں۔ تمہیں جگانا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ جب تمہاری آوازیں سنیں تو دستک دی۔"

"تو ہم واقعی نیویارک میں ہیں؟"

"ہاں، مسٹر عمران! اب تم، ہمارے مہمان ہو۔"

"شکریہ، اوہ، تو کیا یہ صحیح ہے کہ کیپ کینیڈی میں برف باری ہوئی تھی؟"

"بالکل درست ہے، مسٹر عمران!"

"میڈیلینا نے مجھے، مریخ پر ہی بتا دیا تھا کہ کیپ کینیڈی میں برف باری ہوئی ہے اور اب وہ ہمارے ملک کو بلیک میل کر کے بجٹ کے دسویں حصے کے برابر رقم۔"

"پھر کیا ارادہ ہے۔۔۔؟" عمران نے سوال کیا۔

"ارادوں کی بات حکومت جانے۔ میں تو اس لیے یہاں آیا ہوں کہ میری سرگزشت کی تصدیق ہو جائے۔"

"کیوں نہیں۔۔۔ بھلا تصدیق کیوں نہ کروں گا، جب کہ ہم ساتھ ہی ایک حیرت انگیز آبدوز میں سفر کر چکے ہیں اور وہیں سے ہمارا ٹرانسپورٹیشن یا ٹرانسمیشن، مریخ کے لیے ہوا تھا۔ اگر کہو تو پوری داستان دہرا دوں۔"

"نہیں، اس کی ضرورت نہیں ہے، مسٹر عمران!" ایک آفیسر ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"میرا خیال ہے کہ ایک بار پہلے بھی تم "زیرولینڈ" کے سلسلے کی ایک مہم میں ہمارے ساتھ حصہ لے چکے ہو۔ ہمارے ملک۔۔۔ کی نمائندگی کیلی گراہم نے کی تھی اور شاید تمہاری ہی وجہ سے ہم نے اس مہم میں کسی قدر کامیابی بھی حاصل کی تھی۔"

"شکریہ، لیکن مریخ تک پہنچنا، میرے بس کی بات نہیں۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم، مریخ ہی سے آئے ہو؟"

"اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں یقین نہیں ہے، جنرل!"

"مجھے یقین نہیں ہے۔" اس نے سخت لہجے میں کہا۔ "اس کے باوجود بھی کہ دھمکی کے مطابق کیپ کینیڈی پر برف باری ہو چکی ہے؟"

"اس قسم کی کوئی حرکت زمین ہی کے کسی حصے سے بھی۔۔۔ کی جا سکتی ہے۔"

"لیکن شاید اس کا پتا لگانا بھی محال ہو کہ زمین کے کس حصے سے ہوئی ہے۔"

"بے شک دشوار ہے لیکن ناممکن نہیں۔ محکمۂ موسمیات کے ایک آلے نے سمت کا تعین کر لیا ہے۔"

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ ویسے "زیرولینڈ" تو زمین ہی پر پایا جاتا ہے۔"

"اب میں، تم لوگوں کے کاغذات دیکھوں گا۔" فرینکلن نے کہا۔

"گھر سے کاغذات لے کر نہیں نکلے تھے۔" عمران بولا۔ "ان لوگوں نے ہمارے لیے پاسپورٹ کا انتظام ضرور کیا ہے لیکن ان پر ہمارے صحیح نام درج نہیں ہیں، البتہ تصویریں ہماری ہی لگائی ہیں۔"

"سفر خرچ بھی ہوگا۔۔۔؟" فرینکلن نے پوچھا۔

"ہاں، سفر خرچ بھی ہے اور فرداً فرداً ہدایت نامے بھی۔"

"بالکل یہی ساری چیزیں ہمارے ساتھ بھی تھیں اور ہم چلّی کے شہر کیٹو میں بیدار ہوئے تھے۔" برازیل کے نام پر عمران طویل سانس لے کر رہ گیا اور جوزف اس کی شکل دیکھنے لگا تھا۔

جنرل، جس نے کیلی گراہم کا حوالہ دیا تھا، عمران سے بولا۔ "صرف میں، تم سے تنہائی میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔"

"ضرور، ضرور! مس کیلی گراہم اب کہاں ہیں؟" عمران نے پوچھا۔

"یورپ میں کہیں۔۔۔"

وہ عمران کو دوسرے کمرے میں لایا اور اسے بغور دیکھتا ہوا بولا۔ "باؤل وے سوٹ کا کیا قصہ تھا، مسٹر عمران؟"

"اوہ۔۔۔ تو اطلاع پہنچ گئی؟"

"اس نے کیا تھا؟"

"گدھی اور اس کا بچہ۔۔۔"

"صرف اتنی سی بات پر اتنا بڑا ہنگامہ ہوا تھا۔"

"کچھ بھی ہو، اسے، ان لوگوں نے ضائع کر دیا تھا۔ آگ میں جلا دی گئی تھی۔"

"کن لوگوں نے۔۔۔؟"

علم

> جو شخص اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے وہ اپنے دکھ میں بھی اضافہ کرتا ہے۔ حافظے اور پیش بینی کی قوت سے بھی انسانی کلفت میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ ہمارے الم کا ماخذ یا تو گزشتہ واقعات کا استحضار ہے یا آنے والے واقعات کے متعلق بصیرت۔ خود الم کی کیفیت بہت کم عرصے کے لیے قائم رہتی ہے، موت اتنی تکلیف نہیں دیتی جتنا موت کا خیال یا خوفِ مرگ۔
>
> ــــــــ شوپن ہار

"اُن ہی کے بارے میں چھان بین کر رہا تھا کہ یہ اُفتاد پڑ گئی۔"

"تم نے اُس کی تصویریں بھی تو اُتاری تھیں۔"

"وہ بھی میرے قبضے سے نکل گئیں۔ نیگیٹو بھی ضائع ہو گیا۔"

"ہمیں، باؤل دے سوف نامی پینٹنگ کی مسٹری کا علم ہے، مسٹر عمران!"

"اچھا تو پھر...؟"

"کہیں تم اسی کے لیے تو نہیں پکڑے گئے تھے؟ ورنہ ظاہر ہے کہ زیرولینڈ کو تمہارے ملک سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے؟"

"ظاہر ہے، جنرل! ہماری حیثیت ہی کیا ہے۔ ہم تو ابھی ری پروسیسنگ پلانٹ بھی حاصل نہ کر سکے۔"

"پلیز... پلیز!" وہ ہاتھ اُٹھا کر بولا۔ "سیاست نہیں۔"

"میں سیاست کیا جانوں۔ میں نے تو ایک عام بات کہی تھی۔"

"فی الحال تم، ہمارے مہمان رہو گے۔"

"مہمان یا قیدی...؟"

"یہ بات نہیں ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ تم، مخالف کیمپ کے ہاتھ لگ جاؤ۔"

"اگر لگ بھی گیا تو کیا ہو گا...؟"

"وہ لوگ تمھیں اپنی مشینوں کے حوالے کر کے اُدھیڑ ڈالیں گے۔"

"اور تم کیا کرو گے...؟"

"ہمارا رویّہ دوستانہ ہو گا۔"

"لیکن اُدھیڑو گے تم بھی؟"

"تمہارا لہجہ طنزیہ ہے، مسٹر عمران!" جنرل نے مسکرا کر کہا۔ "کیا باؤل دے سوف کی پینٹنگ میں تم نے کچھ تلاش کرنے کی کوشش بھی کی تھی؟"

"نہ مجھے گدھی سے دلچسپی ہو سکتی ہے اور نہ اُس کے بچّے سے۔ پھر میں اُس میں کیا تلاش کرتا۔ ویسے تم لوگوں کا ذوق شوق دیکھ کر حیرت ضرور ہوئی تھی۔ کئی جانیں چلی گئیں۔ گدھی اور اُس کے بچّے کے لیے۔"

"اور اس کے باوجود بھی تم نے اُس پینٹنگ میں کوئی خاص بات تلاش نہیں کی تھی؟"

"نہیں، جنرل! میں بہت جلدی میں تھا۔ کیونکہ وہ تصویر انٹرپول انٹیلی جنس والوں کے حوالے کرنی تھی۔ اس لیے اُس کے فوٹوگراف لیے تھے لیکن وہ بھی ہاتھ سے نکل گئے۔"

جنرل تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ "اچھا، مسٹر عمران! ہم، اس مسئلے پر پھر گفتگو کریں گے۔"

"میرا خیال ہے کہ مجھے جلد یہاں سے روانہ ہو جانا چاہیے۔"

"نہیں، مسٹر عمران! اتنی جلدی نہیں۔ یہ مت بھولو کہ تمہارے پاسپورٹ جعلی ہیں۔ اگر تم نے ہم سے تعاون نہ کیا تو پریشانیوں میں پڑو گے۔"

"ہاں، یہ بات تو ہے، جنرل!" عمران سر ہلا کر بولا۔

"سمجھ دار آدمی ہو..."

وہ پھر اُسی کمرے میں واپس آ گئے جہاں دوسرے لوگ تھے اور جنرل نے فرینکلن کو چلنے کا اشارہ کر کے عمران سے کہا۔ "تمھیں، یہاں، اس کے علاوہ اور کوئی تکلیف نہیں ہو گی کہ باہر نہیں... نکل سکو گے۔"

"میں سمجھتا ہوں، جنرل!"

"جس چیز کی ضرورت ہو گی، فراہم کر دی جائے گی۔ باہر مسلح آدمی موجود ہیں۔ بس گھنٹی کا بٹن دبا دینا اگر کسی کو طلب کرنا ہو۔"

"فی الحال ناشتے اور میرے مُلازم کے لیے شراب کا انتظام کرنا ہو گا۔"

"یہاں سب کچھ موجود ہے، مسٹر عمران!"

"بہت بہت شکریہ، جنرل!" عمران نے اظہارِ مسرّت کرتے ہوئے کہا۔

اُن کے چلے جانے کے بعد عمران نے اپنے ساتھیوں... کو خاموش ہی رہنے کا اشارہ کیا تھا... اور پھر کاغذ پنسل نکال کر تحریر کے ذریعے انھیں سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ "زیرولینڈ" باؤل دے سوف یا مرتخ کے بارے میں کوئی بات نہ کریں۔ عمارت بگڈ معلوم ہوتی ہے۔ ہماری گفتگو دوسروں تک ضرور پہنچے گی اور اب ہمیں خود کو قیدی ہی تصور کرنا چاہیے کیونکہ ہمارے پاسپورٹ جعلی ہیں۔

جیسن نے بہت بُرا سا منہ بنایا اور جوزف نے کہا۔ "تو پھر باس میں بوتلیں تلاش کروں۔"

"ضرور، ضرور! اور میرے لیے کھانا بھی۔ کیونکہ میں بوتلیں نہیں چبا سکتا۔"

"ہائے، ایک ہوسٹس بھی تو ہونی چاہیے تھی۔" جیسن کراہا۔

"تم نے بھی اپنی خواہش کا اظہار کیوں نہیں کر دیا تھا؟"

"بٹن دبا کر بلاؤں کسی کو؟"

"کوشش کرو۔"

جیسن نے گھنٹی کا بٹن دبایا اور بائیں آنکھ دبا کر مسکرانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ایک مسلح آدمی نے کمرے میں داخل ہو کر انھیں استفہامیہ انداز سے دیکھا۔ "ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو کچھ بھی ہم طلب کریں گے، مہیا کیا جائے گا۔ ہم، مہمان ہیں نا...؟"

"جی ہاں، فرمایئے!"

"ایک خوبصورت سی ہوسٹس چاہیے۔"

"ضرور، ضرور! لیکن تھوڑا سا وقت لگے گا۔"

وہ چلا گیا اور عمران جیسن کو گھورتا ہوا بولا۔ "گورنری نے تمھیں بالکل چوپٹ کر دیا۔ تم تو بے حد خشک قسم کے آدمی ہوا کرتے تھے۔"

"مجھے یکسانیت پسند نہیں ہے، یور میجسٹی!"

"خیر... خیر۔"

جوزف نے کچھ دیر بعد آ کر اطلاع دی کہ انڈے فرائی ہو گئے ہیں اور کافی کا پانی اُبلنے ہی والا ہے۔ اس دوران میں اُس نے شراب کی بوتلیں اور باورچی خانہ تلاش کر لیا تھا۔ ناشتے سے فارغ ہو کر وہ پھر اُونگھنے لگے اور اسی غنودگی کے عالم میں عمران سوچ رہا تھا کہ بُرے پھنسے۔ تھریسیا نے ایک بار پھر اُسے استعمال کر ڈالا تھا۔ اب اگر... اُن لوگوں نے اُسے کنفیشن چیئر پر بٹھا دیا تو سب کچھ اُگلوا لیں گے لیکن وہ اپنی حکومت کے علم میں لائے بغیر براہِ راست کسی کو کوئی اطلاع نہیں دے سکتا تھا، تو پھر اُسے کیا کرنا چاہیے؟ وہ لوگ اُسے قانوناً... روک سکتے تھے کیونکہ وہ اُن کے ملک میں مقیم تھا اور پاسپورٹ جعلی تھے۔ جنرل اپنی دھمکی کو عملی جامہ بھی پہنا سکتا تھا۔

وہ اُٹھ گیا اور گھوم پھر کر عمارت کا جائزہ لینے لگا۔ عمارت سے باہر قدم نکالنے کی ممانعت کر دی گئی تھی اور باہر اُن کی نگرانی کے لیے مسلح افراد موجود تھے... لیکن وہ عمران ہی کیا، جو تھک ہار کر بیٹھ جاتا۔ مسلسل اسی تگ و دو میں لگا رہا کہ کسی طرح فرار کی کوئی راہ نظر آ جائے۔ اسی دوران میں اُس نے صدر دروازہ کھلنے کی آواز سُنی اور پھر پیروں کی چاپ بھی سُنائی دی۔ جیسن کی خواہش پوری کر دی گئی تھی۔ یعنی اُن کی میزبان آ گئی تھی۔ عمران کو دیکھ کر اُس نے ہیلو کہا اور عمران کو بھی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا پڑا۔ جوان العمر اور بے حد دلکش عورت تھی۔

"تمھیں زیادہ انتظار تو نہیں کرنا پڑا؟" اُس نے عمران سے پوچھا۔

"کچھ ایسا زیادہ بھی نہیں۔" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔

شاید جیسن کی اُونگھتی ہوئی سماعت تک بھی، اُس کی زندگی سے بھرپور آواز پہنچ گئی تھی۔ وہ ایک دم کمرے سے نکل پڑا۔

"چاند کی کرن میں جان پڑ گئی ہے۔" اُس نے مسکرا کر کہا۔

"شکریہ، میں پسند آئی، تمھیں؟"

"بہت زیادہ۔"

"شکریہ، ایک بات ہے، مجھے بتایا گیا تھا کہ تین مہمان ہیں۔"

"مہمان تو بس مجھے ہی سمجھو، بقیہ دونوں تو طفیل ہیں۔"

"کیا بات ہوئی؟"

"ت میری فرمائش پر تمہیں بلایا گیا ہے۔"

"تمہارا وزن کتنا ہے؟" جوزف نے پوچھا۔

"[illegible] تم اپنا نام بتاؤ۔"

"ارسلا!... اور تم...؟"

"میں جیسن ہوں۔"

"اور یہ...؟" اس نے عمران کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"ہز میجسٹی، دی کنگ آف جھاپک لینڈ۔" جیسن نے کہا اور اُردو میں عمران سے بولا۔ "آپ نے تو چپ سادھ لی ہے۔ ہائے، کیا تحفہ بھجوایا ہے، کمبختوں نے۔"

"چپ بیٹے۔" ارسلا نے بے ساختہ اُردو میں کہا اور عمران اُچھل پڑا اور جیسن کا تو چہرہ دُھواں دُھواں ہو گیا تھا۔

"کک... کیا مطلب؟" وہ ہکلایا۔

"میں نے کہا، تمھیں آگاہ کر دوں کہ اُردو بھی جانتی ہوں، ورنہ کہیں تم مادر پدر آزاد نہ ہو جاؤ۔"

"اُف فوہ... اتنی بامحاورہ اُردو۔" جیسن حیرت سے بولا۔

"چلو کھسکو یہاں سے۔" عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔ "ہم ضروری باتیں کریں گے۔"

"آپ، مجھ سے کہہ رہے ہیں؟" جیسن حیرت سے بولا۔

"ہاں، تم سے کہہ رہا ہوں۔ کمرے میں جاؤ۔" عمران سخت لہجے میں بولا۔

جیسن، اُسے عجیب نظروں سے دیکھتا ہوا کمرے میں چلا گیا اور عمران نے ارسلا سے کہا۔ "یہ تم کیا کرتی پھر رہی ہو؟"

"بے فکر رہو۔ بحفاظت اپنے گھر پہنچ جاؤ گے۔ مصلحتاً تمھیں... اُن کے حوالے کیا گیا تھا۔ ورنہ تم بھی وہیں پہنچائے جاتے، جہاں... اُن چاروں کو پہنچایا گیا تھا۔"

"میرا خیال ہے کہ یہ عمارت بگڈ ہے۔ ہماری آوازیں اُن تک پہنچ رہی ہوں گی۔"

"میری موجودگی میں یہ ناممکن ہے۔ پھر کہتی ہوں کہ اُن کی ترقی، ہمارے مقابلے میں بچوں کے کھیل سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔"

"وہ تو میں دیکھ ہی رہا ہوں لیکن اب وہ مصلحت بھی بیان کر دو جس کے تحت تم نے ہمیں، اُن کے حوالے کر دیا تھا۔"

"میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ یہ تم سے باؤل دے سوف کے تو ٹیلے سے تو گفتگو نہیں کرتے، کیونکہ تمہارے ہی ملک سے اس کا غلغلہ بلند ہوا تھا۔"

"اچھا تو پھر... ؟"

"میں نے اُن کی اور تمہاری گفتگو کا ایک ایک لفظ سُنا ہے کیونکہ تمہارے کوٹ کے کالر کے اندر ہمارا بگ موجود ہے۔"

"تم نے اس بار مجھے کسی کھلونے کی طرح استعمال کیا ہے۔ اسے یاد رکھنا اور میں بھی یاد رکھوں گا۔"

"مجھے خوشی ہے کہ تم نے اُنھیں باؤل وے سوف کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔"

"میں کچھ جانتا ہی نہیں۔"

"بہت کچھ جانتے ہو۔ اگر میں نے آج ہی تم لوگوں کو یہاں سے ہٹا نہ دیا تو وہ، تم پر تھرڈ ڈگری آزمائیں گے۔"

"دیکھا جائے گا۔ تم مجھے کیا سمجھتی ہو؟"

"کنفیشن چیمبر پر آدمی صرف سچ بول سکتا ہے۔"

"ہاں، یہ بات تو ہے اور تم، یہاں میرے مُنہ میں ٹلیاں ڈالنے سے رہیں۔"

"وہ سب ڈھونگ تھا۔ تم خود ہی اُس کی وضاحت بھی کر چکے ہو۔ کنفیشن چیمبر سے بچاؤ کی کوئی صُورت نہیں ہوتی۔"

"پھر ہمارے یہاں سے نکلنے کی کیا صُورت ہوگی؟"

"ایک جنرل پھر آئے گا اور تم لوگوں کو اپنے ساتھ باہر لے جائے گا پھر ایک چارٹر طیارے سے تم، سڈنی پہنچو گے۔ وہاں سے باآسانی اپنے مُلک تک پہنچ سکو گے۔ اس بار دوسرے پاسپورٹ، تمہارے ساتھ ہوں گے۔ وہ تینوں پاسپورٹ واپس کر دو۔"

"میں تو کہتا ہوں کہ تم، مجھے پھر مریخ ہی کے لیے ٹرانسمٹ کر دو۔ جب سے میرے ملک میں کیسٹ پلیئرز کی بھرمار ہوئی ہے، جی سے گزر جانے کو دل چاہتا ہے۔ جس گھر میں قدم رکھو، اسی جان یالسی جہاں کی ریں ریں سُنائی دینے لگتی ہے۔"

"اپنے ہی گھر میں پڑے رہا کرو۔" وہ، اُس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مُسکرائی۔

"اپنا تو کوئی گھر ہی نہیں ہے۔"

"تم آخر کب آدمی بنو گے، عمران؟" دفعتاً وہ بے حد مغموم لہجے... میں بولی۔

"ابھی ارتقاء کا عمل اُس دور میں داخل نہیں ہُوا، جہاں مجھ جیسے ازاد آدمی بن سکیں۔"

"کیا میں، تمھیں کبھی یاد آتی ہوں؟"

"کیوں نہیں، جب عرصے تک کوئی بے وقوف بنانے والا نہیں ملتا تو تم بہت یاد آتی ہو۔"

مجبوری تھی، عمران ڈیئر! تمہارے علاوہ، میرا یہ کام کوئی اور نہیں کر سکتا تھا۔"

"تو کیا واقعی تم لوگ، میرے لیے سزائے موت تجویز کر چکے ہو؟"

"یہ حقیقت ہے لیکن اس میں میرا ہاتھ نہیں ہے۔"

"کیا مجھے بچا کر تم، اپنے کاز سے غداری نہیں کر رہیں؟"

"ہرگز نہیں۔ یہ محض اندازِ فکر کا فرق ہے۔ تم زندہ رہ کر ہمارے لیے بہت کچھ کر سکتے ہو۔ میں جانتی ہوں تم کبھی نہ کبھی ہماری طرف رُخ ضرور کرو گے۔"

"ٹھیک ہے، انتظار کرو۔"

"میں انتظار ہی تو کر رہی ہوں۔"

"تو ہم یہاں سے کب روانہ ہوں گے؟"

"ٹھیک ایک گھنٹے بعد۔" وہ گھڑی دیکھتی ہُوئی بولی۔ "لیکن اس کی طرف سے ہوشیار رہنا کہیں دوسرے کیمپ کے ہتھے نہ چڑھ جاؤ۔"

"میں دیکھوں گا۔"

"وہ پاسپورٹ مجھے دے دو، اور دوسرے پاسپورٹ، تمھیں، اُسی جنرل سے مل جائیں گے، جو تمھیں لینے آئے گا۔"

"لیکن تم، اس بہروپ میں کیسے آئیں؟"

"میں، اسی عورت کے میک اَپ میں ہوں، جو یہاں بھجوانے کے لیے منتخب کی گئی تھی لیکن یہاں نہیں پہنچ سکی۔"

"تمہاری اصل صُورت دیکھنے کو ترس گیا ہوں۔"

"اگر کبھی میرے بس کے تو ضرور دیکھو گے۔"

"تمہارا ہونے کے لیے، مجھے، میٹرک کا امتحان تو نہیں دینا پڑے گا۔"

"بس چُپ رہو۔" وہ بیزاری سے بولی اور دوسری طرف دیکھنے لگی۔ عمران شرارت آمیز مُسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔